پیغام مدینہ

جلد پنجم

ندیم ایاز

مکتبہ دارالرحیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمدللہ، اللہ تعالی کے خصوصی فضل وکرم سے آج اس کتاب کی پانچویں جلد کی تکمیل ہوئی میں نے خود اپنے لئے اس کتاب کو بہت مفید پایا اور کیوں نہ ہو کہ یہ تو صاف اور واضح پیغامات پر مبنی ہے جن کا سمجھنا ہر خاص وعام کے لئے بالکل آسان ہے۔ پھر بھی کسی جگہ مشکل پیش آئے تو اپنے محلے کے علماء سے پوچھ لیا کریں یا مجھ سے واٹس ایپ نمبر پہ رابطہ کریں۔ یہ سب کام اس نیت سے کیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہو سکیں۔ یہ کتاب علماء، طلباء اور عوام سب کے لئے مفید ہے۔ شیخ کامران یاسین صاحب سے باقاعدہ اجازت لے کر یہ مضامین islamfort.com ویب سائٹ سے ہو بہو لئے گئے ہیں (مضامین کی فہرست کتاب کے آخر میں موجود ہے) پھر بھی علماء سے درخواست ہے کہ جہاں کہیں بھی کسی بھی قسم کی غلطی ہوئی ہو تو مجھے ضرور آگاہ کرلیں تاکہ آیندہ اسے غلطیوں سے پاک کر کے مزید بہتر بنایا جاسکے۔ میں اپنے بہن بھائیوں اور شاگردوں سے خصوصی طور پر اور تمام مسلمانوں سے عمومی طور پہ درخواست کرتا ہوں کہ اس کتاب کا خود بھی مطالعہ کریں اور بیوی بچوں سے بھی مطالعہ کروائیں۔ سکول کالج اور کمپنیوں کے انتظامیہ سے درخواست ہے کہ کچھ وقت درس قران وحدیث کے لئے بھی دے دیں طلباء اور ملازمین کے مثبت کردار کی تعمیر میں یہ ایک اہم پیش رفت ہوگی۔ یہ کتاب ایک آسان اور قابل فہم مجموعہ ہے یہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے کسی خاص مسلک، فرقے یا تنظیم کی کتاب نہیں ہے۔ اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے لئے نافع بنائے اور صدقہ جاریہ بنادے آمین۔ اللہ تعالی سے میرے لئے، میرے والدین، بیوی بچوں اور بہن بھائیوں کے لئے دعا کیجئے۔ کہ اللہ تعالی ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے۔ تمام عالم اسلام کو بلکہ تمام انسانیت کو دعا میں یاد رکھا کریں اللہ تعالی سے آپ کے لئے دعا گو ہوں۔ جزاک اللہ خیرا

قاری شیخ ندیم ایاز حفظہ اللہ تعالی

14 اکتوبر 2021 کراچی

whatsapp00923172134743

Peaceofmindna.com website

Peaceofmind.na facebook page

مختصر تعارف

میں نے قرآن کریم قاری نورالامین صاحب کے پاس حفظ کیاآخری 4 پارے بنوری ٹاون میں ۱۱دن میں حفظ کئے۔حفظ دور قاری ظاہر صاحب کے پاس کیا، درس نظامی کی کتابیں شیخ عبدالوکیل صاحب، عنایت اللہ صاحب، شیر عالم صاحب، روح الامین صاحب، عبدالروف صاحب، ھاشم صاحب اور صدر الشھید صاحب اور بھی علماء سے کتابیں پڑھیں میں ان سب کے لئے دعا گو ہوں۔

دورہ تفسیر القرآن شیخ عبدالسلام رحمہ اللہ، شیخ امین اللہ صاحب، شیخ افضل خان شاہ پور شیخ، شیخ طیب صاحب، شیخ امیر حسین باچاصاحب، شیخ ولی اللہ رحمہ اللہ اور شیخ روح الامین صاحب سے کئے۔

اتحاد المدارس مردان اور وفاق المدارس السلفیہ فیصل آباد سے درس نظامی کے امتحانات دیئے۔ تجوید اور حفظ کی بھی وفاق سے امتحان دیئے اور سب کے سند حاصل کئے۔ادیب عربی کا امتحان دیا اور سند حاصل کی۔

تقابل ادیان کے تمام کورسز کئے۔ میٹرک میں سکول میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ ہمارے گاوں میں میٹرک کا جو سب سے پہلا بیچ پاس ہوا اس میں میرے والد صاحب رحمہ اللہ تعالی نے پہلی پوزیشن لی تھی اور اب بھی ان کا نام سکول میں پوزیشن لینے والوں کی لسٹ میں اول لکھا ہوا ہے۔ میں نے علم نفسیات میں بی ایس کیا، پاکستان انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ سے انڈسٹریل اینڈ ارگنائزیشنل سائکالوجی میں ڈپلومہ کیا، ہیپی لائف سائکولوجیکل سروسز سے چھ مہینے کا کورس کلینیکل سائکالوجی میں کیا۔ کمپلیمینٹری تھراپیز میں ڈپلومہ سری لنکا سے، این ایل پی اور ہپناسز کورسز سر ارسلان لاڑیک اور سر سدید مرزا کے ذریعے امریکن بورڈ آف نیورولنگویسٹک پروگرامنگ سے کیا، پریسٹن یونیورسٹی سے ڈاکٹر عمران صاحب سے این ایل پی کے ایک سالہ کورس میں داخلہ لیا لیکن ایک سیمیسٹر کے بعد مکمل نہیں کر سکا۔ ایم فل لیڈنگ ٹو پی ایچ ڈی نفسیات میں داخلہ ہوا ایک سیمیسٹر کے بعد وہ بھی پورا نہ کر سکا، ورچول یونیورسٹی ایم بی اے میں داخلہ لیا ادھورا رہ گیا اور اسی طرح شماریات ڈپلومہ کراچی یونیورسٹی میں داخلہ لیا وہ بھی پورا نہیں کر سکا یہ میری زندگی کا تاریک پہلو ہے کہ کچھ کاموں میں میں نے استقامت اختیار نہیں کی۔اب بھی میں ایک تین سالہ کورس کر رہا ہوں جس کا دوسرا سال جاری ہے اب دیکھنا ہے کہ یہ مکمل کرتا ہوں یا نہیں؟ اللہ تعالی توفیق عطا فرمائے آمین۔

کئی آن لائن کورسز مکمل کئے اور ایک خاصی تعداد میں سیمینارز اور ورکشاپس اٹینڈ کئے۔

ملک کے اندر سوات، مری، ایوبیہ، نتھیا گلی، ناران کاغان، مانسہرہ، بالا کوٹ، پیر بابا، دیر، تیمر گرہ، مینگورہ، سوات، بحرین، مدین، کالام، اوشو گلیشیئر، باجوڑ، مظفر آباد، چکار، نون بنگلہ، پشاور، چارسدہ، تورڈھیر، لاہور، سرگودھا، چیچیاں گاوں، ٹھٹھہ، درہ آدم خیل، باڑہ، پنجپیر، بڈہ بیر، وغیرہ کے سفر کئے اور وقت گزارا، زیادہ تر وقت کراچی میں گزرا۔

عمرہ کے سفر میں جدہ، مکہ۔ مدینہ اور خیبر کے علاقوں کی زیارت نصیب ہوئی الحمد للہ۔ دبئ کے سفر میں ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب کے تین روزہ پیس کانفرنس میں شرکت کی اور مختلف خوبصورت مقامات اور خصوصا ابو ظھبی کی مشہور شیخ زید مسجد جانا ہوا۔

13 مرتبہ خود دورہ تفسیر القرآن کے درس دئے مختلف مقامات پر۔اس کے علاوہ روزانہ کے دروس اور جمعہ کے خطبات اللہ تعالی کی توفیق سے بے شمار ہیں۔ مسجد ابراہیم میں پورے دس سال خطابت اور درس کے فرائض سرانجام دیئے۔

بہت سے طلباء اور طالبات نے مجھ سے قرآن وحدیث سیکھا میں ان سب کے لئے دعا گو ہوں یہ سب میرے اور میرے اساتذہ کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔

تالیفات

(1)قرآنی دعائیں

(2)اللہ کے بندے مادہ پرست نہیں ہوتے

(3)اصلاح النساء

(4)طرق التفسیر

(5)قرآن مجید کی تفسیر کے اقسام

(6)المناھج المختلفۃ للمفسرین

(7)الکبائر التی ذکرھا الِامام الذھبی

(8)اسلام سائنس اور الحاد

(9)ملحدین کے پچاس اعتراضات کے جوابات

(10)ملحدین کی اصلاح

(11)خدا کے بارے میں ملحدین کی پریشانی کا علاج

(12)پاکستان میں اسلامی دستور کے لیے علماء کے 22 متفقہ نکات

(13)اُسھل طریقۃ لحفظ القرآن الکریم

(14)صحیفہ ہمام بن منبہ

(15)المعجم الصغیر للطبرانی

(16)پیغام مدینہ جلد اول

(17)پیغام مدینہ جلد دوم

(18)پیغام مدینہ جلد سوم

(19)پیغام مدینہ جلد چہارم

(20)پیغام مدینہ جلد پنجم

(21)پیغام مدینہ جلد ششم

(22)پیغام مکہ جلد اول

(23)مقالات حصن المسلم جلد اول

(24)مقالات سیرت جلد اول

(25)مقالات سیرت جلد دوم

(26)مقالات سیرت جلد سوم

(1) مایوس کن حالات میں امید کا دامن کبھی نہ چھوٹے

پہلا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں وہی جہانوں کا پروردگار، مومنوں کا مددگار اور متقی لوگوں کی حمایت کرنے والا ہے، بندوں پر اسی کا تسلط ہے اور وہی حکمت والا اور خبر رکھنے والا ہے، خوشی ہو یا غمی، بدحالی ہو یا خوشحالی، عافیت ہو یا وقتِ آزمائش ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں، دنیا اور آخرت میں اسی کی حمد بیان ہوتی ہے، وہی فیصلے کرتا ہے اور اسی کی جانب تمہیں لوٹایا جائے گا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ بر حق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں محمد اللہ بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی نے آپ کو ہدایت اور دینِ حق دے کر مبعوث فرمایا؛ تاکہ دینِ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دے چاہے مشرکوں کو یہ بات ناگوار گزرے، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، صحابہ کرام اور روزِ قیامت تک ان کی اتباع کرنے والوں پر رحمتیں اور ڈھیروں سلامتی نازل فرمائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اسی کی اطاعت کرو، اللہ تعالی کی طرف سے کشادگی سے ناامید مت ہونا اور نہ ہی رحمتِ الٰہی سے مایوس ہونا؛

إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ

یوسف–87

کیونکہ اللہ کی رحمت سے ناامید تو کافر لوگ ہی ہوا کرتے ہیں۔

مسلمانوں!

امتحانات اور آزمائشیں دنیا میں نظامِ الٰہی کا حصہ ہیں، اللہ تعالی نے زندگی اور موت کی تخلیق ہی تمہیں آزمانے کیلیے کی ہے۔

بلکہ یہ حق و باطل کی ان بن کیلیے حکمتِ الٰہی کا تقاضا بھی ہیں؛ اور وہ حکمت یہ ہے کہ سچے اور جھوٹے لوگوں میں تفریق ہو سکے

أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ (2) وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ

العنکبوت–3/2

کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ "ہم ایمان لائے ہیں" اور ان کو آزمایا نہیں جائے گا۔ حالانکہ ہم ان سے پہلے لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں۔ اللہ ہر صورت ان لوگوں کو جان لے گا جنہوں نے سچ کہا اور ان لوگوں کو بھی ہر صورت جان لے گا جو جھوٹے ہیں۔

آزمائشیں ایمان و یقین کی گہرائی اور پختگی پرکھتی ہیں اور مومنوں کی صفوں میں گھسے ہوئے غیروں کا صفایا کرتی ہیں

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ

آل عمران–179

اللہ تعالی مومنوں کو ان کی حالت پر نہیں چھوڑے گا جب تک کہ وہ پاک اور ناپاک کو الگ الگ نہ کر دے۔

جن کے نصیب میں ہدایت لکھ دی گئی ہو تربیتی منہج کے ذریعے اللہ تعالی انہیں بچا لیتا ہے، چنانچہ وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اپنے پروردگار کی جانب متوجہ ہو جاتے ہیں اور دین کی جانب رجوع کرتے ہیں۔

اللہ کے بندوں!

امتحانات اور آزمائشوں کے بھنور بسا اوقات حالات انتہا درجے تک بھی بگڑ جاتے ہیں اور مصیبتیں بڑھ جاتی ہیں، ظلم کے بادل چھٹنے میں اتنی تاخیر ہو جاتی ہے کہ بدگمانیاں، مایوسی اور ناامیدی دل میں گھر کر جاتی ہیں

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ

البقرة–214

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے جبکہ تمہیں ابھی وہ مصائب پیش ہی نہیں آئیں جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں کو پیش آئیں تھی۔ان پر اس قدر سختیاں اور مصیبتیں آئیں کہ انہیں ہلا کر رکھ دیا۔تاآنکہ خود رسول اور ان کے ساتھ ایمان لانے والے سب پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟

ایسے حالات میں اللہ تعالی کی جانب رجوع اور اللہ تعالی کے بارے میں حسن ظن ازبس ضروری ہو جاتا ہے؛ کیونکہ اسی کے پاس تمام تنگیوں سے نکلنے کا راستہ اور ہر پریشانی کا علاج ہے، اللہ تعالی اپنے بندوں کے حسن ظن کے مطابق ہی ان سے معاملہ فرماتا ہے، لہذا اللہ تعالی کے بارے میں حسن ظن رکھنے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا۔

مسلم اقوام:

پریشانی کے وقت دلوں میں اطمینان، نوید اور امید اجاگر کرنا قرآنی اور نبوی منہج ہے، جیسے کہ:

اللہ تعالی نے موسی اور ہارون علیہما السلام کو فرعون کی جارحیت کے وقت فرمایا:

لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَى

طہ–46

تم دونوں ڈرو مت، میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سب کچھ دیکھ رہا ہوں اور سن رہا ہوں۔

اسی طرح یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کو پریشانی لاحق ہونے کے بعد فرمایا:

إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ

یوسف–69

بیشک میں تمہارا بھائی ہی ہوں، لہذا اب پریشان نہیں ہونا۔

ایسے ہی جنابِ شعیب نے جب موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازش کی گئی اور آپ علیہ السلام خوف زدہ ہو کر خطرات بھانپتے ہوئے شہر سے چلے گئے اس وقت کہا تھا:

لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

القصص–25

اب ڈرو مت، تم ظالموں کی قوم سے نجات پا چکے ہو۔

اور اسی طرح ہمارے نبی محمد ﷺ نے اپنے یارِ غار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے غار میں کہا تھا: (ابو بکر! تم ایسے دو کے بارے میں کیا سمجھتے ہو جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے!؟

لَا تَحزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا

التوبة–40

غم نہ کھاؤ، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

اسی طرح غزوہ بدر میں مسلمانوں کی تعداد تین سو دس سے کچھ اوپر تھی، جبکہ مشرکین کی تعداد ان سے تین گنا زیادہ! مکمل اسلامی لشکر خوف زدہ تھا؛ کیونکہ ان کی جنگ کیلیے تیاری تھی اور نہ ہی تعداد اور استعداد مکمل تھی، اوپر سے دشمن کئی گنا زیادہ طاقتور اور مضبوط، ان کی تعداد اور استعداد بھی بھر پور تھیں، ایسے سخت حالات میں قرآنی آیات نازل اس لیے ہوتی ہیں کہ مسلمانوں کے دلوں میں اطمینان اور امید کی کرن روشن ہو جائے، آیاتِ قرآنی مسلمانوں کی ڈھارس باندھیں، حوصلے بلند کر دیں نیز انہیں دشمن کا سامنا کرنے کیلیے تیار کریں، اللہ تعالی کا یہ فرمان سنیں: اس میں رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کیا گیا:

إِذْ يُرِيكَهُمُ اللهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَكِنَّ اللهَ سَلَّمَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (43) وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا وَإِلَى اللهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ

الانفال–44/43

جب اللہ آپ کو خواب میں انہیں تھوڑے دکھا رہا تھا اور اگر وہ آپ کو دکھاتا کہ وہ زیادہ ہیں تو تم ضرور ہمت ہار جاتے اور آپس میں جھگڑ پڑتے اور لیکن اللہ نے سلامتی میں رکھا، بیشک وہ سینے کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اور جس وقت تم ایک دوسرے کے مد مقابل ہوئے تو وہ تمہاری آنکھوں میں انہیں تھوڑے دکھاتا تھا اور تم کو ان کی آنکھوں میں معمولی دکھاتا تھا تاکہ اللہ اس کام کو پورا کر دے جو کیا جانے والا تھا اور سب معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''انہیں ہماری نظروں میں اتنا کم کر کے دکھایا گیا کہ میں نے اپنے ساتھ کھڑے شخص سے کہہ دیا: تمہیں وہ ستر کے لگ بھگ لگتے ہیں! ؟اس نے کہا: مجھے وہ ایک سو لگتے ہیں۔ابن مسعود کہتے ہیں: ہم نے ایک آدمی کو قیدی بنالیا، تو ہم نے اس سے پوچھا: تمہاری کتنی تعداد تھی؟ تو اس نے کہا: ایک ہزار''۔

ہمیں قرآن مجید میں یہی منہج ایک دوسرے اسلوب میں بھی اسی غزوے کے اندر نظر آتا ہے،اس سے مسلمانوں کے دلوں میں امید کی کرن روشن ہوتی ہے اور ان کیلیے فتح ونصرت کی تاکید اور وعدہ پختہ ہوتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ (7) لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ

الانفال–8/7

اور جب اللہ نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ دونوں گروہوں میں سے ایک تمہارا ہوگا اور تم یہ چاہتے تھے کہ غیر مسلح گروہ تمہارے ہاتھ لگ جائے جبکہ اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے ارشادات سے حق کو حق کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ کر رکھ دے۔تاکہ اللہ حق کو حق کر دکھائے اور باطل کو مٹادے۔ خواہ یہ بات مجرموں کو ناگوار گزرے۔

اللہ کے بندو!

رسول اللہ ﷺ بھی اسی قرآنی منہج کے مطابق تربیت کرتے تھے، چنانچہ جب بھی مسلمانوں کو کوئی پریشانی یاد کھ پہنچتا، یا خطرات منڈلانے لگتے، یا قلق اور مایوسی پھیلتی تو آپ ﷺ امید کی کرن روشن کرتے، دلوں میں اللہ تعالی پر مکمل اعتماد اور بھروسا جاگزین کرتے تھے۔

جیسے کہ دشمنانِ اسلام رسول اللہ ﷺ کے خلاف دس ہزار اتحادی جنگجوؤں کے ساتھ غزوہ خندق میں امڈے تو اس وقت مسلمانوں کے حالات بہت پتلے تھے، دلوں پر خوف نے اتنے پکے ڈیرے لگا لیے تھے کہ کوئی قضائے حاجت کیلیے بھی باہر نہیں نکلتا تھا۔فاقہ کشی کا یہ عالم تھا کہ پیٹ پر پتھر بندھ گئے، کئی کئی دنوں تک کھانے کیلیے چیز تو کیا چکھنے کیلیے کچھ نہیں ملتا تھا۔اوپر سے سردی بھی جوبن اور انتہا کی تھی۔مزید برآں غداری، خیانت اور منافقت نے بھی اپنی عادت کے مطابق مسلمانوں کی کمر میں چھرا گھونپنے کا موقع غنیمت جانا، قرآن کریم نے مسلمانوں کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا (10) هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا

الاحزاب–11/10

جب وہ تمہارے اوپر اور نیچے سے چڑھ آئے تھے اور جب آنکھیں پھر گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے تھے اور تم اللہ تعالی کے متعلق طرح طرح کے گمان کرنے لگے تھے۔اس موقع پر مومنوں کی آزمائش کی گئی اور وہ بری طرح ہلا دیئے گئے۔

ایسے حالات میں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کے دلوں میں امید کو جلا بخشی، ان کو مکمل اعتماد اور اطمینان دلایا، انہیں فتح و نصرت اور غلبے کے وعدے سنائے، انہیں واضح فتح کی خوشخبری بھی دی، آپ ﷺ نے انہیں انہی حالات میں روم، فارس اور یمن کے خزانے فتح ہونے کی خوشخبریاں سنائیں؛ جیسے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:''جس وقت رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خندق کھودنے کا حکم دیا تو ہمارے سامنے خندق کے کچھ حصے میں ایک سخت چٹان آگئی جس پر کسی کدال کا وار کارگر نہیں ہو رہا تھا، ہم نے اس کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی، تو آپ ﷺ آئے اور خود کدال پکڑ کر: (بسم اللہ) کہا اور ایسی ضرب لگائی کہ چٹان کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا اور فرمایا: (اللہ اکبر، مجھے شام کی چابیاں دے دی گئیں، اور اللہ کی قسم! مجھے شام کے سرخ محلات نظر آرہے ہیں) پھر آپ ﷺ نے ایک اور ضرب لگائی تو اس کا دوسرا تہائی حصہ ٹوٹ گیا اور فرمایا: (اللہ اکبر، مجھے فارس کی چابیاں دے دی گئیں، اور اللہ کی قسم میں مدائن کے سفید محلات دیکھ رہا ہوں) پھر آپ ﷺ نے تیسری ضرب لگاتے ہوئے (بسم اللہ) کہا، جس پر بقیہ حصہ بھی ٹوٹ گیا اور فرمایا: (اللہ اکبر، مجھے یمن کی کنجیاں بھی دے دی گئیں، اور اللہ کی قسم میں صنعاء شہر کے دروازے اپنی اسی جگہ سے دیکھ رہا ہوں، اور مجھے جبریل نے بتلایا ہے کہ میری امت انہیں فتح کرے گی، اس لیے خوش ہو جاؤ)'' تو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو مستقبل میں ہونے والی فتوحات کی پیشین گوئیاں دیں، حالانکہ وہ خندق میں محصور تھے سردی اور فاقہ کشی کا ان پر راج تھا!

جبکہ منافقین بزدلی، افواہیں اڑانے اور مسلمانوں کو رسوا کرنے کی ناکام کوشش میں لگے رہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی ان خوشخبریوں کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا:''وہ ہمیں قیصر و کسری کے خزانوں کا وعدہ دیتا ہے اور ہماری حالت یہ ہے کہ ہم قضائے حاجت کیلیے باہر نہیں نکل سکتے!

مَاوَعَدَنَااللّٰہُوَرَسُولُہٗ إِلَّاغُرُورًا

الاحزاب–12

ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے صرف دھوکے کا وعدہ ہی کیا ہے!

جبکہ مومنوں کی حالت انتہائی پر اطمینان تھی اور وہ کہہ رہے تھے:

هَذَامَاوَعَدَنَااللّٰہُوَرَسُولُہٗوَصَدَقَ اللّٰہُوَرَسُولُہٗوَمَازَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًاوَتَسْلِيمًا

الاحزاب–22

اور جب مومنوں نے ان لشکروں کو دیکھا تو کہنے لگے:''یہ تو وہی بات ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا'' اس واقعہ نے ان کے ایمان اور فرمانبرداری کو مزید بڑھا دیا۔

اللہ تعالی میرے اور آپ کیلیے قرآن مجید کو بابرکت بنائے، مجھے اور آپ کو قرآنی آیات اور حکمت بھری نصیحتوں سے مستفید فرمائے، میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور عظمت و جلال والے اللہ سے اپنے اور سب مسلمانوں کیلیے تمام گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں، آپ بھی اسی سے بخشش طلب کرو، بیشک وہ بخشنے والا ہے اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں صرف اللہ ہی کیلیے ہیں، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے ہی اتحادی افواج کو شکست سے دوچار کیا، درود و سلامتی ہوں محمد ﷺ پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

مسلم اقوام!

یہ بات ذہن نشین کر لو کہ اللہ تعالی نے دینِ اسلام اور مسلمانوں کیلیے فتح لکھ دی ہے، اللہ تعالی نے مسلمانوں کی مدد کا وعدہ بھی کیا ہوا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ

المجادلة – 21

اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے۔ بلاشبہ اللہ بڑا زور آور اور غالب ہے۔

اسی طرح فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ

محمد – 7

اے لوگو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

لیکن اگر مسلمان ہی دین کے غلبے سے دستبردار ہو جائیں تو اللہ تعالی اپنے دین کو غالب فرمائے گا اور ایسی قوم لائے گا جو یہ فریضہ سر انجام دے گی، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ

الحج–40
اور اللہ ایسے لوگوں کی ضرور مدد کرتا ہے جو اس (کے دین) کی مدد کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ بڑا طاقتور اور سب پر غالب ہے۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ

المائدۃ–54
اے ایمان والو! اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھرتا ہے تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لے آئے گا جن سے اللہ محبت رکھتا ہو اور وہ اللہ سے محبت رکھتے ہوں، مومنوں کے حق میں نرم دل اور کافروں کے حق میں سخت ہوں، اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہ ہوں۔

اسباب کتنے ہی ناپید ہوں اور حالات کتنے ہی بگڑ جائیں مسلمان پھر بھی دائمی خیر میں ہی رہیں گے؛ کیونکہ:

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ

الاعراف–128
انجام کار مومنوں کے حق میں ہی ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ سے صحیح ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (مومن کا معاملہ بہت ہی تعجب خیز ہے؛ کیونکہ مومن کیلیے تمام معاملات خیر کا باعث ہوتے ہیں، اور یہ صرف مومن کا ہی خاصہ ہے، اس طرح کہ: اگر اسے خوشی ملے تو شکر کرتا ہے، تو یہ اس کیلیے خیر [ثواب] کا باعث بن جاتی ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے، تو یہ بھی اس کیلیے خیر [ثواب] کا باعث بن جاتی ہے)۔

اس لیے اپنے بارے میں اللہ سے ڈرو، امت میں مایوسی اور افواہیں پھیلانے سے بچو؛ کیونکہ یہ بھی حربی چالیں ہیں اور دشمن کی جانب سے مسلمانوں میں مایوسی پھیلانے کی تدبیر ہے۔

اس لیے نوید اور امید کا دامن نہ چھوڑو، اللہ تعالی پر مکمل بھروسا رکھو، تم ہی غالب رہو گے۔

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ (171) إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ (172) وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ

الصافات—173/171

اور بلاشبہ یقیناً ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے ہماری بات پہلے طے ہو چکی۔ کہ یقیناً انہی کی مدد کی جائے گی۔ اور ہمارا لشکر ہی غالب آئے گا۔

باطل قوتوں کے تسلط سے دھوکا مت کھانا، یقیناً اللہ تعالی اپنے دین کو غالب کر کے رہے گا، چاہے کافروں کو ناگوار گزرے۔

یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ! شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما اور اپنے موحد بندوں کی مدد فرما، یااللہ! اس ملک کو اور دیگر تمام اسلامی ممالک کو امن وامان کا گہوارہ بنا۔

یااللہ! ہمارے ملکوں میں امن عطا فرما، یااللہ! ہمارے ملکوں میں امن عطا فرما، یااللہ! ہمارے ملکوں میں امن عطا فرما اور ہمارے حکمرانوں اور ملکی قیادت کی اصلاح فرما۔

یااللہ! ہمارے حکمران کو خصوصی توفیق سے نواز، ان کی خصوصی مدد فرما، ان کے ذریعے اپنا دین غالب فرما، یااللہ! انہیں اور ان کے دونوں نائبوں کو اسلام اور مسلمانوں کے لیے بہتر فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرما، ملک و قوم کے حق میں بہتر فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرما، یارب العالمین!

یااللہ! سرحدوں پر پہرہ دینے والے ہمارے فوجیوں کی مدد فرما، یااللہ! ان کے نشانے درست فرما، ان کے عزائم مضبوط فرما، اور ظالموں کے خلاف ان کی خصوصی مدد فرما، یارب العالمین!

یااللہ! مسلمانوں کے حالات درست فرما، یااللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کے حالات درست فرما، یااللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کے حالات درست فرما، یااللہ! شام میں ہمارے بھائیوں کی مدد فرما، یااللہ! ان کی مشکلیں آسان فرما، یااللہ! ان کی مشکلیں آسان فرما، یااللہ! ان کی مشکلیں آسان فرما، نقصانات کا خاتمہ فرما، ان کے معاملات سنوار دے، جلد از جلد ظلم واستبداد چھٹ دے، جلد از جلد ظلم واستبداد چھٹ دے، جلد از جلد ظلم واستبداد چھٹ دے، اور ان میں اتحاد پیدا فرما، یارب العالمین!

یااللہ! دہشت زدگی کو ان کیلیے امن میں بدل دے، مغلوبیت کو فتح میں بدل دے، کمزوری کو قوت میں بدل دے۔

یااللہ! ان کی جانوں کی حفاظت فرما، یااللہ! ان کی جانوں کی حفاظت فرما، اور ان کی پردہ پوشی فرما، یارب العالمین!

یااللہ ! ظالموں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ ! ظالموں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ ! ظالموں پر ایسی پکڑ نازل فرما جیسے غالب اور طاقتور پکڑتا ہے، یا قوی ! یا عزیز ! یافعال لماترید ! یااللہ ! دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم کر دے، یااللہ ! دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر ثابت قدم کر دے، یاارحم الراحمین !

اللہ کے بندوں !

اللہ تعالی نے تمہیں اپنے نبی پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا:

إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ.

یااللہ ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین: ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور بقیہ تمام صحابہ سے راضی ہو جا؛ یااللہ ! اپنے رحم و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یاارحم الراحمین !

(2) انسانیت کے تین دشمن! تحفظ اور تدابیر

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبد الرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، وہ سب کے اعمال کی نگرانی کر رہا ہے اور وہ سب کو اعمال کا پورا بدلہ دے گا وہ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا،

وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا

النساء–40

اور اگر کوئی نیکی ہوئی تو وہ اسے بڑھا دیتا ہے اور اپنی طرف سے اجر عظیم عطا فرماتا ہے۔

میں اپنے رب کے فضلِ عظیم پر اسی کی تعریف اور شکر بجالاتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی جاننے اور خبر رکھنے والا ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی جناب محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ بشیر و نذیر اور سراج منیر ہیں، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول جناب محمد ﷺ جنہیں روشن کتاب دے کر بھیجا گیا ان—پر، ان کی آل اور صحابہ کرام پر درود و سلام اور برکتیں نازل فرما جن کے ذریعے اللہ تعالی نے دین کو غالب فرمایا اور شرک کو ذلیل و رسوا کیا۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

تقوی الٰہی اپناؤ؛اس کے لئے بڑھ چڑھ کر نیکیاں کرو اور حرام کاموں سے بچو، تو تم اعلی درجات پالو گے نیز تباہ کن نتائج سے بچ جاؤ گے۔

مسلمانوں!

بیشک اللہ تعالی نے تم سے سچا وعدہ کیا ہے، وہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی اس کے فیصلوں پر نظر ثانی کر سکتا ہے، اللہ تعالی نے اپنے فرمانبردار بندوں سے دنیا میں اچھی زندگی کا وعدہ فرمایا اور آخرت میں اچھے نتائج کا وعدہ دیا، اللہ تعالی ان پر راضی ہو گا اور انہیں سرمدی جنتوں میں دائمی نعمتوں سے نوازے گا، انہیں انبیائے کرام اور نیک لوگوں کی رفاقت بھی ملے گی، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

الاعراف–96

اور اگر بستی والے ایمان لاتے اور تقوی اپناتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے ضرور کھول دیتے۔

ایسے ہی فرمایا:

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ (65) وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ

المائدة–66/65

اگر اہل کتاب ایمان لے آتے اور تقوی اختیار کر لیتے تو ہم ان سے ان کے گناہ زائل کر کے انہیں نعمتوں والے باغات میں داخل کرتے۔ اور اگر یہ لوگ تورات، انجیل اور جو دوسری کتابیں ان پر انکے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی تھیں، ان پر عمل پیرا رہتے تو انکے اوپر سے بھی کھانے کو رزق برستا، اور پاؤں کے نیچے سے بھی ابلتا۔

یعنی اگر وہ قرآن پر ایمان لے آتے اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ساتھ میں اپنی کتابوں پر بھی بغیر کسی تحریف کے ایمان رکھتے تو اللہ تعالی انہیں دنیا میں خوشحال زندگی سے نوازتا اور آخرت میں انہیں نعمتوں والی جنت میں داخل فرماتا۔

اسی طرح نوح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو ترغیب دی تو اسے اللہ تعالی نے بیان کرتے ہوئے فرمایا:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا (10) يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا (11) وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا

نوح–12/11

تو میں [نوح] نے کہا: اپنے پروردگار سے بخشش طلب کرو؛ بیشک وہی بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا [11] نیز تمہاری دولت اور نرینہ اولاد کے ذریعے مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغات اور نہریں بہادے گا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (بیشک اللہ تعالی فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی روا رکھے تو اس کے خلاف میں اعلانِ جنگ کرتا ہوں، فرائض سے بڑھ کر میرا بندہ میرا اقرب حاصل نہیں کر سکتا، میرا بندہ تسلسل کے ساتھ نوافل کے ذریعے میرے قرب کی تلاش میں لگا رہتا ہے یہاں تک میں ہی اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، اور جب میں اس سے محبت کرنے لگوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اور اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے ضرور دوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دے دوں، مجھے اپنے کسی بھی کام کے کرنے میں اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا مجھے موت سے ڈرنے والے مؤمن کی روح قبض کرنے میں ہوتا ہے، مجھے مؤمن کی ناگواری پسند نہیں) بخاری، اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ: اللہ تعالی اپنے لطف و کرم اور رحمت و قدرت کے ساتھ اپنے فرمانبردار بندوں کے امور چلاتا ہے، اور دنیا و آخرت میں ان کے لیے بہترین منصوبہ بندی فرماتا ہے۔

ہمارے پروردگار کا وعدہ سچا ہے، اس میں ذرہ برابر بھی خلاف ورزی نہیں ہو گی، فرمانِ باری تعالی ہے:

رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ

آل عمران–9

ہمارے پروردگار! بیشک تو ہی اس دن کیلیے لوگوں کو جمع کرنے والا جس میں کوئی شک نہیں ہے، بیشک اللہ تعالی اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں فرماتا۔

اسی طرح فرمایا:

رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

آل عمران–194

ہمارے رب! تونے اپنے رسولوں (کی زبان) پر ہم سے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا، بیشک تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

مومنوں سے آخرت کے متعلق بھی اللہ تعالی کے وعدے سچے ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

التوبة–72

اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسے باغات کا وعدہ کر رکھا ہے جن میں نہریں جاری ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے نیز سدا بہار باغات میں پاکیزہ قیام گاہوں کا بھی (وعدہ کر رکھا ہے) اور اللہ کی خوشنودی تو ان سب نعمتوں سے بڑھ کر ہوگی۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

مومنین اپنی دنیاوی زندگی میں بھی اللہ تعالی کے وعدوں کی تکمیل کا مشاہدہ کرتے ہیں اور انہیں اللہ تعالی کی جانب سے مسلسل نعمتیں اور رحمتیں موصول ہوتی رہتی ہیں، جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

آل عمران–148

تو اللہ نے انہیں دنیا میں بدلہ بھی دیا اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی خوب ہے۔ اور ایسے ہی نیک عمل کرنے والوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے۔

انہیں آخرت میں بھی وعدہ شدہ اجر و ثواب اور ابدی نعمتیں ملیں گی، فرمانِ باری تعالی ہے:

أَفَمَنْ وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ كَمَنْ مَتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ

القصص–61

بھلا جسے ہم نے کوئی اچھا وعدہ دیا ہو اور وہ اسے پانے والا ہو، اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے دنیوی زندگی کا سامان دے رکھا ہو پھر وہ قیامت کے دن پیش کیا جانے والا ہو؟

جس طرح اللہ تعالی نے اپنے فرمانبردار بندوں سے نعمتوں کا وعدہ کیا ہے بالکل اسی طرح نافرمان کافروں اور سرکش گناہگاروں کو وعید بھی سنائی، انہیں عذاب اور عقاب سے ڈرایا، جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ

محمد–12

اور جو کافر ہیں وہ چند روز فائدہ اٹھالیں، وہ اس طرح کھاتے ہیں جیسے چوپائے کھاتے ہیں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

اسی طرح فرمایا:

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا

الجن–23

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے اور ایسے لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

ان کی دنیا کی زندگی بھی بدترین زندگی ہے، اس کے متعلق اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى

طٰہ–124

اور جو میری یاد سے منہ موڑے گا تو اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

اور اگر انہیں دنیا مل بھی جائے تو بھی وہ بدترین زندگی میں ہوتے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالی نے یہ بھی فرمایا:

فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ

التوبۃ–55

ان لوگوں کے مال اور اولاد آپ کو تعجب میں نہ ڈالیں۔ اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ انہی چیزوں کے ذریعہ انہیں دنیا کی زندگی میں سزا دے اور جب ان کی جان نکلے تو اس وقت یہ کافر ہی ہوں۔

اور یہ ممکن ہے کہ انسان کسی ایسی آزمائش میں پھنس جائے جو انسان کو مفید چیزوں سے موڑ کر نقصان دہ چیزوں میں مبتلا کر دے، آزمائش اور امتحان کے طور پر اسے نیکیوں سے موڑے، گناہوں کو خوبصورت بنا کر دکھائے؛ تاکہ اللہ تعالی اپنے نفس کے خلاف جہاد کرنے والوں اور نفس پرستی سے بچنے والوں کو ان لوگوں سے الگ کر دے جو نفس پرستی میں پڑ جائیں اور شیطان کے پیچھے چل پڑیں؛ تاکہ اللہ تعالی ہدایت یافتہ لوگوں کو درجات سے نوازے اور ہوس پرستوں کو کھائیوں میں گرادے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ

محمد–31
ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے یہاں تک کہ یہ معلوم کر لیں کہ تم میں سے مجاہد کون ہیں اور صابر کون؟ اور تمہارے احوال کی جانچ پڑتال کریں گے۔

اسی طرح فرمانِ باری تعالی ہے:

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ

العنکبوت–69
اور جو لوگ ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں ہم یقیناً انہیں اپنی راہیں دکھا دیتے ہیں۔

اس لیے انسان کا نفس ہی انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے اور شیطان اسی کے ذریعے ہی انسان پر حملہ آور ہوتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي

یوسف–53
نفس تو اکثر برائی پر اکساتا رہتا ہے مگر جس پر میرے پروردگار کی رحمت ہو۔

اسی طرح فرمایا:

وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

الحشر–9
اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہیں۔

نفس جس قدر جہالت اور ظلم سے متصف ہو گا انسان اسی قدر اللہ تعالی کے وعدوں کی تصدیق سے دور ہو گا، انسان کو استقامت اور راہِ اعتدال سے منحرف کر دے گا۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''جو شخص اپنی حقیقت اور فطرت سے آشنا ہو جائے تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ اس کا نفس ہر قسم کی برائی اور بدی کا منبع ہے، جبکہ اس میں ہر قسم کی خیر محض فضلِ الہی اور احسان کی وجہ سے ہے، اس میں نفس کا اپنا کوئی کمال نہیں، جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا

النور–21
اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تمہارے شامل حال نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی پاک صاف نہ رہ سکتا تھا۔

شریعت کے لائے ہوئے علمِ نافع سے جہالت کا خاتمہ ہوتا ہے، مسلمان کیلیے ضروری ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالی کی جانب راغب رہے، اپنے نفس کی اصلاح کیلیے اللہ تعالی سے دعا مانگتا رہے، چنانچہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا ، اَللّٰهُمَّ إِني أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا

یا اللہ! میرے نفس کو تقوی عطا فرما، اور اس کا تزکیہ فرما تو ہی اس کا بہترین تزکیہ کرنے والا ہے، تو ہی تزکیہ کر سکتا ہے اور میرے نفس کا مولی ہے، یا اللہ! میں غیر مفید علم، خشوع سے عاری دل، سیر نہ ہونے والے نفس، اور مسترد ہو جانے والی دعا سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اسی طرح ترمذی میں روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے والد کو دو جملے دعا کے لیے سکھائے تھے:

اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَأَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ

یا اللہ! میری رہنمائی میرے دل میں ڈال دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ فرما دے۔

لہذا اگر نفس شرعی علم اور عمل صالح کے ذریعے پاکیزہ نہ بنے تو انسان پر جہالت اور ظلم کا راج ہوتا ہے، نفس ہوس کے ساتھ مل کر انسان سے اللہ تعالی کے وعدوں کی تکذیب کرواتا ہے، جس کی بنا پر نفس شہوت پرست بن جاتا ہے اور خسارہ، عذاب، ذلت اور رسوائی کی دلدل میں دھنس جاتا ہے، اور دونوں جہانوں میں نامراد ہوتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

القصص—50

اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر محض اپنی خواہش کے پیچھے لگا ہوا ہو۔ اور اللہ تعالی ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس کے برعکس اگر نفس کا تزکیہ ہو، علمِ نافع اور عملِ صالح کے ذریعے نفس پاکیزہ ہو جائے تو انسان اللہ تعالی کے وعدوں کو سچا مانتا ہے اور مطمئن ہو کر اپنے پروردگار سے تعلق بناتا ہے، اسے موت کے وقت بھی عزت افزائی کی خوشخبری دی جاتی ہے، اسی کے متعلق فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (27) ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً (28) فَادْخُلِي فِي عِبَادِي (29) وَادْخُلِي جَنَّتِي

الفجر—30

اے اطمینان پانے والی روح۔ اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی، وہ تجھ سے راضی۔ میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

بھلائی کے تمام راستے بند کرنے والا، برائیوں کی طرف دعوت دینے والا انسان کا ازلی دشمن—اللہ کی پناہ- شیطان مردود اور پلید ہے اللہ تعالی نے شیطان کو مکلف لوگوں کیلیے آزمائش بنایا؛ لہذا شیطان کے پیچھے چلنے والا شخص بدترین مقام پر ہو گا اور شیطان کی نافرمانی کرنے والا بلند ترین مقام پر فائز ہو گا۔

شیطان انسان کو گمراہ کر کے لذت اور سرور محسوس کرتا ہے، اسے اللہ تعالی کے وعدوں اور وعیدوں کو جھٹلانے کی دعوت دیتا ہے، وہ اس کے سامنے حرام چیزوں کو خوبصورت بنا کر پیش کرتا ہے، فرائض اور مستحبات سے روکنا شیطان کا مشغلہ ہے، وہ انسان کو سبز باغ دکھا کر دھوکا دیتا ہے اور وسوسے ڈال کر اسے گمراہ کرتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ

فاطر—6

شیطان یقیناً تمہارا دشمن ہے۔ لہذا اسے دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنے پیروکاروں کو صرف اس لئے بلاتا ہے تاکہ وہ دوزخی بن جائیں۔

اللہ تعالی نے جہنم میں شیطان کا اپنے چیلوں سے خطاب ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

ابراھیم–22

اور جب (تمام امور کا) فیصلہ چکا دیا جائے گا تو شیطان کہے گا: ''اللہ نے تم سے جو وعدہ کیا تھا وہ سچا تھا اور میں نے بھی تم سے ایک وعدہ کیا تھا جس کی میں نے تم سے خلاف ورزی کی۔ اور میرا تم پر کچھ زور نہ تھا بجز اس کے کہ میں نے تمہیں (اپنی طرف) بلایا تو تم نے میری بات مان لی۔ لہذا (آج) مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ ہی کو کرو۔ (آج) نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری کر سکتے ہو۔ اس سے پہلے جو تم مجھے اللہ کا شریک بناتے رہے ہو میں اس کا انکار کرتا ہوں۔ ایسے ظالموں کے لئے یقیناً دردناک عذاب ہے''۔

شیطان اولادِ آدم کو گمراہ کرنے کیلیے سات انداز اپناتا ہے: [1] سب سے پہلے شیطان -اللہ کی پناہ- کفر کی دعوت دیتا ہے، اگر انسان پہلے داؤ پر ہی اس کی دعوت قبول کر لے تو شیطان کا ہدف پورا ہو جاتا ہے اور شیطان اسے اپنی رذیل جماعت میں شامل کر لیتا ہے، [2] لیکن اگر انسان اس کی بات نہ مانے تو پھر اسے بدعت کی دعوت دیتا ہے، اگر انسان سنت نبوی اور کتاب و سنت پر کاربند رہتے ہوئے بدعات سے بچ جائے [3] تو شیطان اسے کبیرہ گناہوں کی دعوت دیتا ہے اور اس کیلیے کبیرہ گناہ خوبصورت بنا کر پیش کرتا ہے، پھر اسے توبہ نہیں کرنے دیتا، اس پر انسان کبیرہ گناہوں کا دلدادہ بن جاتا ہے اور وہ مکمل طور پر گناہوں کی جکڑ میں آ کر ہلاک ہو جاتا ہے، [4] اگر انسان کبیرہ گناہوں کی دعوت بھی قبول نہ کرے تو شیطان صغیرہ گناہوں کی دعوت دیتے ہوئے صغیرہ گناہوں کو معمولی بنا کر پیش کرتا ہے؛ چنانچہ انسان کے صغیرہ گناہوں پر اصرار اور تکرار کے باعث صغیرہ بھی کبیرہ کے برابر ہو جاتے ہیں اور انسان ہلاک ہو جاتا ہے؛ کیونکہ انسان ان گناہوں سے توبہ نہیں کرتا۔ [5] انسان اگر صغیرہ گناہوں سے بھی بچ جائے تو شیطان مباح چیزوں میں مگن رکھ کر دیگر نیکیوں سے دور رکھتا، اسے مباح چیزوں میں اتنا مشغول کر دیتا ہے کہ آخرت اور نیکیوں کیلیے جد و جہد کا وقت ہی نہیں ملتا، [6] اگر اس داؤ سے بھی انسان بچ نکلے تو انسان سے افضل کام چھڑوا کر غیر افضل کام کرواتا ہے تا کہ انسان کے اخروی اجر و ثواب میں کمی واقع ہو؛ کیونکہ نیکیوں کا ثواب یکساں نہیں ہوتا، اور [7] اگر انسان اس مکاری سے بھی بچنے میں کامیاب ہو جائے تو شیطان اپنا لاؤ لشکر تکلیف دینے کیلیے مومن کے پیچھے لگا دیتا ہے، جو کہ مومن کو انواع و اقسام کی تکلیفیں پہنچاتے ہیں۔

انسان ہمیشہ شیطان کے شر سے تحفظ اور نجات کیلیے اللہ تعالی کی پناہ مانگے، دائمی طور پر اللہ تعالی کا ذکر کرے، نماز با جماعت کا اہتمام کرے؛ یہ اعمال شیطان سے تحفظ کیلیے قلعہ، جائے پناہ اور حرزِ جان کا مقام رکھتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالی پر توکل اور شیطان کے خلاف دائمی جد و جہد، اسی طرح ظلم سے اجتناب بھی باعث نجات اعمال ہیں۔

فرمانِ باری تعالی ہے:

وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

فصلت–36

پھر اگر کسی وقت تمہیں کوئی شیطانی وسوسہ آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگو۔ وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

راہِ حق ،استقامت اور نیکی کے راستے میں یہ عمل بھی رکاوٹ بن سکتا ہے کہ دنیا سے محبت اور آخرت کے مقابلے میں دنیا پر راضی ہو جائیں، دنیا داری میں حلال وحرام کا فرق مٹادیں، دنیا میں اتنے مگن ہو جائیں کہ آخرت بھول جائیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ (7) أُولَئِكَ مَأْوَاهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

یونس–8/7

جو لوگ ہم سے ملاقات کی توقع نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر ہی راضی اور مطمئن ہو گئے ہیں اور وہ لوگ جو ہماری قدرت کے نشانوں سے غافل ہیں [7] یہی لوگ ہیں ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ان کا ٹھکانا آگ ہے۔

اسی طرح فرمایا:

أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ

التوبة–38

کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی پر راضی ہو گئے ہو! دنیا کی زندگی تو آخرت کے مقابلے میں معمولی ترین ہے۔

حقیقت میں دنیا بھی انسان کی دشمن ہے، یہی وجہ ہے کہ جب انسان کے دل پر دنیا کی محبت غالب ہو جائے تو انسان دنیاداری میں مشغول ہو جاتا ہے اور آخرت کیلیے کوئی کام نہیں کرتا اور تباہ ہو جاتا ہے، اس دھرتی کے اکثر لوگ دنیا کو ہی ترجیح دیتے ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا (16) وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى

الاعلی–17/16

بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت کی زندگی بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

اسی طرح فرمانِ باری تعالی ہے:

وَوَيْلٌ لِلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ (2) الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا أُولَئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ

ابراھیم–3/2

اور کافروں کے لئے سخت عذاب (کی وجہ) سے تباہی ہے [2] جو آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے اور اس میں (اپنی خواہشوں کے مطابق) ٹیڑھ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہی لوگ گمراہی میں دور تک نکل گئے ہیں۔

دنیا کے شر و ضرر سے نجات اور بچاؤ ایسے طریقے سے دنیا کمانے پر ملے گا جو کہ شرعی طور پر جائز ہو اور اللہ تعالی کی طرف سے حلال کردہ چیزوں کو بغیر اسراف اور فضول خرچی کے استعمال کریں، اللہ تعالی کی مخلوق پر تکبر اور گھمنڈ مت کریں، ان پر نخوت اور غرور نہ جمائیں، اپنی قوت کے بل بوتے پر حقوق العباد پامال مت کریں۔

یہ بات جاننا بہت ضروری ہے کہ دنیا فانی اور دھوکے والی ہے، یہاں حالات تہ و بالا ہوتے رہتے ہیں، اگر یہ حقیقت ہمیشہ یاد رہے تو اس کی وجہ سے دلوں کی اصلاح ہوتی ہے۔

جیسے کہ مستورد فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (آخرت کے مقابلے میں دنیا صرف اتنی سی ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے اور دیکھے کہ انگلی پر کتنا پانی ساتھ آتا ہے) احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اسے روایت کیا ہے۔

انسان کو ہمیشہ دنیا کے شر اور انجام بد سے چوکنا رہنا چاہیے، اور یہ بات کبھی ذہن میں نہ آئے کہ تمہیں یہ دنیا تمہارے علم یا کسی خوبی کی وجہ سے ملی ہے! جیسے قارون نے اسی طرح کا دھوکا کھایا تو اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ وہ آپ کو معلوم ہے۔

دنیا کے بارے میں ایک اہم بات جسے پورا کرنا ہر شخص کی ذمہ داری ہے، وہ یہ ہے کہ دنیاوی مال و متاع میں سے حقوق اللہ اور حقوق العباد پورے کریں جیسے کہ: زکاۃ کی ادائیگی، اہل خانہ اور اولاد کے اخراجات، مہمان نوازی، کمزوروں کی مدد، رفاہِ عامہ کے کاموں میں تعاون، ان سب کیلیے اخلاص ہونا اور ریاکاری سے دوری لازمی امر ہے، ان کاموں کے بدلے میں شہرت، ناموری، کلمات تشکر کچھ بھی مطلوب نہ ہو؛ کیونکہ ریاکاری سے عمل برباد ہو جاتا ہے۔

بڑے بڑے صحابہ کرام بھی دولت مند تھے، لیکن اس کے باوجود وہ دنیا سے انتہائی بے رغبت تھے، ابو سلیمان کے مطابق: عثمان اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما اللہ تعالی کی اس دھرتی پر اللہ تعالی کے خزانچیوں میں سے خزانچی تھے، وہ اللہ کی اطاعت میں خرچ کرتے، ان کا اللہ تعالی کے ساتھ گہرا دلی معاملہ تھا۔

ایک حدیث ہے کہ: (دنیا سے بے نیاز ہو جاؤ اللہ تعالی تم سے محبت کرے گا، اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے نیاز ہو جاؤ تو لوگ تم سے محبت کریں گے) ابن ماجہ نے اسے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ لوگوں کے مال سے بے نیاز ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں پر

لوٹ مار نہ کرے اور نہ ہی ان کے حقوق غصب کر کے ان پر ظلم ڈھائے، ان کو حاصل نعمتوں کے زائل ہونے کی تمنا نہ کرے، لوگوں کی دولت پر لالچ بھری آنکھوں سے مت دیکھے، اور اس کیلیے دست درازی مت کرے۔

سب سے زیادہ قابل ستائش زُہد یہ ہے کہ دنیا میں تکبر نہ کرے، اس کے بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ

القصص–83

یہ آخرت کا گھر تو ہم نے ان لوگوں کے لئے مخصوص کر دیا ہے جو زمین میں بڑائی یا فساد نہیں چاہتے اور (بہتر) انجام تو پرہیز گاروں کیلیے ہے۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کیلیے قرآن کریم کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت و ٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ تعالی سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے گناہوں کی بخشش مانگو۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کیلیے ہیں وہی میرا پروردگار ہے، دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں اسی کیلیے تعریفیں ہیں، اس کے اچھے اچھے نام ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ہم اس کی بلند و بالا صفات کے ذریعے اسی کی ثناخوانی کرتے ہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد ﷺ اس کے بندے اور چنیدہ رسول ہیں، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد، انکی آل، اور متقی صحابہ کرام پر رحمت، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

کماحقّہ تقوی اختیار کرو، اور مضبوط دین کو اچھی طرح تھام لو۔

اللہ کے بندو!

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ

فاطر–5
لوگو! اللہ کا وعدہ سچا ہے لہذا تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ ہی اللہ کے بارے میں وہ دھوکا باز (شیطان) تمہیں دھوکا دینے پائے۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ :(عقل مند وہ ہے جو اپنے آپ کو پہچان لے اور موت کے بعد کی تیاری کرے، عاجز وہ ہے جو ہوس پرستی میں ڈوبا رہے اور اللہ تعالی سے امید لگائے رکھے)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعا منقول ہے کہ : فرشتہ دل میں احساس پیدا کرتا ہے جو کہ اللہ کے وعدوں اور حق کی تصدیق پر مشتمل ہوتا ہے، اور بسا اوقات شیطان دل میں منفی احساس پیدا کرتا ہے جو کہ اللہ کے وعدوں اور حق کی تکذیب پر مشتمل ہوتا ہے۔

مسلمان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنے نفس کا مسلسل محاسبہ کرے اور اسے صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے، نفس کو شیطانی مکاریوں اور ہتھکنڈوں سے بچاتے ہوئے ہوس پرستی سے بھی دور رکھے، نیز دنیا کے دھوکے میں نہ آنے دے؛ کیونکہ دنیاوی فائدے سب عارضی ہیں۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56
یقیناً اللہ اور اسکے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام پڑھو۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ :(جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا)۔

اس لیے سید الاولین والآخرین اور امام المرسلین پر درود و سلام پڑھو۔

اللهم صلِّ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما صلَّيتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، اللهم بارِك على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما باركتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، وسلم تسليما كثيراً۔

یااللہ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یااللہ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک انکے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یااللہ! انکے ساتھ ساتھ اپنی رحمت و کرم اور جود و سخا کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یارب العالمین!

یااللہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ ! کفر اور کافروں کو ذلیل ور سوا فرما، یااللہ ! شرک اور مشرکوں کو ذلیل ور سوا فرما، یااللہ ! بدعات کو رسوا فرما، یااللہ ! بدعات کو رسوا فرما، یااللہ ! رسول اللہ ﷺ کے دین سے متصادم بدعات کو قیامت تک کیلیے ذلیل ور سوا فرما، یااللہ ! بدعات کو رسوا فرمادے، کسی بھی اعتبار سے ان کا بول بالا نہ ہونے دے، یارب العالمین ! یااللہ ! تجھ سے اور تیرے نبی ﷺ سے عداوت رکھنے والے بدعتی لوگوں میں پھوٹ ڈال دے، یااللہ ! انہیں روزِ قیامت تک کیلیے ذلیل ور سوا فرمادے، یاذوالجلال والاکرام ! یاشدید العقاب ! یاسریع الحساب !

یااللہ ! ہم تجھ سے ہدایت، تقوی، عفت اور تونگری کا سوال کرتے ہیں۔

یااللہ ! تمام معاملات کا انجام ہمارے لیے بہتر فرما، اور ہمیں دنیاوی رسوائی اور اخروی عذاب سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! تمام مسلمان فوت شدگان کی مغفرت فرما، یااللہ ! تمام مسلمان فوت شدگان کی مغفرت فرما، یااللہ ! ان کی قبروں کو منور اور کشادہ فرما، یارب العالمین ! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، یااللہ ! ان کی حسنات میں اضافہ فرما، ان کی خطاؤں کو معاف فرما۔

یااللہ ! تو ہمارے اگلے پچھلے، خفیہ اعلانیہ، اور جنہیں تو ہم سے بہتر جانتا ہے سب گناہ معاف فرمادے، تو ہی ترقی و تنزلی دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

یااللہ ! ہم تجھ سے جنت اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول و فعل کا سوال کرتے ہیں، یااللہ ! ہم جہنم اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول و فعل سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان، شیطانی چیلوں، لشکروں، اور شیطان کے ہمنواؤں سے محفوظ فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان، شیطانی چیلوں، لشکروں، اور شیطان کے ہمنواؤں سے محفوظ فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہمیں ہمارے نفسوں اور بداعمالیوں کے شر سے محفوظ فرما، یااللہ ! تمام مسلمانوں کو ان کے نفسوں اور بداعمالیوں کے شر سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! یاذوالجلال والاکرام ! یاارحم الراحمین ! ہم تجھ سے جنت اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول و فعل کا سوال کرتے ہیں، یااللہ ! ہم جہنم اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول و فعل سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

یااللہ ! خادم حرمین شریفین کو تیری مرضی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ! انہیں تیری مرضی کے مطابق توفیق عطا فرما، یااللہ ! ان کی تمام تر کاوشیں تیری رضا کیلیے مختص فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! ان کی ہر اچھے کام کیلیے مدد فرما، یااللہ ! ان کے ذریعے اپنے دین کو غالب فرما، یارب

العالمین ! یااللہ ! انہیں صحت وعافیت سے نواز، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ یااللہ ! ان کے دونوں نائبوں کو تیری مرضی اور تیری رہنمائی کے مطابق ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرما جن میں اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی ہو۔

یااللہ ! ہماری سرحدوں کو محفوظ بنا، ہماری سرزمین کی حفاظت فرما، یارب العالمین ! یاذوالجلال والاکرام ! یااللہ ! ہمارے فوجیوں کی حفاظت فرما، یا اللہ ! انہیں صحیح سمت میں گامزن فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! مسلمانوں میں الفت ڈال دے، یااللہ ! فتنوں کا خاتمہ فرمادے، یااللہ ! مسلم خطوں میں بپا فتنوں کا خاتمہ فرمادے۔

یااللہ ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی شام میں مدد فرما، یااللہ ! ظالموں کے خلاف ان کی مدد فرما، یااللہ ! ظالموں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یا اللہ ! ظالموں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ ! ظالموں پر اپنی پکڑ، عذاب اور غضب نازل فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! شام میں مسلمانوں پر ظلم کرنے والے لوگوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، اسی طرح پوری دنیا میں کہیں بھی مسلمانوں پر ان کے دین کی وجہ سے ظلم ڈھانے والوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے تجھ سے اور تیرے نبی ﷺ سے عداوت رکھنے والے بدعتی لوگوں کی اجتماعیت توڑ دے، یاذوالجلال والاکرام ! یا اللہ ! یمن کے فتنے کا خاتمہ فرمادے، یااللہ ! یمن کے فتنے کا خاتمہ ایسے فرما کہ جس میں اسلام کی بالادستی ہو، یااللہ ! یمن کے فتنے کا خاتمہ ایسے فرما دے جس میں مسلمانوں کیلیے عافیت ہو۔

یااللہ ! بے لباس مسلمانوں کو لباس مہیا فرما، دہشت زدہ مسلمانوں کو امن عطا فرما، بے گھر افراد کو رہنے کیلیے جگہ مہیا فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! تمام مسلمانوں کی مدد فرما، یااللہ ! تمام مسلمان اور مومن مرد وخواتین کے معاملات سنوار دے۔

اللہ کے بندوں !

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور تمہیں فحاشی، برائی، اور سرکشی سے روکتا ہے، اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

اور نماز قائم کرو، بیشک نماز مومنوں کے ذمہ وقت مقررہ پر فرض ہے۔

درودوسلام ہوں ہمارے نبی محمد-ﷺ-،آپ کی آل اور تمام صحابہ کرام پر۔

(3) مساجد کی فضیلت، احکام اور ہماری ذمہ داریاں

فضیلۃ الشیخ جسٹس ڈاکٹر عبدالمحسن بن محمد القاسم حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں،ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں،اسی سے مدد کے طلب گار ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش بھی مانگتے ہیں،نفسانی وبُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ تعالی ہدایت عنایت کردے اسے کوئی بھی گمراہ نہیں کر سکتا،اور جسے وہ گمراہ کردے اس کا کوئی بھی رہنما نہیں بن سکتا،میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں،وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں،اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں،اللہ تعالی آپ پر،آپ کی آل،اور صحابہ کرام پر ڈھیروں درود وسلامتی نازل فرمائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

اللہ کے بندو! کماحقہ اللہ سے ڈرو اور اسلام کے کڑے کو مضبوطی سے تھام لو۔

مسلمانوں!

اللہ تعالی نے اپنی مخلوقات کو درجہ بندیوں میں تقسیم فرمایا کر اپنے فضل سے جسے چاہا اپنا بنایا، اور ہمیں نصوص کی روشنی میں فضیلتوں کو جاننے اور ان سے متعلقہ مشروع عبادات کی تعمیل پر پابند کیا، یہ حقیقت میں مسلمان کیلیے فضیلتوں والے اعمال بجالانے اور بلند درجات پر فائز ہونے کیلیے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب ہے، مخلوق میں درجہ بندی کا معیار تقوی اور بندگی پر ہے، ہم جنس افراد کی درجہ بندی بہت زیادہ متفاوت بھی ہو سکتی ہے جیسے کہ آپ ﷺ نے دو آدمیوں کے متعلق فرمایا: (یہ شخص اُس شخص جیسے زمین بھر افراد سے بھی بہتر ہے) بخاری

زمین کے درجے بھی اسی طرح ہیں، چنانچہ اللہ تعالی کے ہاں محبوب ترین مقام عبادت کے مقام ہیں، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اللہ تعالی کے ہاں محبوب ترین جگہیں: مساجد ہیں) مسلم؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ: ان جگہوں پر عبادات اور اذکار کئے جاتے ہیں، مومن جمع ہوتے ہیں، اور شعائرِ دین پر عمل ہوتا ہے۔

معزز اور محترم ترین مسجد؛ مسجد الحرام ہے، یہ دنیا کی سب سے پہلی مسجد اور لوگوں کے لیے مینارِ ہدایت ہے:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ

آل عمران–96
بیشک لوگوں کیلیے مکہ میں بنایا گیا پہلا گھر بابرکت اور جہانوں کیلیے باعثِ ہدایت ہے۔

اللہ تعالی نے اس مسجد کا حج اور طواف واجب کیا اور اسے مومنوں کا قبلہ قرار دیا، یہاں ایک نماز دیگر مساجد کی نمازوں سے ایک لاکھ گنا بہتر ہے۔

دوسری افضل ترین مسجد آپ ﷺ کی مسجد ہے، مسجد نبوی کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقوی پر رکھی گئی: (میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد الحرام کے علاوہ دیگر مساجد کی نمازوں سے ہزار گنا بہتر ہے) متفق علیہ، یہ کسی بھی نبی کی تعمیر شدہ آخری مسجد ہے۔

مسجد اقصی قبلہ اول اور رسول اللہ ﷺ کی جائے اسراء ہے، اس مسجد کی بنیاد مسجد الحرام کے بعد رکھی گئی۔

صرف انہی تین مساجد کی جانب ثواب کی نیت سے سفر کرنا جائز ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (تین مسجدوں کے علاوہ کسی بھی مسجد کی جانب رخت سفر باندھنا جائز نہیں ہے: میری یہ مسجد، مسجد الحرام اور مسجد اقصی) متفق علیہ

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''تمام اہل علم کے مطابق ان تین مساجد کے علاوہ کسی بھی مسجد کی جانب ثواب کی نیت سے سفر کرنا مشروع نہیں ہے''۔

مسجد قباء کی بنیاد بھی پہلے دن سے ہی تقوی پر ہے، نبی ﷺ : (ہر ہفتے پیدل یا سوار ہو کر مسجد قباء آتے تھے) بخاری، اور ایک روایت میں ہے: (جو شخص اپنے گھر سے وضو کرے اور پھر مسجد قباء آکر نماز پڑھے تو اس کیلیے عمرے کا اجر ہوگا) ابن ماجہ

اس دھرتی پر حرمین، مسجد اقصی اور مسجد قباء کے علاوہ کسی مسجد کی کوئی خاص فضیلت نہیں ہے، دیگر تمام مساجد کا حکم عام مساجد والا ہے۔

یہ مسجدیں، بیوت اللہ ہیں، اللہ تعالی نے انہیں اپنی جانب ان کے اعزاز اور شرف کی وجہ سے منسوب فرمایا، ان کا تذکرہ بار بار کیا، مساجد آباد کرنے والے چنیدہ انبیائے کرام اور ان کے پیروکار ہوتے ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ

البقرة–127
اور جب ابراہیم اور اسماعیل کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔

نبی ﷺ جیسے ہی قباء پہنچے تو پہلے مسجد قباء بنائی اور پھر جب مدینہ پہنچے تو اپنی مسجد تعمیر فرمائی۔

اللہ تعالی نے مساجد کی سلامتی اور تحفظ کو یقینی بنانے کیلیے لوگوں کو ایک دوسرے سے ہٹائے رکھا، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا

الحج–40
اگر اللہ تعالی لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے، گرجے، یہودیوں کے معبد خانے اور وہ مسجدیں بھی ڈھادی جاتیں جہاں اللہ کا نام باکثرت لیا جاتا ہے۔

مساجد بنانا اطاعت اور عبادت ہے، اللہ تعالی نے مسجد بنانے والے سے جنت کا وعدہ فرمایا، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جس نے اللہ کیلیے مسجد بنائی، اللہ تعالی اس کیلیے جنت میں ویسا ہی گھر بناتا ہے) متفق علیہ

مسجد جانے والے کو بھی اجر عظیم ملتا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اس کیلیے ہر قدم کے بدلے میں نیکی ہے، اللہ تعالی اس کا ایک درجہ بلند اور اس کی ایک برائی مٹا دیتا ہے) مسلم

بلکہ مسجد سے واپس گھر آتے ہوئے بھی اسی طرح نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ایک آدمی نے آپ ﷺ سے عرض کیا: ''میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد جانا اور مسجد سے واپس گھر آنا دونوں ہی بطورِ ثواب لکھا جائے'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالی نے تمہارے لیے یہ سب کچھ لکھ دیا ہے) مسلم

مساجد کی جانب زیادہ سے زیادہ چل کر جانا اور مساجد میں نمازوں کا انتظار کرنا رباط [راہِ الہی میں پہرہ] دینے کے مترادف ہے، (جو شخص صبح کے وقت مسجد جائے یا شام کے وقت، وہ جب بھی صبح یا شام کو مسجد جاتا ہے تو اللہ تعالی اس کیلیے جنت میں مہمان نوازی کی تیاری فرماتا ہے) متفق علیہ

(نماز کیلیے جو جتنا دور سے چل کر آئے گا اس کا اجر بھی اتنا ہی زیادہ ہو گا، اور امام کے ساتھ نماز ادا کرنے کیلیے انتظار کرنے والے کا اجر اس شخص سے زیادہ ہے جو [تنہا] نماز پڑھ کر سو جائے) متفق علیہ

مسجدوں کی جانب چل کر جانا بھی گناہوں کی بخشش کا باعث ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص نماز کیلیے اچھی طرح وضو کرے اور فرض نماز ادا کرنے کیلیے چلے پھر لوگوں کے ساتھ یا جماعت کے ساتھ یا مسجد میں [اکیلے] نماز ادا کرے تو اللہ تعالی اس کے گناہ بخش دیتا ہے) مسلم

مسجد جانے کی پابندی اور مسجد سے لگاؤ: ہدایت اور بہتری کا باعث ہے، جن سات لوگوں کو اللہ تعالی اپنا سایہ نصیب فرمائے گا جب اس کے سائے کے علاوہ کسی کا سایہ نہیں ہو گا، ان میں وہ شخص بھی ہے: (جس کا دل مسجد کے ساتھ اٹکا ہوا ہے) مسلم، امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے مسجد کے ساتھ سخت لگاؤ تھا اور وہ مسجد میں نماز با جماعت کا اہتمام کرتا تھا''۔

(مسجد میں داخل ہونے کے بعد مسلمان اس وقت تک نماز کی حالت میں ہوتا ہے جب تک نماز اسے مسجد میں روکے رکھے، اور جب تک وہ اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے تو اس کیلیے فرشتے دعائیں کرتے ہوئے کہتے ہیں: یا اللہ! اسے بخش دے، یا اللہ! اس پر رحم فرما) بخاری

سابقہ امتوں میں بھی مساجد کا مقام بہت بلند تھا، اللہ تعالی نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کو مسجد الحرام کی صفائی ستھرائی کا حکم دیا:

وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ

البقرة–125
ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے وعدہ لیا کہ تم میرے گھر کو طواف اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو گے۔

جناب عمران کی اہلیہ نے بھی اپنے نومولود کی مسجد اقصی کی خدمت کیلیے نذر مانی تھی:

رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا

آل عمران–35
پروردگار! میں نے نذر مانی ہے کہ جو کچھ میرے بطن میں ہے وہ [مسجد اقصی کی خدمت کیلیے] آزاد ہے۔

اسلام نے بھی مسجد کو خوب مقام و مرتبہ دیا، اور خادم مسجد کی عزت افزائی فرمائی، چنانچہ نبی ﷺ نے مسجد میں جھاڑو دینے والی خاتون کے بارے میں استفسار کیا تو صحابہ نے کہا: "وہ تو فوت ہو گئی ہے" تو آپ ﷺ نے فرمایا: (مجھے اس کی قبر بتلاؤ) تو صحابہ کرام نے آپ کی قبر بتلادی، تو نبی ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھا۔ بخاری

جس وقت دیہاتی شخص نے مسجد میں پیشاب کیا تو آپ ﷺ نے پانی کا ایک ڈول اس پر بہانے کا حکم دیا، پھر اسے مسجد میں پیشاب کی حرمت بھی بتلائی اور فرمایا: (مسجدوں میں بول و براز کرنا بالکل بھی درست نہیں) مسلم

مسجد میں آنے کے آداب میں یہ شامل ہے کہ اچھے لباس کے ساتھ آئیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

الاعراف–31
اے بنی آدم! جب بھی کسی مسجد میں جاؤ تو آراستہ ہو کر جاؤ۔

مسجد کے آداب میں یہ بھی شامل ہے کہ مسجد میں آکر سکون اور وقار کے ساتھ رہے اور چلے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جب نماز کی اقامت ہو جائے تو دوڑتے ہوئے مسجد نہ آؤ، بلکہ پر وقار انداز سے چلو، نماز کا جو حصہ مل جائے وہ پڑھ لو اور جو رہ جائے وہ پورا کر لو) متفق علیہ

جب مسجد میں داخل ہو تو مسجد کے احترام میں پہلے اپنا دایاں قدم رکھے، اور چونکہ مسجد عبادت، رحمت اور دعا کی جگہ ہے اس لیے داخل ہوتے وقت کہے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

یااللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب باہر نکلے تو کہے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

یااللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔ مسلم

اور تحیۃ المسجد کیلیے (اس وقت تک کوئی نہ بیٹھے جب تک دو رکعت نہ پڑھ لے)۔

مسجد میں اذان دی جائے تو یہ تحفظ اور امان کا باعث ہے؛ کیونکہ نبی ﷺ غزوے کے دوران اذان کی آواز کیلیے کان لگاتے، چنانچہ اگر اذان کی آواز سنائی دیتی تو حملہ نہ کرتے، وگرنہ حملہ کر دیتے تھے۔

اگلی صفوں کیلیے سبقت کرنے والے ہی کوشش کرتے ہیں، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کا اجر معلوم ہو جائے تو انہیں قرعہ اندازی کے علاوہ کوئی راستہ نظر نہ آئے گا اور وہ اس پر قرعہ اندازی بھی کر گزریں) مسلم

فرض نماز کے احترام میں: (جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہوتی) مسلم

نبی ﷺ نے مساجد کی آباد کاری کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا: (بیشک مساجد ذکرِ الہی، نماز اور تلاوتِ قرآن کیلیے ہیں) مسلم

مساجد کی آباد کاری ذکر اور علم کے ذریعے ہو گی:

فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ

النور–36

اللہ تعالی نے مسجدوں کو نیکیوں سے آباد کرنے والوں کی تعریف فرمائی اور یہ اعزاز بخشا کہ اللہ تعالی نے انہیں دنیا کے فتنے سے محفوظ فرمالیا ہے:

يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ (36) رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ

النور–36

ان میں ایسے لوگ جو صبح وشام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں تجارت اور خرید وفروخت ذکرِ الٰہی، نماز کی پابندی اور زکاۃ کی ادائیگی سے غافل نہیں کرتیں، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن قلب وبصر پھر جائیں گے۔

بلکہ ان کیلیے مومن اور ہدایت یافتہ ہونے کی گواہی بھی دی فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَ آتَى الزَّكَاةَ وَ لَمْ يَخْشَ إِلَّا اللهَ فَعَسَى أُولَئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ

التوبة–18

اللہ کی مساجد کو آباد کرنا تو اس کا کام ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے، نماز قائم کرے، زکاۃ ادا کرے اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے، امید ہے کہ ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہوں گے۔

فرشتے بھی مسجدوں میں آتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں، نیز مسجدوں میں قائم ہونے والی علمی مجلسوں کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں (اللہ تعالی کے کسی گھر میں لوگ جمع ہوں، قرآن مجید کی تلاوت کریں، قرآن کریم کا باہمی مذاکرہ کریں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں، نیز اللہ تعالی ان کا اپنے ہاں تذکرہ فرماتا ہے) مسلم

مسجدوں میں حصولِ علم متاعِ دنیا سے افضل ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (تم میں سے کوئی مسجد جا کر علم حاصل کیوں نہیں کرتا یا قران کریم کی دو آیتیں ہی کیوں نہیں پڑھتا!؟ یہ دو آیتیں اس کیلیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں، تین آیات تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں، چار آیات چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں، جتنی آیات اتنی ہی اونٹنیوں سے بہتر ہیں) مسلم۔

نبی ﷺ نے اپنی مسجد کو تعلیم کیلیے استعمال کیا جس کے نتیجے میں ایسی کھیپ تیار ہوئی جس کا ثانی نہ کوئی تھا اور نہ ہی ہوگا، آپ ﷺ مسجد نبوی میں علم اور ذکر کے حلقوں میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے تھے، آپ ﷺ نے تین لوگوں کے بارے میں فرمایا: (ان میں سے ایک اللہ کی پناہ میں چلا گیا تو اللہ تعالی نے اسے پناہ دے دی، دوسرا حیا کر گیا تو اللہ تعالی نے بھی اس سے حیا کر لی، اور تیسرے شخص نے اعراض کیا تو اللہ تعالی نے بھی اس سے اعراض کر لیا) متفق علیہ

مساجد میں روح کو سکون اور چین ملتا ہے، اس لیے مساجد میں چیخنا چلانا، لڑائی جھگڑا کرنا یا شور مچانا جائز نہیں ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے: (مسجد میں اپنے آپ کو بازاری شور سے بچاؤ) مسلم، یہی وجہ ہے کہ جس وقت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی کو مسجد میں آواز بلند کرتے ہوئے سنا تو انہیں بلا کر فرمایا: (اگر تم یہاں کے رہائشی ہوتے تو سخت سزا دیتا، تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آوازیں بلند کرتے ہو؟!) بخاری۔

مسجدیں امن وامان اور اطمینان کی جگہیں ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: (جو بھی ہماری مسجد یا بازار میں نیزہ لیکر گزرے تو وہ اس کے پھل سے پکڑ لے تاکہ کسی مسلمان کو زخمی نہ کردے) متفق علیہ

مسجد میں عبادت کرنے والے کی اتنی شان ہے کہ اسے چھو کر بھی اذیت دینا جائز نہیں، چنانچہ ایک شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آیا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: (بیٹھ جاؤ تم ایذا پہنچا رہے ہو) ابو داود

بلکہ بدبو سے بھی مسجد میں عبادت کرنے والے کو تکلیف دینا جائز نہیں، آپ ﷺ نے ایسے شخص کو بطورِ سزا مسجد میں جانے سے روک دیا جس میں سے بدبو آرہی ہو، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص لہسن یا پیاز کھائے تو وہ ہم سے دور رہے یا ہماری مسجد سے دور رہے اور گھر بیٹھا رہے) متفق علیہ، ابن اثیر رحمہ اللہ کے مطابق: "یہ ممانعت بطور عذر نہیں، بلکہ مسجد سے دوری کا حکم بطورِ سزا ہے".

مسجدیں راحت اور آخرت یاد کرنے کی جگہیں ہیں یہاں پر دنیاداری سے کٹ کر اللہ تعالی کے ساتھ تعلق مضبوط کیا جاتا ہے؛ اسی لیے مسجدوں میں خرید وفروخت منع ہے، بلکہ اس پر ڈانٹ بھی پلائی گئی، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جب تم کسی کو مسجد میں خرید وفروخت کرتے ہوئے دیکھو تو کہو: اللہ تمہاری تجارت میں نفع نہ دے) ترمذی

مزید برآں مسجد میں دنیاوی پریشانیوں میں مشغول ہونے سے بھی روکا اور فرمایا: (جو شخص مسجد میں کسی کو اپنی گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو اسے کہہ دے: اللہ تمہاری چیز نہ لوٹائے، مسجدیں اس لیے نہیں بنائی گئیں!) مسلم

چونکہ مسجدیں سعادت مندی اور راہِ راست کا منبع ہیں اسی لیے آپ ﷺ: (جب آپ سفر سے آتے تو سب سے پہلے مسجد میں نماز ادا کرتے) بخاری

ہر مسلمان کی اولین ذمہ داری ہے کہ صرف ایک اللہ کی بندگی کرے اور مسجد کے اندر یا مسجد سے باہر کہیں بھی اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا

الجن–18

نیز مسجد زندہ لوگوں کے مستفید ہونے کی جگہ ہے؛ لہذا مسجدوں میں قبریں بنانا اس مقصد کے منافی اور غیر اللہ کی بندگی کا ذریعہ ہے۔

گناہ ویسے تو ہر مکان وآن ہی برے ہوتے ہیں لیکن مسجدوں میں غیبت، بد نظری، اور موبائل وغیرہ سے گانے بجانے سننے پر گناہوں کی سنگینی مزید بڑھ جاتی ہے۔

باہمی الفت اور اتحاد کی فضا پیدا کرنا مساجد کے اہداف میں سے ہے، اس لیے مساجد کو گروہ بندی اور اختلاف کا ذریعہ بنانا جائز نہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَى

التوبة–107

اور وہ لوگ جنھوں نے مسجد بنائی تکلیف دینے اور کفر پھیلانے اور ایمان والوں کے درمیان تفریق ڈالنے کے لیے اور گھات لگانے کے لیے جنھوں نے اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کی اور یقیناً وہ ضرور قسمیں اٹھائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا کچھ ارادہ نہیں کیا۔

اگر کوئی شخص مزاروں وغیرہ جیسی عمارتیں تعمیر کر کے مسجدوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے تو یہ بھی مسجد ضرار یا اس سے بھی بدتر ہوں گی، دینِ اسلام کا بنیادی اصول یہ ہے کہ مساجد کے علاوہ کسی بھی جگہ کو عبادت کیلیے مختص نہ کیا جائے، تمام مساجد میں عبادات یکساں کی جاتی ہیں، ما سوائے مسجد الحرام کے؛ کیونکہ یہاں طواف وغیرہ مسجد الحرام کی امتیازی خوبی ہے۔

ان تمام تر تفصیلات کے بعد: مسلمانوں!

مسجدیں مسلمانوں کیلیے اعزاز، باعث شرف اور دینی شعار ہیں، مساجد کو نمازوں اور ذکرِ الٰہی کے ساتھ آباد کرنے والوں کو اللہ تعالی رفعت اور سعادت سے نواز کر ان کی شرح صدر فرما دیتا ہے، مسجدوں میں قرآن وسنت کی تعلیم مساجد کی آباد کاری کیلیے حکمِ ربانی کی تعمیل ہے، اس سے احیائے سنت نبوی کے ساتھ وقت اور عمل میں برکت ملتی ہے، انسان خود کو اور اپنی اولاد کو بہتری کی جانب گامزن کرتا ہے، اگر کوئی شخص مساجد کی خیر سے محروم ہے یا اس خیر میں رکاوٹ بنتا ہے تو وہ بہت سی فضیلتوں سے محروم ہے۔

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ:

قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ

الاعراف–29

آپ کہہ دیں: میرے پروردگار نے انصاف کا حکم دیا ہے، اور ہر مسجد میں نماز کے وقت اپنی توجہ ٹھیک اسی کی طرف رکھو اور عبادت اسی کیلیے خالص کرتے ہوئے خالصتاً اسی کو پکارو، جس طرح اس نے تمہیں پہلے پیدا کیا ہے اسی طرح تم پھر پیدا کئے جاؤ گے۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کیلیے قرآن مجید کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو ذکرِ حکیم کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے بخشش مانگو، بیشک وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کیلیے ہیں کہ اس نے ہم پر احسان کیا، اسی کے شکر گزار بھی ہیں کہ اس نے ہمیں نیکی کی توفیق دی، میں اس کی عظمت اور شان کا اقرار کرتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا اور اکیلا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی ان پر، ان کی آل و صحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں و سلامتی نازل فرمائے۔

مسلمانوں!

مساجد میں نماز باجماعت اسلام کے شعائر اور واجبات میں شامل ہے، رسول اللہ ﷺ نے باجماعت نماز سے پیچھے رہ جانے والوں کو جلا ڈالنے کا ارادہ فرمایا، بلا جماعت نماز پڑھنے کو منافقوں کی خاصیت شمار کیا گیا۔

بلکہ جس نابینا کو کوئی مسجد لانے والا بھی نہیں تھا اسے بھی نبی ﷺ نے مسجد آنے سے رخصت نہیں دی، لہذا اگر کوئی شخص اذان سنے اور بغیر کسی عذر کے مسجد نہ آئے تو اس کی نماز نہیں، ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: "اگر کوئی شخص کماحقّہ احادیث پر غور و فکر کرے تو اس کیلیے یہ واضح ہو جائے گا کہ نماز مسجد میں ادا کرنا فرضِ عین ہے"

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "جو شخص اسلام کی حالت میں اللہ تعالی سے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو وہ مسجد میں نماز باجماعت کا اہتمام کرے؛ کیونکہ اللہ تعالی نے تمہارے نبی ﷺ کیلیے ہدایت کے طور طریقے مقرر کئے ہیں اور یہ بھی انہی میں سے ایک ہے، اگر تم نمازیں گھروں میں ایسے پڑھو جیسے یہ پیچھے رہنے والا گھر میں پڑھتا ہے، تو تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے، اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دیا تو تم گمراہ ہو جاؤ گے" مسلم

عورت کی اپنے گھر میں نماز مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، لیکن اگر نماز کیلیے مسجد جائے تو مکمل پردے کے ساتھ نکلے اور ہر ایسے کام سے بچے جو مردوں کیلیے جاذب نظر ہو مبادا نیکیوں کی بجائے خطائیں جمع کر لے۔

اسلام؛ اپنی مساجد، اپنے احکامات اور اہلیانِ ایمان کی باعث بلند و بالا رہے گا، کوئی اسلام سے جنگ کرے گا تو اسلام مزید مضبوط ہو گا اور اگر کوئی اسلام کو مہلت دے گا تو مزید پھیلے گا، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (یہ دین جہاں تک دن اور رات ہیں وہاں تک پہنچے گا، اللہ تعالی کسی پکے گھر - یعنی

شہری آبادی- یا بالوں کے بنے ہوئے خیمے کے گھر کو- یعنی دیہاتی آبادی- اسلام داخل کئے بغیر نہیں چھوڑے گا) احمد، یعنی اسلام شہری اور دیہاتی ساری آبادیوں تک پہنچے گا اور کوئی بھی غلبۂ اسلام کو نہیں روک سکتا، فرمانِ باری تعالی ہے:

يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ

التوبة–32
وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو پھونکوں سے بجھا دیں۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''کفار کی مثال اس بارے میں اس شخص جیسی ہے جو سورج کی کرنوں اور چاند کی روشنی کو پھونکوں سے بجھانا چاہتا ہے، جیسے یہ ناممکن ہے اسی طرح اللہ تعالی نے رسولوں کی شریعت کو بھی مکمل اور غالب فرمانا ہے اسی لیے فرمایا:

وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

التوبة–32
لیکن اللہ اپنے نور کو پورا کئے بغیر رہنے والا نہیں، چاہے کافروں کو برا لگے!

مسلمانوں پر اس وقت پے در پے فتنے، خونریز جنگیں، تباہی، بربادی، اور دشمن مسلط ہیں یہ چیزیں حقیقت میں مسلمانوں کو اللہ تعالی کی جانب، نمازوں، مساجد اور قرآن مجید کی طرف رجوع کرنے کی یاد دہانی کرواتی ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

الروم–41
تاکہ انہیں ان کے کچھ اعمال کا مزہ چکھائے، تاکہ وہ رجوع کریں۔

چاہے اسباب کمزور ہوں یا ناپید! اللہ تعالی نے مومنوں کی مدد کا وعدہ کیا ہوا ہے، اللہ تعالی نے مسلمانوں کو غزوہ بدر میں غلبہ عطا فرمایا حالانکہ مسلمان کم تھے، اسی طرح احزاب کے موقع پر چاروں اطراف کے مشرکوں نے نبی ﷺ کا محاصرہ کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالی نے ان پر تیز اندھیری اور مشرکوں کیلیے غیر مرئی لشکر مسلط کر دیئے، جس پر مشرکین تتر بتر اور شکست خوردہ ہو گئے۔

اللہ تعالی اپنے مومن بندوں کی مدد پر قادر ہے، اس میں اللہ تعالی کی حکمت ہے کہ بسا اوقات دشمن ان پر حاوی ہو جاتے ہیں کہ مسلمانوں کو شہادت کا رتبہ ملے اور مصیبت پر صبر کریں نیز اللہ تعالی کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط بنائیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَوْ يَشَاءُ اللّٰہُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِيَبْلُوَ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ

محمد—4

اور اگر اللہ تعالی چاہتا تو ان سے انتقام لے لیتا، لیکن وہ تمہیں ایک دوسرے سے آزمانا چاہتا ہے۔

اور اسی طرح دشمنانِ اسلام کے متعلق فرمایا:

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا

مریم—84

ان کے بارے میں جلدی نہ کریں، ہم خود ان کے لئے مدت شمار کر رہے ہیں۔

دعا دکھ سکھ میں مومن کا اسلحہ ہے، اللہ کی بندگی فتح کو قریب اور جلدی لاتی ہے، اور جب ظلم بڑھ جائے تو مٹ جاتا ہے

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ

ھود—123

اور تمہارا پروردگار تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے۔

یہ بات جان لو کہ اللہ تعالی نے تمہیں اپنے نبی پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا:

إِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب—56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔

اللھم صل وسلم وبارک علی نبینا محمد، یا اللہ! حق اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرنے والے خلفائے راشدین: ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور بقیہ تمام صحابہ سے راضی ہو جا؛ یا اللہ! اپنے رحم و کرم اور سخاوت کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا اکرم الاکرمین!

یا اللہ !اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما، یا اللہ !دین کے دشمنوں کو نیست و نابود فرما، یا اللہ! اس ملک کو اور مسلمانوں کے تمام ممالک کو خوشحال اور امن کا گہوارہ بنادے۔

یااللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کے حالات درست فرما، یااللہ! جلد از جلد ان کی مشکل کشائی فرما، انہیں فتح اور نصرت سے نواز، یارب العالمین!

یااللہ! تباہی اور بربادی تیرے اور مسلمانوں کے دشمنوں کا مقدر بنادے، یااللہ! ان کے قدموں تلے سے زمین نکال دے، ان کے دلوں پر رعب ڈال دے، یاقوی! یاعزیز!

ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔

یااللہ! ہمارے حکمران کو تیری رہنمائی کے مطابق توفیق عطا فرما، اور ان کے سارے اعمال اپنی رضا کیلیے مختص فرما، یااللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو تیری کتاب پر عمل کرنے اور نفاذِ شریعت کی توفیق عطا فرما، یاذوالجلال والاکرام!

یااللہ! ہماری سرحدوں کو پرامن بنا، ہمارے ملک کی حفاظت فرما، اور ہر قسم کے فتنوں اور شر کو دور فرمادے، یاذوالجلال والاکرام!

یااللہ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم ڈھائے اگر تو ہمیں نہ بخشے تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ یااللہ! تو ہی اللہ ہے اور تیرے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں ہے، تو ہی غنی ہے ہم فقیر ہیں، ہمیں بارش عطا فرما، اور ہمیں مایوس مت فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالی تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے [قبول کرو] اور یاد رکھو۔

تم عظیم و جلیل اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر ادا کرو تو وہ اور زیادہ دے گا، یقیناً اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، تم جو بھی کرتے ہو اللہ تعالی جانتا ہے۔

(4) نوجوانوں کو قیمتی سرمایہ کیسے بنائیں؟

فضیلۃ الشیخ جسٹس صلاح بن محمد البدیر حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اسی نے جود وسخا اور نعمتوں کے دریا بہائے، میں اپنے دل، اعضا اور زبان سے اسی کی حمد بیان کرتا ہوں، اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس گواہی کے بدلے ہم کامیابی، رضائے الٰہی اور جنت چاہتے ہیں، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور چنیدہ رسول ہیں، آپ خاندانِ معد اور عدنان کا لب لباب اور خلاصہ ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی اولاد اور صحابہ کرام پر رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے جنہوں نے زبانِ گفتار اور ہتھیار سے باطل کا مقابلہ کیا۔

حمد وصلاۃ کے بعد: مسلمانوں!

تقوی الٰہی اختیار کرنے کے لئے اللہ کے پسندیدہ امور بجالاؤ اور اس کی نافرمانی سے بچو:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! اللہ سے کماحقّہٗ ڈرو اور تمہیں موت آئے تو صرف اسلام کی حالت میں۔

مسلمانوں!

نوجوانوں کی صلاحیتیں عظیم ترین ذخیرہ اور بہترین خزانہ ہیں، ان کی رہنمائی کے ذریعے ہمہ قسم کی کامیابیاں حاصل ہو سکتی ہیں، نو عمری کا مرحلہ لڑکپن، صغر سنی اور ناتجربہ کاری سے کنایہ ہے، اس مرحلے میں انسان کی قوتِ ادراک کمزور اور فکر و سوچ ناقص ہوتی ہے، صغر سنی میں انسان دوسروں سے متاثر اور مرعوب ہونے کا رسیا ہوتا ہے، بنا سمجھے دوسروں نقالی، مشابہت اور اداکاری کرنے لگتا ہے، عام طور پر مشکل کام معمولی اشارے، بڑوں کی رہنمائی اور تھوڑی سی مدد سے ہی کرتا ہے۔

جس وقت بھی نو عمر لڑکوں یا لڑکیوں کو کوئی بھی مثالی شخصیت نظر آئے تو اسی کی طرف میلان کر لیتے ہیں، اسی کی صفات اپنا کر اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ویسے ہی کام کرتے ہیں، عام طور پر اسی کا ذکر زبان زد عام ہوتا ہے، اسی کی آنکھ سے دیکھتے ہیں، اسی کے گن گاتے ہیں اور اپنی شکل و صورت اسی جیسی بناتے ہیں، اپنی چال ڈھال اور لباس اسی جیسا اپناتے ہیں، نو عمر اپنی سوچ اور رویے میں اسی کو آئیڈیل سمجھتے ہیں۔

بچپن، نو عمری اور کچا ذہن؛ سادگی اور معصومیت کا گہوارہ ہے، اس مرحلے میں فطانت، ذہانت اور تجربہ کاری کم ہوتی ہے، چنانچہ نو عمری میں اگر کسی غیر معتمد شخص کی رفاقت ملے جس کے عقیدے، امانت اور دیانت کے بارے میں شکوک و شبہات ہوں تو یہ خبیث انسان انہیں غیر محسوس طریقے سے گمراہ کر دیتا ہے، وہ باطل کے چنگل میں انہیں پھنساتے ہوئے ذرا احساس نہیں ہونے دیتا، اور لاعلمی میں نو عمر لڑکوں کو زہر کا پیالہ پلا دیتا ہے، اس خبیث شخص کے معاونین دین، ملک، اہل خانہ، اور عزیز و اقارب سب کے مجرم اور دشمن ہوتے ہیں، لیکن نو عمر جوان کو اس کا علم ہی نہیں ہوتا۔

کچھ لوگ درندہ صفت اور چیر پھاڑ کر دینے والے بھیڑیے اور شکاری پرندے کی طرح اچکنے والے ہوتے ہیں، انہیں انتظار ہوتا ہے کہ کب سرپرست کی توجہ ہٹے اور پدری شفقت رکھنے والا باپ اپنے بچوں سے غافل ہو اور ہم معصوموں کو اچک لیں۔

جو شخص اپنی اولاد کو درندوں کی وادی عبور کرنے اور بھوکے بھیڑیوں کا مقابلہ کرنے کیلیے اکیلا چھوڑ دے!۔

اندھیری راتوں اور ریگزاروں میں تنہا چلنے دے تو حقیقت میں اس نے اپنی اولاد کا سودا کر کے ضائع کر دیا، نیز انہیں بد ترین مخلوق کے چنگل میں پھنسا کر ان کے لیے ہدف کو مزید آسان بنا دیا!!

جو شخص اپنی اولاد کو لہو ولعب اور گناہوں کیلیے کھلا چھوڑ دے کہ پر فتن زمین پر ٹامک ٹوئیاں ماریں، لوگوں کی بھیڑ میں گھسیں، جسے چاہیں مرضی سے دوست بنائیں، ان کی نگرانی کرنے والا کوئی نہ ہو، بلا روک ٹوک گھر سے باہر رات گزاریں، بغیر کسی وجہ کے گھر سے دور رہیں، تو اس نے اپنی اولاد پر بہت ظلم کیا، وہ اس وقت ماتھے پر کلنک ثابت ہونگے جب وہ شیطانی چیلوں، بزدلوں کی تقاریر، انتہا پسندوں کی تحاریر، خفیہ تنظیموں، دہشت گرد اور تکفیری جماعتوں کی بھینٹ چڑھ جائیں گے، اس وقت گروہ بندی، لادینیت اور فحاشی پھیلانے میں مصروف تحریکیں اور تنظیمیں نوجوانوں کے دلوں میں ہمارے دین، حکمران، علما اور ملک کے بارے میں کینہ پیدا کر رہی ہیں۔

اے بے باک نوجوان! دیکھنا کہیں دھوکا مت کھانا، اور کسی بھی فتنہ پرور کی بات پر کان مت دھرنا، اپنے گھر، وطن، اخلاقیات، عزت آبرو اور دین سے دور مت نکل جانا۔

اے صحرائے گم صم میں چندھیائی ہوئی آنکھیں لیکر سر گرداں پھرنے والے!۔

اے بنجر زمین کو بغیر زادِ راہ اور پانی کے عبور کرنے والے!

باز آجاؤ! بصیرت سے کام لو! پہلے دیکھو! اور عقل کے ناخن لو!

اپنے مولا کی جانب متوجہ ہو جاؤ!

اپنے ہاتھوں سے کئے ہوئے گناہوں سے توبہ کرو!

خطاؤں اور برائیوں سے باز آجاؤ؛ کیونکہ (گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہی ہے کہ جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں)

سرپرست اور والدین! عبرت حاصل کریں، اور اپنی اولاد کا خصوصی خیال رکھیں، آپ کے آس پاس گھومنے پھرنے والے لوگوں پر کڑی نظر رکھیں، ان کی دھوکا دہی سے بچیں یہ مکر و فریب کے ساتھ نظریات کو زہر آلود کرتے ہیں اور نو عمر لڑکوں کو سبز باغ دکھا کر اپنے چنگل میں پھنسا لیتے ہیں۔

بچے جب لڑکپن سے بلوغت کو پہنچنے لگیں تو انہیں خصوصی وقت دیں، ان کا پہلے سے زیادہ خیال رکھیں، آپ کی اولاد آپ کی اسی وقت بنے گی جب تک آپ ان کیلیے الفت، پیار، نرمی، محبت، شفقت، اور خیر خواہی والا معاملہ اپنائیں گے، اور اگر آپ حقارت، ہتک عزت اور اہانت کرینگے تو وہ آپ کے ہاتھ سے نکل کر دشمن کی جھولی میں جا بیٹھے گی۔

لہذاان کی بات غور سے سنو، اگر تم سے کچھ پوچھیں تو انہیں بتلاؤ، اگر کچھ سیکھنا چاہیں تو انہیں سکھاؤ، اور جب تم سے مشورہ مانگیں تو ان کے سامنے اپنی زندگی کے تجربات رکھو، لہذا ہر سوال پر طیش مت کھاؤ، اور تشنگی باقی مت رہنے دو، کبھی بھی آگ بگولا، اور اتنا سخت مزاج مت بنو کہ ہر وقت غیض وغضب سے بھرے رہو۔

محبت بھرے کلمات دل صاف کر دیتے ہیں، حکمت بھری باتوں سے تسلی ملتی ہے، اور صاحب عقل کیلیے عقلمندی پر مبنی بات چیت ہی کافی ہے۔

ہر بندے کے ذمے دی جانے والی رعایا کے بارے میں اللہ تعالی پوچھے گا کہ ان کا حق ادا کیا یا زیادتی کرتا رہا؟! چنانچہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (بیشک اللہ تعالی تمام ذمہ داران سے ان کی رعایا کے بارے میں پوچھے گا۔ ان کے حقوق ادا کئے یا ضائع کئے؟ یہاں تک کہ ہر آدمی سے اس کے اہل خانہ کے بارے میں پوچھا جائے گا) ابن حبان

ماہرینِ تعلیم!

اس وقت تک بیماری بے قابو نہیں ہو سکتی ہے اور نہ ہی دوا کم پڑ سکتی ہے جب تک آپ جیسے فاضل اساتذہ کرام اور وفا شعار معلمین اور تربیت کرنے والے ہوں گے، اس لیے ہمارے جوانوں کا خیال رکھتے ہوئے اللہ کا خوف ذہن میں رکھیں! ہمارے بچوں اور اولاد کی صحیح تربیت کریں اور ہمارے معاشرے کو کسی بھی درآمد شدہ نظریے اور مذموم اخلاق سے بچائیں۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ سب کو ایفائے عہد کرنے والوں میں شامل فرمائے

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ

التحریم–6

اے ایمان والو! اپنے آپ اور اپنے اہل خانہ کو جہنم سے بچالو، اس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے، اس پر سخت گیر اور مضبوط فرشتوں تعینات ہیں، وہ اللہ کے کسی حکم سے عدولی نہیں کرتے اور جس چیز کا بھی انہیں حکم دیا جاتا ہے وہ کر گزرتے ہیں۔

میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں، اور اللہ تعالی سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں تم بھی اسی سے بخشش مانگو، بیشک وہ رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

کامل اور بلیغ ترین تمام تعریفیں اللہ کیلیے ہیں، حمد کا مقصد رضائے الٰہی کا حصول ہے، اسی سے اللہ کی طرف سے مزید عنایات ملیں گی، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، اس گواہی کے ذریعے ہم اللہ تعالی سے معافی اور رحم کی امید کرتے ہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے چنیدہ، برگزیدہ، پسندیدہ، رازدان، بندے، رسول اور نبی ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپکی آل، وصحابہ کرام، اور آپکے نقش قدم پر چلنے والوں پر رحمتیں اور سلامتی اس وقت تک نازل فرمائے جب تک پو پھوٹتی رہے اور روشنی پھیلتی رہے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

مسلمانوں! تقوی الٰہی اختیار کرو، اور اسے اپنا نگہبان جانو، اسی کی اطاعت کرو، اور نافرمانی مت کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

التوبة–119
اے ایمان والو! تقوی الٰہی اختیار کرو، اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔

مسلمانوں!

سردی پوری آب وتاب کے ساتھ تمہارے پناہ گزین، بے گھر اور شام وغیرہ سے ملک بدر ہونے والے بھائیوں پر آن پہنچی ہے، ان کا اوڑھنا اور بچھونا برف ہے، برف کے نیچے ان کے بچے ٹھٹھر گئے، اور برف کے بستروں میں انکی روحیں داغِ مفارقت دے گئیں۔

انہیں خوف وہراس قتل کر رہا ہے، دشمن محاصرہ کئے ہوئے ہیں اور یخ بستہ ٹھنڈی ہوائیں ان کا گھیرا کئے ہوئے ہیں، ان ہواؤں نے رنگ فق اور جسم خشک کر دیے ہیں، بلکہ ٹھنڈ کی وجہ سے آب دہن اور آب چشم بھی منجمد ہو گئے ہیں۔

ان کے اہل وعیال اور بچے کھلے آسمان تلے پڑے ہیں، ان کے پاس پہننے کو کپڑا اور نہ رہنے کو مکان ہے، ایسے خیموں میں رہنے پر مجبور ہیں جن کو ہوا اڑا لے جائے، یخ بستہ اندھیریاں اکھاڑ پھینکیں، اور سیلابی پانی میں بہہ جائیں، انہی حالات میں بھوک پیاس کا بھی انہیں سامنا ہے، ٹھٹھرتی سردی بھی ہے، بیماریوں کا خطرہ بھی، اور انہیں خوف وہراس اور ظلم وزیادتی کی اس فضا میں زندگی اور موت کی کشمکش کا مقابلہ بھی!!۔

اے اہل ثروت ودولت!

دکھ درد میں مبتلا اور پریشان حال لوگوں کی مدد کو پہنچو، بیماروں اور زخمیوں کو طبّی امداد پہنچاؤ، بے گھر اور مظلوموں کے دکھ درد بانٹو، فقراء، محتاج اور مساکین کی مدد کرو۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جو شخص ایک کھجور کے برابر پاکیزہ روزی سے صدقہ کرے—اللہ تعالی صرف پاکیزہ ہی قبول فرماتا ہے- تو اللہ تعالی اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول فرما کر صدقہ کرنے والے کیلیے بڑھاتا اور پروان چڑھتا ہے، جیسے کہ تم اپنے گھوڑے کے بچے کو پالتے ہو اور وہ پہاڑ جیسا بن جاتا ہے) بخاری

خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبد العزیز آل سعود- اللہ تعالی ان کی تائید اور مدد فرمائے—نے شامی عوام کی مدد کیلیے قومی سطح پر ایک مہم کا آغاز کیا ہے، تاکہ مظلوموں کی مدد ہو اور ہمارے پیارے ملک شام کے زخم مندمل ہوں۔

اللہ تعالی انہیں ڈھیروں اجر و ثواب سے نوازے، انہیں صحت و عافیت عطا فرمائے۔

اور آپ سب جود و سخا کے دھنی ہو، آپ عطیات دیتے ہوئے فیاضی سے کام لیتے ہو اس لیے اس مہم میں بھی خوب حصہ لو، صدقات دو، مال و دولت ذخیرہ کر کے روکو مت ورنہ تم سے رزق روک لیا جائے گا، صدقہ کرتے ہوئے شمار نہ کرو مبادا تمہیں شمار کر کے اجر دیا جائے۔

وہ شخص مبارکبادی کا مستحق ہے جو دوسروں کی مصیبتیں دور کرنے کیلیے اپنا مال خرچ کرے اور ان کی ضرورتیں، حاجتیں اور پوری کرے

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

سبأ–39

تم جو بھی [اللہ کی راہ میں] خرچ کرو گے وہ تمہیں واپس لوٹا دے گا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

احمد الہادی، شفیع الوری، نبی ﷺ پر بار بار درود و سلام بھیجو، (جس نے ایک بار درود پڑھا اللہ تعالی اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا)۔

یا اللہ! ہمارے رسول اور نبی سیدنا محمد پر درود و سلام نازل فرما، ! تمام صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور قیامت تک ان کے نقش قدم پر چلنے والے لوگوں سے راضی ہو جا، اور ان کے کیساتھ ساتھ ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین!

یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطافرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطافرما، یااللہ ! دین کی حفاظت فرما، اور جارحین، ظالموں، قاتلوں اور مجرموں کو تباہ و برباد فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! ہمارے بھائیوں کی شام اور فلسطین میں مدد فرما، پوری دنیا میں جہاں بھی موحدین پر ظلم و ستم ڈھائے جارہے ہیں یااللہ ! ان کی مدد فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمارے ملک کے امن وامان، استحکام اور شان وشوکت کو دائمی بنا۔

یااللہ ! ہمارے حکمران خادم حرمین شریفین کو تیرے پسندیدہ اور تیری رضا کا باعث بننے والے کام کرنے کی توفیق عطافرما، اور نیکی و تقوی کے کاموں کیلیے ان کی رہنمائی فرما، یااللہ ! تمام مسلم حکمرانوں کو تیری شریعت اور تیرے نبی محمد ﷺ کی سنت کے نفاذ کی توفیق عطافرما۔

یااللہ ! ہماری سرحدوں کو محفوظ فرما، یااللہ ! ہماری سرحدوں کو محفوظ فرما، ہماری فوج کی حفاظت فرما، یااللہ ! اپنی جانوں کو پیش کرنے والوں کو شہدا میں قبول فرما، اور زخمیوں کو جلد از جلد شفایاب فرما، یا سمیع الدعاء !

یااللہ ! ہمیں تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطافرما، ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان دوریاں فرمادے، ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جو تجھ سے ڈرتے ہیں اور تیرا تقوی اپناتے ہیں، یارب العالمین !

یااللہ ! مریضوں کو شفایاب فرما، مصیبت زدہ لوگوں کی مشکل کشائی فرما، قیدیوں کو رہائی نصیب فرما، فوت شدگان پر رحم فرما، اور ہم پر زیادتی کرنے والوں خلاف ہمیں کامیابیاں عطافرما، یارب العالمین ! یااللہ ! ہماری دعاؤں کو قبول فرما، یااللہ ! ہماری دعاؤں کو اپنی بارگاہ میں بلند فرما، یا سمیع ! یا قریب ! یا مجیب ! ہماری آخری دعوت بھی یہی ہے کہ تمام تعریفیں رب العالمین کیلیے ہیں۔

(5) غفلت کے خطرات، اسباب اور تدابیر

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبد الرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہی ہر چیز پر قادر ہے، اس کے نام مقدس اور صفات جلیل القدر ہیں، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی حکمت والا اور باخبر ہے، اسی نے قرآن، نصیحت، حکمت اور عملِ صالح کے ذریعے دلوں کو زندگی بخشی، حق سے رو گرداں شخص کو اسی کے حال پر چھوڑ دیا تو وہ خسارے، غفلت اور دھوکے میں ڈوب گیا، میں اپنے رب کی تمام نعمتوں پر تعریف کرتا ہوں اور بے پناہ فضل پر شکر گزاری کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی سمیع و بصیر ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی جناب محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ بشیر و نذیر اور سراج منیر ہیں، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول جناب محمد ﷺ پر ان کی آل اور تمام مومنوں کے لئے عملی نمونہ بننے والے صحابہ کرام پر درود و سلام اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی کے لئے رضائے الٰہی کا موجب بننے والے اعمال کرو اور ایسے تمام اعمال سے بچو جن سے اللہ تعالی نے روکا ہے اور جو اللہ کے غضب کا موجب بنتے ہیں؛ کیونکہ تقوی دنیا میں سعادت اور آخرت میں حصولِ جنت کا باعث ہے، تقوی اپنانے والا مبارکبادی اور اس سے رو گردانی کرنے والا تباہی کا حقدار ہے۔

اللہ کے بندو!

دلوں کے لئے بہتری کا باعث بننے والی چیزوں سے دلوں کی اصلاح کرواور دلوں کو گدلا کرنے والی چیزوں سے اسے بچاؤ؛ کیونکہ دل دیگر تمام اعضا کا سلطان ہے، جیسے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (خبردار! جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ صحیح ہو تو مکمل جسم صحیح ہے اور جب وہی خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے، خبردار! وہ لوتھڑا دل ہے) بخاری و مسلم نے اسے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

کیا آپ کو دلوں کی سب سے بڑی بیماری کا علم ہے؟ یہ بیماری جسے لگ جائے تو وہ خیر کے تمام مواقع سے محروم ہو جاتا ہے، یا بہت سے خیر کے مواقع سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے! دلوں کی سب سے بڑی بیماری غفلت ہے، دلوں پر اچھی طرح چھائی ہوئی غفلت وہ ہے جن کی وجہ سے کفار اور منافقین بد بختی میں مبتلا ہیں، یہی غفلت ان کیلیے جہنم میں دائمی جلنے سڑنے کا باعث بنے گی، فرمانِ باری تعالی ہے:

مَنْ كَفَرَ بِاللهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (106) ذَلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ (107) أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ

النحل–108/106

جو شخص ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے ماسوائے اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو، مگر جو کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور انہی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت سے زیادہ محبوب بنایا، یقیناً اللہ تعالی کافر لوگوں کو راہ راست نہیں دکھاتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں، کانوں اور جن کی آنکھوں پر مہر لگادی گئی ہے اور یہی لوگ غافل ہیں۔

غفلت مسلمان سے بھی ہوسکتی ہے کہ خیر کے کچھ کاموں سے غافل ہو جائے یا اپنے فائدے کے اسباب نہ اپنائے اور نقصانات سے بچاؤ کیلیے اقدامات نہ کرے، تو ایسا کرنے پر غفلت کے برابر وہ ثواب سے محروم رہتا ہے، اور اتنی ہی مقدار میں اسے تنگیوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ

الاحقاف–19

ہر ایک کے لیے درجات ہوں گے ان کے اعمال کے مطابق اور وہ انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے گا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اور اسی طرح فرمایا:

وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى (39) وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَى (40) ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَى

النجم—41/31
اور انسان کو صرف وہی ملے گا جس کی اس نے کوشش کی۔اور اس کی کوشش عنقریب ملاحظہ کرلی جائے گی۔ پھر اسے مکمل بدلہ دیا جائے گا۔

اور نبی ﷺ نے اللہ تعالی کا یہ فرمان ذکر کیا کہ :(میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ اور اپنے اعمال کے مطابق اسے تقسیم کرلو)

آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ :(ایک قوم [ہر کام میں] تاخیر کا شکار ہو گی یہاں تک کہ اللہ تعالی بھی انہیں مؤخر فرمادے گا، چاہے وہ جنت میں بھی داخل ہو جائیں)۔

اللہ تعالی نے اسباب نجات اپنانے میں غفلت کی سزا بیان کرتے ہوئے فرمایا:

أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّى هَذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

آل عمران—165
تمہیں ایک ایسی تکلیف پہنچی کہ تم اس جیسی دوگنا پہنچا چکے، تو یہ کہنے لگے یہ کہاں سے آگئی ؟آپ کہہ دیجئے کہ یہ خود تمہاری طرف سے ہے بیشک اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے۔

اسی طرح فرمایا:

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ

الشوریٰ—30
اور تمہیں جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے، اور اللہ بہت سے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔

اس آیت میں مذکور معافی مسلمان کیلیے ہے کافر کیلیے نہیں؛ کیونکہ کافر کے گناہ توبہ یعنی اسلام لائے بغیر معاف نہیں ہو سکتے۔

غفلت اسے کہتے ہیں کہ :اچھا کام کرنے کا ارادہ کیا جائے اور نہ ہی اچھے کاموں سے لگاؤ ہو، مزید بر آں دل میں علم نافع اور عمل صالح بھی نہ ہو، یہ انتہا درجے کی غفلت ہے جو کہ تباہی کا سبب ہے، ایسی غفلت کفار اور منافقین میں پائی جاتی ہے، جس سے بچاؤ اور خلاصی صرف توبہ کی صورت میں ہے، جب انسان پر ایسی غفلت غالب آجائے تو وہ صرف گمان اور ہوس کے پیچھے ہی چلتا ہے، شیطان ان چیزوں کو مزین کرکے دکھاتا اور من مانیاں اس کے دل میں ڈال دیتا ہے، یہ ہے وہ غفلت جس کی وجہ سے اللہ تعالی نے منافقوں اور کفار کو دنیا و آخرت میں سزا دی، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ

الاعراف–179

بہت سے ایسے جن اور انسان ہیں جنہیں ہم نے جہنم کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔ ان کے دل تو ہیں مگر ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں لیکن ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں۔ ایسے لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے اور یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَى أَجَلٍ هُمْ بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ (135) فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ

الاعراف–136/135

جب ہم ان سے عذاب کو ایک وقت تک دور کر دیتے جسے وہ پہنچنے والے تھے تو اچانک وہ عہد توڑ دیتے تھے [135] پھر ہم نے ان سے انتقام لیا اور انہیں دریا میں غرق کر دیا اس وجہ سے کہ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور وہ ان سے غافل تھے۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ

یونس-92

اور بہت سے لوگ ہماری آیتوں سے یقیناً غافل ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں فرمایا:

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ

البقرۃ–171

وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں وہ تو عقل نہیں رکھتے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ

مریم–39

اور انہیں حسرت کے دن سے ڈرائیں جب فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ یہاں غفلت میں ہیں ایمان نہیں لا رہے۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جس وقت جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو چتکبرے دنبے کی شکل میں لایا جائے گا اور آواز لگانے والا کہے گا: اہل جنت! تو جنتی گردنیں لمبی کر کے دیکھیں گے، تو وہ کہے گا: "اسے جانتے ہو؟" تو جنتی کہیں گے: "ہاں یہ موت ہے" اور سب جنتی اسے دیکھ لیں گے۔ پھر وہ صدا لگائے گا: اہل جہنم! تو جہنمی گردنیں لمبی کر کے دیکھیں گے، تو وہ کہے گا: "اسے جانتے ہو؟" تو جہنمی کہیں گے: "ہاں یہ موت ہے" اور سب جہنمی اسے دیکھ لیں گے۔ پھر اسے جنت اور جہنم کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا، اور کہا جائے گا: اہل جنت تمہارے لیے دائمی زندگی ہے اس میں موت نہیں ہے، اور اہل جہنم تمہارے لیے بھی دائمی زندگی ہے اس میں موت نہیں ہے، پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی) بخاری، مسلم، جبکہ بعض روایات میں ہے کہ: (اگر اللہ تعالی نے اہل جنت کیلیے دائمی زندگی نہ لکھی ہوتی تو وہ [یہ سن کر] خوشی سے مر جائیں اور اگر اہل جہنم کیلیے اللہ تعالی نے دائمی زندگی نہ لکھی ہوتی تو وہ [یہ سن کر] غم اور حسرت کی بنا پر مر جائیں) اللہ تعالی کے فرمان:

وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ

یعنی: وہ دنیا کے اندر غفلت میں ڈوبے رہے؛ کیونکہ آخرت میں تو غفلت کا تصور ہی نہیں ہے۔

کفار اور منافقین کی غفلت مکمل طور پر انسان کو اپنے قابو میں کرنے والی غفلت ہے جس کی وجہ سے انسان دائمی جہنم کا ایندھن بنے گا، اور وہ یہ ہے کہ اچھا کام کرنے کا ارادہ ہی نہ کیا جائے اور نہ ہی اچھے کاموں سے دل میں محبت ہو، مزید بر آں دل میں خواہش پرستی کے ساتھ علم نافع اور عمل صالح بھی نہ ہو، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا

الکھف–28

اور آپ اس کی اطاعت نہ کریں جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ ہوس پرستی میں مبتلا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔

مفسرین اس آیت کے مفہوم کو واضح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: "آپ ایسے شخص کے پیچھے مت لگیں جس کے دل کو ہم نے قرآن اور اسلام سے غافل کر دیا ہے اور اس کا معاملہ اب تباہی اور بربادی ہے"۔

جبکہ مسلمان کی غفلت یہ ہوتی ہے کہ وہ چند ایسے نیک کاموں سے غافل ہو جاتا ہے جن کا ترک کرنا اسلام کے منافی نہیں ہوتا، یا ایسے گناہوں میں وہ ملوث ہو جاتا ہے جو کفریہ نہیں ہوتے، اسی طرح مسلمان گناہوں کی سزاؤں سے غافل ہو جاتا ہے۔

مسلمان کے غافل ہونے کا نقصان اور خمیازہ بہت سنگین ہوتا ہے، اس کے خطرناک نتائج تباہی کا باعث بن سکتے ہیں، غفلت کی وجہ سے مسلمان کیلیے نیکی کے دروازے بند ہو سکتے ہیں۔

غفلت کے نقصانات بہت زیادہ ہوتے ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

الحشر–19

اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ تعالی نے انہیں ان کا اپنا من ہی بھلا دیا، یہی لوگ فاسق ہیں۔

اسی طرح فرمایا:

نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

التوبۃ–67

وہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ انہیں بھول گیا، بیشک منافقین فاسق ہیں۔

ایک اور جگہ فرمایا:

وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ

الاعراف–205

اور اپنے پروردگار کو صبح وشام دل ہی دل میں عاجزی، خوف کے ساتھ اور دھیمی آواز سے یاد کیا کیجئے اور ان لوگوں سے نہ ہو جایئے جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

کامل عقیدہ توحید کی معرفت سے غافل انسان کامل عقیدے سے محروم رہتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ

یوسف–106

اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان لانے کے باوجود وہ شرک کرنے والے ہوتے ہیں۔

نماز کے ارکان اور واجبات کے سیکھنے میں غفلت برتنے سے انسان کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے، جیسے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ: "نبی ﷺ نے ایک شخص کو جلد بازی میں نماز پڑھ کر جاتے ہوئے دیکھا تو واپسی پر اس نے نبی ﷺ کو سلام کیا، اس پر آپ ﷺ نے اسے فرمایا: (جاؤ واپس جاکر دوبارہ نماز پڑھو؛ کیونکہ تم نے نماز پڑھی ہی نہیں) یہ معاملہ تین بار ہوا، تو پھر آخر کار نبی ﷺ نے اسے نماز کے ارکان میں اطمینان سکھایا" بخاری، مسلم

جب انسان نماز باجماعت کے ثواب سے غافل ہو تو اس کی ادائیگی میں سستی کا شکار ہو جاتا ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے: (منافقین کیلیے سب سے گراں نماز عشا اور فجر کی نماز ہے، اگر انہیں ان نمازوں کے اجر وثواب کا علم ہو جائے تو وہ انہیں [باجماعت] ادا کرنے کیلیے ضرور آئیں چاہے انہیں گھٹنوں کے بل آنا پڑے) بخاری، مسلم نے اسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

جب زکاۃ ادا کرنے کا ثواب او جھل ہو اور غفلت کی وجہ سے زکاۃ روکنے والے کی سزا ذہن میں نہ رہے تو یہ زکاۃ کی ادائیگی میں سستی کا باعث بن جاتی ہے، ایک حدیث میں ہے کہ: (کوئی بھی اپنے خزانے کی زکاۃ ادا نہ کرے تو وہ خزانہ اس کیلیے گنجے اژدھے کی شکل اختیار کر جائے گا پھر وہ اس کے جبڑوں کو کاٹ کر کہے گا: میں تیرا خزانہ ہوں، میں تیرا مال ہوں) بخاری اور مسلم نے اسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، مطلب یہ ہے کہ وہ بہت بڑا اژدھا بن کر اس کی باچھوں کو پکڑے گا اور اس میں اپنا زہر چھوڑ دے گا۔

والدین کی نافرمانی کی سزا سے غافل اولاد؛ والدین کی نافرمان بن جاتی ہے، اور ان کے بارے میں نبی ﷺ کا یہ فرمان سچ ہو جاتا ہے کہ: (تین قسم کے لوگ جنت میں نہیں جائیں گے: والدین کا نافرمان، دیوث اور مردوں کی مشابہت کرنے والی خواتین) اسے نسائی اور حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اس کی سند صحیح ہے۔ دیوث اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے اہل خانہ کو زنا سے نہ روکے، مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی خواتین۔

قطع رحمی کی سزا سے غفلت پر قطع رحمی کرنے والے کیلیے وعید ہے، چنانچہ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (جنت میں قطع رحمی کرنے والا داخل نہیں ہو گا) بخاری

ظالم کو ملنے والی سزاؤں سے غفلت کی وجہ سے روئے زمین پر ظلم و زیادتی بڑھ جاتی ہے، ناحق قتل ہوتے ہیں، دوسروں کی دولت لوٹی جاتی ہے اور عزتیں تار تار ہوتی ہیں، تعمیری سوچ تخریب کاری میں بدل جاتی ہے، زرخیز زمین بنجر ہو جاتی ہے، فصلیں اور نسلیں تباہ ہو کر رہ جاتی ہیں، چہار سو ہو کا عالم ہوتا ہے، نیز ظالم پر بھی ظلم کے بدلے میں سزائیں نازل ہوتی ہیں، جیسے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: (بیشک اللہ تعالی ظالم کو مہلت دیتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب اسے پکڑتا ہے تو بالکل موقع نہیں دیتا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

وَ كَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ

ھود–102

اور جب بھی آپ کا پروردگار کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو اس کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے بلاشبہ اس کی گرفت دکھ دینے والی اور سخت ہوتی ہے۔ بخاری اور مسلم نے اسے ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

غفلت حقیقت میں تمام برائیوں کی کنجی ہے، غفلت کی وجہ سے مسلمان بہت سے اجر و ثواب سے محروم رہ جاتا ہے، مسلمان کے اجر و ثواب میں کمی غفلت کی وجہ سے ہی آتی ہے، لہذا غفلت سے نجات میں سعادت ہے، بندگی کے اعلی درجوں تک جانے کیلیے غفلت سے دوری لازمی امر ہے، یہی وجہ ہے کہ غفلت سے بچاؤ کی صورت میں دنیاوی سزاؤں سے تحفظ ملتا ہے اور مرنے کے بعد دائمی نعمتیں بھی حاصل ہوتی ہیں۔

غفلت سے بچاؤ اسی وقت ممکن ہے جب غفلت کے اسباب سے ہم دور رہیں اور انسان کو دھوکے میں ڈالنے والی دنیا کی جانب مائل نہ ہوں۔

غفلت سے بچاؤ کیلیے معاون چیز یہ بھی ہے کہ نماز باجماعت کا اہتمام خشوع اور حاضر قلبی کے ساتھ کیا جائے؛ کیونکہ نماز میں دلوں کی زندگی ہے اس لیے کہ نماز اپنے اندر عظیم معنی خیزی رکھتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي

طٰه–14

اور میری یاد کیلیے نماز قائم کر۔

ہر حال میں اللہ کا ذکر بھی غفلت سے نجات دہندہ ہے؛ کیونکہ ذکر دل کو زندہ رکھتا ہے اور شیطان کو دور بھگاتا ہے، روح کا تزکیہ کرتا ہے، بدن میں نیکی کرنے کیلیے قوت پیدا کرتا ہے، بلکہ خواب غفلت سے بھی بیدار کر دیتا ہے، اسی طرح دائمی طور پر ذکر میں مشغول رہنے سے انسان گناہوں سے

محفوظ ہو جاتا ہے، ابو موسی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: (اپنے پروردگار کا ذکر کرنے اور نہ کرنے والے کی مثال ایسے ہی ہے جیسے زندہ اور مردہ کی مثال ہوتی ہے) بخاری، مسلم

قرآن کریم کی تلاوت بھی غفلت سے بچاتی ہے؛ تلاوتِ قرآن کریم کا معاملہ بہت تعجب خیز ہے، تلاوتِ قرآن میں دلوں کیلیے شفا ہے، تلاوت ہمہ قسم کی نیکی اور بھلائی کرنے پر ابھارتی ہے، ہمہ قسم کے گناہوں سے روکتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ

الاسراء–82

اور ہم قرآن نازل کرتے ہیں جو کہ مومنوں کیلیے شفا اور رحمت ہے۔

علمائے کرام اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے سے بھی انسان کو غفلت سے تحفظ ملتا ہے؛ کیونکہ وہ اللہ کی یاد دلاتے ہیں اور شرعی علم سے بہرہ ور کرتے ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

الکھف–28

اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ ہی مطمئن رکھیں جو صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں، آپ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں کہ دنیوی زندگی کی زینت چاہنے لگیں۔

لہو ولعب، فسق وفجور اور برے دوستوں کی محفل سے دوری بھی غفلت سے بچاؤ کا سبب ہے فرمانِ باری تعالی ہے:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ

النساء–140

اللہ تعالی اپنی کتاب میں یہ حکم پہلے نازل کر چکا ہے کہ جب تم سنو کہ آیات الٰہی کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے تو وہاں ان کے ساتھ مت بیٹھو تا آنکہ یہ لوگ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں، ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو جاؤ گے۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ: (برے دوست کی مثال بھٹی پھونکنے والے کی طرح ہے)۔

فانی دنیا سے آشنائی بھی غفلت سے نجات کیلیے معاون ثابت ہوتی ہے، اگر اس کی رنگ رنگینیوں سے دھوکا نہ کھائیں اور آخرت کو مت بھولیں تو انسان غفلت سے بچ جاتا ہے، دنیا کی محبت بہت سے لوگوں کو آخرت اور راہِ ہدایت پر چلنے سے روکتی ہے۔

گناہوں سے دوری بھی غفلت سے بچاؤ کیلیے مفید ہے؛ کیونکہ انسان کوئی بھی گناہ کرے تو وہ حقیقت میں غفلت کی بنا پر ہی کرتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ (201) وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ

الاعراف–202/201

بلاشبہ جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں انہیں جب کوئی شیطانی وسوسہ چھو بھی جاتا ہے تو چونک پڑتے ہیں اور فوراً صحیح صورت حال دیکھنے لگتے ہیں۔ اور ان (شیطانوں) کے بھائی انہیں گمراہی میں کھینچے چلے جاتے ہیں اور اس میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کیلیے قرآن کریم کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت و ٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے گناہوں کی بخشش مانگو۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کیلیے ہیں وہی رحمن و رحیم ہے، میں اپنے رب کی ظاہری و باطنی تمام نعمتوں پر اسی کیلیے حمد و شکر بجالاتا ہوں، اور تمام مثبت صفات کے ذریعے اس کی ثناخوانی کرتا ہوں جیسے کہ اس نے خود اپنی صفات حمیدہ بیان کی ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبودِ بر حق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی غالب اور حکمت والا ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سر براہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں آپ صراطِ مستقیم کی رہنمائی کرنے والے ہیں، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد، انکی آل، تابعین عظام، اور متقی اور انتہائی بااخلاق صحابہ کرام پر رحمت، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

کماحقّہ تقوی اختیار کرو، اور اسلام کے مضبوط کڑے کو اچھی طرح تھام لو۔

اللہ کے بندوں!

مسلمان کو غفلت اور غفلت کے مضر اثرات سے محفوظ کرنے کا سب سے عظیم سبب موت اور اس کے بعد ہونے والے امور کی یاد دہانی ہے؛ کیونکہ موت بلیغ ترین نصیحت ہے، موت دیکھی سنی چیز ہے، اسے یقینی طور پر چکھنا ہے، موت اچانک آتی ہے، اور یقینی طور پر آکر رہتی ہے، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لذتوں کو پاش پاش کر دینے والی یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو) ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے۔

لہذا جو شخص موت کو جتنا یاد رکھے گا اس کا دل اتنا ہی بہتر ہو گا، اس کے اعمال پاکیزہ ہوں گے، وہ غفلت سے سلامت رہے گا۔

موت کے وقت مومن کو خوشی ہوتی ہے جبکہ فاجر آدمی ندامت کا شکار ہو جاتا ہے وہ واپس جانے کی تمنا کرتا ہے، لیکن اس کی یہ تمنا کون پوری کرے! فرمانِ باری تعالی ہے:

حَتَّى إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ (99) لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ

المؤمنون–100/99
یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے۔ کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کر لوں۔ ہر گز ایسا نہیں ہو گا یہ تو صرف ایک قول ہے جس کا یہ قائل ہے ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔

انسان کی اصل عمر تو وہی ہے جو اطاعت کے کاموں میں گزر جائے، لہذا گناہوں میں گزرے لمحات تو زندگی کا خسارہ ہیں!!

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56
یقیناً اللہ اور اسکے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام پڑھو۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: (جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا)

اس لیے سید الاولین والآخرین اور امام المرسلین پر درود و سلام پڑھو۔

اللهم صلِّ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما صلَّيتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، اللهم بارِك على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما باركتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، وسلم تسليما كثيراً۔

یااللہ ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یااللہ ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یااللہ ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک انکے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یااللہ ! انکے ساتھ ساتھ اپنی رحمت و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یاارحم الراحمین !

یااللہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ ! کفر اور کافروں کو ذلیل و رسوا فرما، یااللہ ! دین سے متصادم بدعات کو ذلیل و رسوا فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! دینِ محمدی سے متصادم بدعات کو ذلیل و رسوا فرما، اور بدعتی لوگوں کو بھی ذلیل و رسوا فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہم پر عنایتیں فرما، یااللہ ! ہمیں ثابت قدم فرما، یااللہ ! ہمیں تیرے نبی محمد ﷺ کی سنت پر ایسے کاربند فرما جیسے تجھے پسند ہو، یااللہ ! ہمیں تیرے نبی محمد ﷺ کی سنت پر ایسے کاربند فرما جیسے تجھے پسند ہو، یارب العالمین ! اور ہمیں اسی پر موت عطا فرما، جب ہم یہاں سے جائیں تو تو ں ہم سے راضی ہو، یااکرم الاکرمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے جنت اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول و فعل کا سوال کرتے ہیں، یااللہ ! ہم جہنم اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول و فعل سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

یااللہ ! تو ہمارے اگلے پچھلے، خفیہ اعلانیہ، اور جنہیں تو ہم سے بہتر جانتا ہے سب گناہ معاف فرما دے، تو ہی ترقی و تنزلی دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

یااللہ ! تمام معاملات کا انجام ہمارے لیے بہتر فرما، اور ہمیں دنیاوی رسوائی اور اخروی عذاب سے پناہ عطا فرما۔

یااللہ ! ہم تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں، یااللہ ! ہم تجھ سے اپنے دین، دنیا اور اہل خانہ سمیت سب امور کے بارے میں معافی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں، یارب العالمین !

یااللہ ! تمام مسلمان مرد و خواتین اور مومن مرد و خواتین کے معاملات سنوار دے، یارب العالمین !

یااللہ ! مسلمانوں کے دلوں میں الفت ڈال دے، یااللہ ! مسلمانوں کے دلوں میں الفت ڈال دے، یااللہ ! بھوکے مسلمانوں کیلیے کھانے پینے کا بندوبست فرما، انہیں پہننے کیلیے کپڑے مہیا فرما، دہشت زدہ مسلمانوں کو امن نصیب فرما۔

یااللہ ! یاذوالجلال والاکرام ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ مسلمانوں پر ظلم کرنے والوں سے انتقام لے، یااللہ ! مسلمانوں پر ان کے دین کی وجہ سے ظلم کرنے والوں سے انتقام لے، یااللہ ! ان سے مسلمانوں کا بدلہ لے اور جلد از جلد اپنی پکڑ ان پر نازل فرما، یااللہ ! جو بھی مسلمانوں کی جان، مال، عزت آبرو اور سر زمین پر مسلط ہو گیا ہے اور انہیں گھر بدر کر رہا ہے، یااللہ ! اس پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ ! یارب العالمین ! یااللہ ! مسلمانوں پر رحم فرما، یااللہ ! جناب محمد ﷺ کی امت پر رحم فرما۔

یااللہ ! اسلام دشمن قوتوں کی اسلام اور مسلمانوں کی خلاف کی ہوئی منصوبہ بندیاں غارت فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! ان کی مکاریاں تباہ فرما، ان کی عیاریاں برباد فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! یاذوالجلال والاکرام ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے دین پر ثابت قدم فرما، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! تمام مسلمان فوت شدگان کی مغفرت فرما، یاغفور ! یارحیم ! یااللہ ! مسلمانوں کی قبروں کو منور فرما، یااللہ ! جو زندہ ہیں ان کے معاملات آسان فرما، یااللہ ! بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ ! بیماروں کو شفایاب فرما، یارب العالمین ! یااللہ بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ ! مصیبت زدہ لوگوں کو عافیت نصیب فرما، یااکرم الاکرمین ! یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان، شیطانی چیلوں اور چالوں سے محفوظ فرما، یارب العالمین ! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہم سب کا انجام بہتر فرما، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! خادم حرمین شریفین کو تیری مرضی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ! انہیں تیری مرضی کے مطابق توفیق عطا فرما، یااللہ ! ان کی تمام تر کاوشیں تیری رضا کیلیے مختص فرما، اور ان کی ہر اچھے کام پر مدد فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! ان کی اچھے کاموں پر مدد فرما، یااللہ ! ان کی آرا درست فرما، اور انہیں تمام نیک اور صالح اعمال کرنے کی توفیق عطا فرما، یاارحم الراحمین ! یارب العالمین !

یااللہ ! ان کے دونوں نائبوں کو تیری مرضی اور تیری رہنمائی کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرما، اور ان کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ توں انہیں صحت وعافیت سے نواز، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔

اللہ کے بندوں !

إِنَّ اللّٰہَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (90) وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللّٰہِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰہَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللّٰہَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ

النحل–91/90

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور تمہیں فحاشی، برائی، اور سرکشی سے روکتا ہے، اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو [90] اور اللہ تعالی سے کئے وعدوں کو پورا کرو، اور اللہ تعالی کو ضامن بنا کر اپنی قسموں کو مت توڑو، اللہ تعالی کو تمہارے اعمال کا بخوبی علم ہے۔

(6) حالات سنوارنے کے لیے حکام اور عوام کی ذمہ داریاں

فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

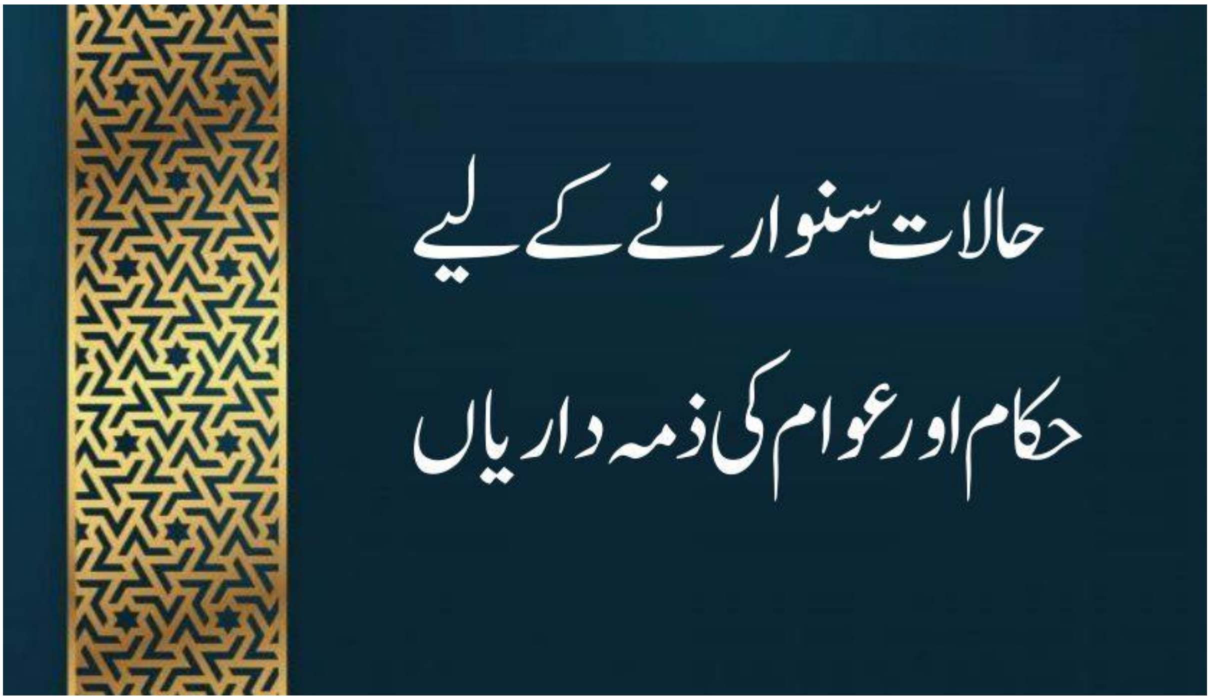

پہلا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، وہ قوت والا اور مضبوط ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبودِ برحق نہیں، اور اس کا کوئی شریک نہیں، وہ بہت بڑا انتقام لینے والا ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، یا اللہ! ان پر، ان کی آل، اور تمام صحابہ کرام پر رحمتیں، سلامتی، اور برکتیں نازل فرما۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

مسلمانو! میں تمہیں اور اپنے آپ کو تقوی الہی اپنانے کی نصیحت کرتا ہوں، یہی اللہ تعالی کی گزشتہ اور پیوستہ سب لوگوں کے لئے تاکیدی نصیحت ہے۔

مسلمانوں کو جن مشکلات کا سامنا ہے، جو تکلیفیں انہیں پہنچ رہی ہیں، عذاب کی جتنی بھی صورتیں ان کے آنگن میں رونما ہیں، یہ تمام امور ان سے محاسبہ نفس کرنے کا تقاضا کرتے ہیں، حالات انہیں مقام استفسار پر لا کھڑا کر رہے ہیں کہ پروردگار کے ساتھ ان کا تعلق کیسا ہے؟ وہ اپنے دین پر اور نبی ﷺ کی سیرت پر کس قدر عمل پیرا ہیں؟

کوئی بھی انسان ان حالات کا خاتمہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، اس لیے ان حالات کا تقاضا ہے کہ مسلمان اپنی سمت اور منہج کو سمجھیں، خوابِ غفلت سے بیدار ہوں اور شریعتِ الہی و سنتِ نبوی پر عمل پیرا ہونے میں کی جانے والی کوتاہی کا خاتمہ کریں۔

مسلمانوں پر اجتماعی، انفرادی، علاقائی اور عالمی مصیبتیں آن پڑی ہیں، جن سے ایسے اسباب کی تلاش مزید دوچند ہو گئی ہے جو انہیں مشکلات سے نکالیں اور نقصانات سے بچائیں، ان تمام اسباب کی جڑ اور بنیاد جو کہ بہت سے لوگوں کے ذہنوں سے اوجھل ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کی کامل بندگی کریں، ہم اللہ تعالی کی شریعت پر عمل پیرا ہوں اور دکھ سکھ، خلوت و جلوت ہر حالت میں اللہ تعالی کو اپنا نگران و نگہبان سمجھیں، پروردگار کا فرمان ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

الطلاق–2

اور جو اللہ سے ڈرے اللہ تعالی اس کیلیے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں: "یعنی: اللہ تعالی اسے دنیا و آخرت کی تمام مشکلات سے نجات دیتا ہے"۔

چنانچہ جس وقت بھی مسلمان اس بنیادی نکتے پر انفرادی اور اجتماعی عمل کریں گے تو ان کیلیے تمام تنگیوں سے نکلنے کا راستہ بن جائے گا، جس وقت بھی مسلم معاشرے اپنی زندگی کے تمام گوشوں میں اسی طرح عمل پیرا نہیں ہو جاتے جیسے کہ ہمارے نبی اور اس امت کے سلف صالحین عمل پیرا تھے، وہ جب بھی اسے عملی جامہ پہنا دے گیں تو ان کے حالات سدھر جائیں گے، زندگی خوشحال ہو جائے گی، ان کے امور سنور جائیں گے، اور امن و امان قائم ہو گا، بلکہ ان کا دشمن بھی شکست خوردہ ہو جائے گا۔

جب بھی مسلمانوں کا کوئی حکمران یا ذمہ دار شخص تقوی الہی اپنائے تو اس کی عزت، رفعت اور سلطنت میں اضافہ ہوتا ہے اور زندگی میں اس کی شان بلند ہوتی ہے اور اس کا انجام بھی بہت اچھا ہوتا ہے:

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

یونس–62
خبردار! بیشک اللہ کے اولیاء پر نہ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگیں ہوں گے۔

انہیں جتنی بھی تکلیفیں آن پہنچیں اللہ تعالی کی خصوصی معیت اور حمایت ان کے ساتھ ہوتی ہے جو ان کی حفاظت فرماتی ہے اور ان کا خیال رکھتی ہے۔

جب یہ قطعی اصول معلوم ہو گیا تو مسلمانوں کو آج اپنے دین، جان، مال، عزت آبرو، معیشت اور روزی روٹی کیلیے مختلف قسم کی مشکلات کا سامنا ہے، ان کی وجہ سے زندگی اچھی نہیں گزر رہی، انہیں خوشحالی میسر نہیں ہے، ان کے راستے پر امن نہیں ہیں، حالات میں استحکام مفقود ہے، تو مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ خوابِ غفلت سے بیدار ہوں، عقل کے ناخن لیں، ان کٹھن حالات سے سبق سیکھ کر اپنے پروردگار سے رجوع کریں، اور یہ یقین رکھیں کہ حالات جتنے بھی سنگین ہو جائیں تب بھی اللہ کے دین اور شریعت سے روگردانی، اسی طرح گناہوں اور ممنوعہ کام کرنے پر ملنے والی اخروی سزاؤں سے یہ حالات کہیں کم تر ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَى وَهُمْ لَا يُنْصَرُونَ

فصلت–16
اور آخرت کا عذاب زیادہ رسوا کن ہے اور ان کی مدد نہیں کی جائے گی۔

اسی طرح فرمایا:

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

السجدۃ–21
ہم انھیں بڑے عذاب سے پہلے ہلکے عذاب کا مزا بھی ضرور چکھائیں گے تاکہ وہ باز آجائیں۔

مسلم اقوام!

اللہ تعالی نے فضل و کرم اور سخاوت و رحمت فرماتے ہوئے ہمارے ذہنوں سے او جھل ہمیں ایک حقیقت سے بہرہ ور فرمایا حالانکہ دنیاوی نقطہ نظر کو سامنے رکھ کر سیاسی تجزیے بہت کیے جاتے ہیں لیکن یہ حقیقت بے اعتنائی کا شکار ہی رہتی ہے، اس کے بارے میں ہمارا پروردگار فرماتا ہے:

وَبَلَوْنَاهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

الاعراف–168

اور ہم انہیں اچھے اور برے حالات سے آزماتے رہے تاکہ وہ [اللہ کی طرف] پلٹ آئیں۔

اسی طرح فرمایا:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

الروم–41

بحر و بر میں فساد پھیل گیا ہے جس کی وجہ لوگوں کے اپنے کمائے ہوئے اعمال ہیں۔ تاکہ اللہ تعالی لوگوں کو ان کے کچھ اعمال کا مزا چکھادے؛ امید ہے کہ وہ ایسے کاموں سے باز آجائیں۔

مسلمانوں کو انواع و اقسام کی مصیبتوں اور آزمائشوں کا سامنا ہے، اس صورت میں ان کیلیے ایک ہی راستہ ہے کہ مسلمان اپنے رب سے رجوع کریں، اسی کے سامنے گڑ گڑائیں، تمام گناہوں اور ہلاک کرنے والے اعمال سے سچی اور پکی توبہ مانگیں، ہر قسم کے گناہوں اور برائیوں سے پہلو تہی کا اللہ تعالی سے معاہدہ کر کے اسی کی جانب متوجہ ہوں، انفرادی اور اجتماعی ہر اعتبار سے بدی اور مہلک گناہوں کے راستے چھوڑ دیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى أُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ

الانعام–42

آپ سے پہلے ہم بہت سی قوموں کی طرف رسول بھیج چکے ہیں۔ پھر ہم نے انہیں سختی اور تکلیف میں مبتلا کر دیا تاکہ وہ عاجزی سے دعا کریں۔

اسلامی بھائیوں!

ان مصیبتوں کو اللہ کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا، اللہ کی طرف ہی دوڑو، امت مسلمہ ! گناہوں کی وجہ سے جو خرابیاں پیدا ہوئیں ہیں انہیں نیکی سے درست کرو، تمہاری زندگی میں معصیت اور مہلک گناہوں کا اندھیرا ہے اسے تقوی کے نور اور آسمان وزمین کے پروردگار کی بندگی سے بدل دو اور افضل المخلوقات ﷺ کی سنت پر کاربند ہو جاؤ، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

النور–31
اور سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرواے مومنو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اسی طرح فرمانِ باری تعالی ہے:

فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ

التوبۃ–74
اگر وہ توبہ کریں تو ان کیلیے بہتر ہوگا۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَى حِينٍ

یونس–98
کیا یونس کی قوم کے سوا کوئی ایسی مثال ہے کہ کوئی قوم (عذاب دیکھ کر) ایمان لائے تو اس کا ایمان اسے فائدہ دے؟ جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ان سے رسوائی کا عذاب دور کر دیا اور ایک مدت تک انہیں سامان زیست سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیا۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''جس وقت یونس علیہ السلام کی قوم نے عذاب کے اسباب دیکھے جن سے یونس علیہ السلام ڈراتے تھے تو سب کے سب اللہ تعالی سے پناہ اور مدد مانگنے کیلیے نکل کھڑے ہوئے، وہ سب کے سب اپنے بال بچوں، ڈھور ڈنگروں کے ساتھ باہر نکل آئے اور اللہ تعالی سے عذاب ٹالنے کی التجا کرنے لگے تو اللہ تعالی نے ان پر رحم فرمایا اور ان سے عذاب ٹال دیا'' انہوں نے اپنی زبان سے مانگا اور زبانِ حال سے اپنی بات کی تصدیق بھی پیش کی۔

اور اے امتِ سید الانبیاء وافضل المرسلین! تم سب سے بہترین امت ہو، اللہ تعالی نے تم سے یقینی وعدے فرمائے ہیں، اللہ تعالی کا فضل کبھی مؤخر نہیں ہو گا بشرطیکہ تم مصیبت کے وقت اپنے رب کی جانب رجوع کرو، مشکل کے وقت تم اسی سے تعلق بناؤ، تم پر آنے والی مصیبت باقی نہیں رہے گی، اور آئندہ تم پر عذاب نازل نہیں ہوں گے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ

الانفال–33

اور اللہ تعالی انہیں استغفار کرنے کی حالت میں عذاب دینے والا نہیں۔

نبوی درسگاہ کے تربیت یافتہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ''تم اپنی کثرتِ تعداد کی وجہ سے غالب نہیں آتے، بلکہ تمہاری فتح آسمان سے آتی ہے''۔

حدودِ الہی کی پاسداری کرو، تمہیں اللہ تعالی کی جانب سے رحمت ملے گی جس سے تمہاری زندگی سنور جائے گی، بد حالی ختم ہو جائے گی اور تمہارا دشمن پیٹھ پھیر کر بھاگے گا، فرمانِ باری تعالی ہے:

لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

النمل–46

تم اللہ تعالی سے استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

مسلم حکمرانوں!

امت مسلمہ کے علاقوں میں جو کچھ ہو رہا ہے کسی سے مخفی نہیں ہے، پوری امت کو خطرات اور خوف وہراس نے اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے یہ اللہ کی رحمت کے بغیر ختم ہونے والے نہیں ہیں، یہ حالات تمہیں اللہ تعالی کے سامنے ایک فریضہ اور واجب ادا کرنے کیلیے کھڑا کرتے ہیں کہ تم اپنا محاسبہ کرو، تم امت کے حالات کو شریعت کے ترازو میں تولو، تم سنجیدگی، اخلاص اور سچے دل کے ساتھ بہتری کے لیے کوششیں کرو اور صرف وہی اقدامات کرو جن سے اللہ تعالی راضی ہو، یہ امت امانت ہے، یہ امت تمہاری گردنوں پر امانت ہے اللہ تعالی کے سامنے اس دن تم سے پوچھا جائے گا جب مال اور اولاد کچھ بھی فائدہ نہیں دیں گے، جب الجبار عزوجل فرمائے گا: آج بادشاہی کس کے لیے ہے؟ اور پھر خود ہی فرمائے گا: صرف زبردست اور تنہا اللہ کے لیے!

سیاست صرف شریعت الٰہی کے مطابق کرو، ان کی رہنمائی رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق کرو، اپنے معاشروں میں شریعتِ الٰہی کا نفاذ کرو، شریعت کا نفاذ ساری مخلوق پر واجب ہے، تمہارے معاشروں میں جو کچھ بھی رضائے الٰہی کے منافی امور ہیں ان کا مقابلہ کرو اور ایسے بن جاؤ جیسے کہ اللہ تعالی نے تمہیں حکم دیا ہے:

الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ

الحج-41

اگر ہم انہیں زمین کا اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، بھلے کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں اور سب کاموں کا انجام تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

خلیفہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''بیشک اللہ تعالی حکمران کے ذریعے ان چیزوں کا بھی سد باب فرما دیتا ہے جن کا سد باب قرآن سے نہیں ہوتا''۔

تمہارے ذریعے ہی اللہ تعالی امت کے حالات درست فرمائے گا بشرطیکہ تم امت کو مرادِ الٰہی کے مطابق ڈھال دو، لہذا اپنے اپنے ممالک کے امور اسلام کے مطابق سدھارو، اس طرح امت شر سے محفوظ ہو جائے گی اور تمام خدشات اور خطرات سے نجات پا جائے گی، امت کو حقارت، رسوائی اور عار سے خلاصی ملے گی، ساری امت کے دستور کی بنیاد رسول اللہ ﷺ کا بتلایا ہوا اصول ہو: (تم اللہ کے حقوق کی حفاظت کرو، اللہ تمہاری حفاظت کرے گا اور تم اللہ کو اپنے سامنے پاؤ گے)۔

اس لیے مسلم حکمرانو! مسلم معاشروں کے متعلق اللہ تعالی سے ڈرو، دین اسلام کے بارے میں اللہ تعالی ڈرو اور یہ جان لو کہ تم پر سب سے بڑی ذمہ داری یہ عائد ہوتی ہے کہ لوگوں کی دینی اور دنیاوی ضرورتوں کو تحفظ دو، نیکی کا حکم دو برائی سے روکو، کھلے عام گناہ کرنے والوں اور ہلڑ بازی کرنے والوں کو پکڑو، تمام مسلم معاشروں میں ہر صاحب منصب کی یہ ذمہ داری ہے، اللہ تعالی کے سامنے کھڑا ہونے سے پہلے ذرا رسول اللہ ﷺ کا فرمان کان کھول کر سنو: (کسی بھی بندے کو اللہ تعالی رعایا پر حکمران بنائے اور اسے جب موت آئے تو وہ اپنی رعایا کو دھوکا دینے والا ہو تو اللہ تعالی اس پر جنت حرام کر دیتا ہے) متفق علیہ

سب سے بڑا ظلم لوگوں کو ان کے دین سے پھیرنا اور پھر اس کے بعد ان کے ذریعہ معاش کو تباہ کرنا سب سے بڑا ظلم ہے۔

اسلام کو تحفظ دو، مسلم حکمرانو! تمام دشمنوں کے سامنے ایک صف میں کھڑے ہو جاؤ، دشمن تمہارے بارے میں کسی قرابت اور معاہدے کا پاس نہیں رکھتے، خطرات موڑنے کیلیے سب متحد ہو جاؤ، شریر لوگوں کے شر کی روک تھام کیلیے اٹھ کھڑے ہوں، کینہ رکھنے والے دشمنوں کی چالوں اور لالچی حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے کیلیے تیاری کرو، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ

الانفال–60

اور اپنی استطاعت کے مطابق ان کے مقابلے کیلیے قوت تیار رکھو۔

اور قوت میں توبہ اور شریعتِ الہی کے مطابق اپنے امور سنوارنا بھی شامل ہے۔

میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور اللہ تعالی سے اپنے اور تمام سامعین کے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں، آپ بھی اسی سے بخشش طلب کریں، بیشک وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں صرف ایک اللہ کیلیے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر رحمتیں، برکتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

لوگوں!

تقوی الہی اپناؤ، اللہ تعالی تمہارے لیے ہر قسم کی تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا اور ہر پریشانی سے تمہیں نکال دے گا اور تمہیں وہاں سے روزی عطا فرمائے گا جہاں سے تمہیں وہم وگمان بھی نہیں ہو گا۔

امت اسلامیہ!

تمام مسلمانوں کو حلب اور موصل میں رونما ہونے والے سفاکانہ قتل عام نے انتہائی رنجیدہ کر دیا ہے، اس ستم گری اور خون ریزی میں سفاکیت کی انتہا کر دی گئی ہے، لیکن اگر مصیبتیں بڑھتی جائیں تو ہمیں چاہیے کہ غالب اور عطا کرنے والے سے گڑ گڑا کر مانگیں، امید اور خوف دونوں کے ساتھ اسی کو پکاریں، اسی کی بندگی اخلاص کے ساتھ کریں۔

سلف صالحین میں سے کسی نے کہا ہے: "مجھے چار لوگوں کے بارے میں تعجب ہے کہ وہ چار آیتوں سے کیسے غافل ہو جاتے ہیں: جسے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اس آیت سے کس طرح غافل ہو جاتا ہے:

وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (83) فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِن ضُرٍّ

الانبیاء–84/83

اور ہم نے ایوب کو بھی نوازا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا: "مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے" [83] چنانچہ ہم نے ان کی دعا قبول کی اور جو بیماری انہیں لگی تھی اسے دور کر دیا۔

اور جس شخص کو دکھ اور غم ہو تو وہ کس طرح اللہ تعالی کے یونس علیہ السلام کے بارے میں فرمان سے غافل ہو جاتا ہے:

أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (87) فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ

الانبیاء–88/87

تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو پاک ہے میں ہی قصوروار تھا [87] تو ہم نے ان کی دعا کو قبول کیا اور انہیں اس غم سے نجات دی اور ہم اسی طرح ایمان رکھنے والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔

جس شخص کے بارے میں لوگ مکاریاں کر رہے ہوں تو وہ کیسے اللہ تعالی کے اس فرمان سے غافل ہو جاتا ہے:

وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ (44) فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا

غافر–45/44

اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بلاشبہ اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ [45] تو ان لوگوں نے جو چالیں اس کے خلاف چلی تھیں اللہ نے ان سے اسے بچا لیا۔

اور جو شخص دہشت زدہ ہو وہ کس طرح اللہ تعالی کے اس فرمان سے غافل ہو جاتا ہے:

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ [173] فَانقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ

آل عمران–174/173
جن کولوگوں نے کہا کہ :"لوگوں نے تمہارے مقابلے کیلیے ایک بڑالشکر جمع کر لیا ہے لهذاان سے ڈر جاؤ" توان کا ایمان اور بھی زیادہ ہو گیااور کہنے لگے :"ہمیں تواللہ ہی کافی ہے اور وہ بہت اچھاکار ساز ہے"۔ تو وہ لوگ اللہ کا فضل اور اس کی نعمت حاصل کر کے واپس آئے، انہیں کوئی تکلیف بھی نہ پہنچ"۔

ہوناتو یہ چاہیے کہ اللہ تعالی کی تاکیدی نصیحت ہر وقت تمہاری زندگی میں شامل حال ہو:

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ

النحل–128
یقین مانو کہ اللہ تعالی پر ہیز گاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔

بلاؤں کوٹالنے اور مشکل کشائی کے اسباب میں یہ بھی شامل ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ نیکیاں کریں، اسی میں صدقہ اور محتاج لوگوں کی مدد بھی شامل ہے، خصوصاً شورش زدہ علاقوں میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کی مدد کریں، جیسے کہ حلب، موصل، یمن، برما، فلسطین اور دیگر علاقوں کے مکینوں کی مدد کریں۔

مسلمان تاجرو! تمہاری بہت بڑی ذمہ داری بنتی ہے، اس ذمہ داری کوادا کرنے پر تمہارا دینی اور دنیاوی ہر طرح کا فائدہ ہو گا، تم اپنے لیے توشۂ آخرت بناؤ، اپنے بھائیوں کی مدد کرو، تمام غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو اللہ تعالی کی جانب سے تمہارے اموال محفوظ ہوں گے تمہاری تجارت میں برکت ہو گی اسی طرح تمہاری اور تمہارے ممالک کی ہر قسم کے نقصانات سے حفاظت کی جائے گی:

إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

الاعراف–56
بیشک اللہ کی رحمت نیک کاروں کے قریب ہے۔

یااللہ! ہمارے نبی اور حبیب محمد-ﷺ-پر رحمتیں، برکتیں، اور سلامتی نازل فرما۔

یااللہ! خلفائے راشدین، آلِ نبی اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یااللہ! قیامت تک اچھے طریقے سے ان کے نقش قدم پر چلنے والوں سے بھی راضی ہو جا۔

یااللہ ! حلب، موصل، یمن اور پوری دنیا میں تمام مسلم علاقوں کے اندر ہمارے بھائیوں کی مشکل کشائی فرما، یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! ان کی پریشانیاں ختم فرمادے، یااللہ ! ان کو پہنچنے والی مصیبتیں دور فرمادے، یااللہ ! ان سے بلائیں ٹال دے، یااللہ ! ان سے بلائیں ٹال دے، یا اللہ ! ان کے سخت حالات ختم فرمادے، یااللہ ! ان کے یہ سخت دن ختم فرمادے، یااللہ ! جتنے بھی فتنے مسلمانوں کو درپیش ہیں یااللہ ! سب کو بھسم فرما دے، یااللہ ! جتنے بھی فتنے مسلمانوں کو درپیش ہیں یااللہ ! سب کو بھسم فرمادے۔

یااللہ ! ظالموں پر اپنی پکڑ سخت فرما، یااللہ ! جارحیت کرنے والوں پر اپنی پکڑ سخت فرما، یااللہ ! جارحیت کرنے والوں پر اپنی پکڑ سخت فرما، یااللہ ! ان کی جارحیت کو انہی پر قحط سالی بنادے، یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! جو بھی مسلمانوں کے بارے میں چالیں چلے، یااللہ ! تو اس کے خلاف تدبیریں فرما، یااللہ ! ان پر اپنا لاؤ لشکر مسلط فرمادے، یااللہ ! ان پر اپنا لاؤ لشکر مسلط فرمادے، یااللہ ! ان کی مکاری انہی کی تباہی کا باعث بنادے، یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! تمام مسلم ممالک کو ہر قسم کے نقصان اور شر سے محفوظ فرما، یااللہ ! مملکتِ حرمین کی حفاظت فرما، یااللہ ! اس ملک کی اپنی طرف سے خصوصی حفاظت فرما، یااللہ ! اسے اپنی خصوصی حفاظت اور عنایتوں سے نواز۔

یااللہ ! خادم حرمین کو تیرے پسندیدہ اور رضا کا باعث بننے والے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ! انہیں رہنما اور ہدایت یافتہ بنا، یااللہ ! ان کے ذریعے مسلمانوں میں اتحاد پیدا فرما، یااللہ ! ان کے ذریعے مسلمانوں میں اتحاد پیدا فرما، یااللہ ! انہیں مسلمانوں کے مفاد میں اتحاد کا ذریعہ بنا، یاحیی ! یا قیوم !

یااللہ ! مومن مرد و خواتین کی بخشش فرما، مسلمان مرد و خواتین کی بخشش فرما، زندہ اور فوت شدہ سب کی بخشش فرما۔

یااللہ ! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! ہم ہر قسم کی گمراہ کن دعوت سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یااللہ ! ہم ہر قسم کی گمراہ کن دعوت سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یااللہ ! ہر ایسی سیاست سے بھی تیری پناہ چاہتے ہیں جو تفریق کا باعث بنے، یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! یاحیی ! یا قیوم ! یااللہ ! مسلمانوں کے حالات سنوار دے، یااللہ ! مسلمانوں پر اتنی رحمت فرما کہ تیرے سوا کسی کے وہ محتاج نہ رہیں، یااللہ ! مسلمانوں پر اتنی رحمت فرما کہ تیرے سوا کسی کے وہ محتاج نہ رہیں، یاحیی ! یا قیوم !

یااللہ ! یا غنی ! یاحمید ! یااللہ ! یا غنی ! یاحمید ! یا غنی ! یا کریم ! یا غنی ! یا کریم ! یا غنی ! یاحمید ! یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمارے ملک میں اور مسلم ممالک میں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمارے ملک میں اور مسلم ممالک میں بارش عطا فرما۔

یااللہ ! ہمیں بارش کا پانی مہیا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش کا پانی مہیا فرما، یااللہ ! ہمیں برکتوں والی بارش کا پانی مہیا فرما، یاذوالجلال والا کرام !

یااللہ ! ہم پر اپنی برکت نازل فرما، یااللہ ! ہم پر اپنی برکت نازل فرما، یااللہ ! ہم پر اپنی برکت نازل فرما، یاحیی ! یا قیوم ! یاذوالجلال والا کرام ! اللہ کے بندو ! اللہ کا ڈھیروں ذکر کرو، اور صبح و شام بھی اسی کی تسبیح بیان کرو۔

(7) فلاح و بہبود کے ایمانی ذرائع

فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اس کی اطاعت کرنے والا خوش و خرم رہتا ہے وہ کبھی شکستہ دل نہیں ہوتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبودِ برحق نہیں، اور اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے ہاتھ میں آسمان وزمین کی کنجیاں ہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے بندے، اس کے رسول اور چنیدہ نبی ہیں، یا اللہ! ان پر، ان کی آل، اور برگزیدہ و متقی صحابہ کرام پر رحمتیں، سلامتی، اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

مسلمانو! میں تمہیں اور اپنے آپ کو تقوی الٰہی اپنانے کی نصیحت کرتا ہوں، کیونکہ جو متقی بن جائے وہ کامیاب و کامران اور پاکیزہ ہو جاتا ہے۔

مسلمانوں!

امت آج گھٹاٹوپ فتنوں، مختلف مصیبتوں، خطرناک چیلنجز اور مکاری سے بھرپور منصوبہ بندیوں کے بھنور میں ہے، اہل اسلام چاہے حکمران ہوں یا عوام ان حالات میں کسی مسیحا کے منتظر ہیں جو ان کے حالات درست کر دے، ان کی زندگی کو پر سعادت بنا دے، ان کیلیے خوشیاں اور خوشحالیاں لے آئے، تنگی اور مصیبتیں ٹال دے، اس امت کی کامیابی اور کامرانی، تمام خدشات اور صعوبتوں سے بچاؤ صرف اسی وقت ممکن ہے جب مکمل طور پر صرف ایک الہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیں، اپنی تمام سرگرمیاں، اور زندگی کے ہر شعبے میں اسی کی بات مانیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ

المؤمنون–1

یقیناً مومن فلاح پا گئے۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے: (لوگو! لاالہ الااللہ کہہ دو، کامیاب ہو جاؤ گے) اسے ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے۔

مسلم اقوام!

امت اس وقت تک خوشحال نہیں ہو سکتی امت کے حالات اس وقت تک بہتر نہیں ہو سکتے جب تک اپنی زندگی کے تمام تر قوانین کو اور زندگی کے گوشوں کو اللہ تعالی کی شریعت کے تابع نہیں کر دیتی، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

الحج–77
اے ایمان والو! رکوع، سجدہ کرو، اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور نیکیاں بجالاؤ، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اور ہمارے نبی ﷺ کا فرمان ہے: (وہ شخص کامیاب ہو گیا جو اپنا سب کچھ اللہ کے سپرد کردے، اور وہ اسے گزر بسر کیلیے رزق عطا فرمائے نیز اللہ تعالی کی عطا کردہ عنایت پر قناعت کرلے) مسلم

مسلم معاشرے میں خوشحالی، استحکام، فراوانی اور امن وامان اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک مسلمان اپنا سب کچھ اللہ تعالی کے احکامات کے سپرد نہیں کرتے، اس کی شریعت نافذ اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے سامنے سرِ تسلیم خم نہیں کرتے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

النور–51
مومنین کو جب اللہ اور اس کے رسول کی جانب بلایا جاتا ہے تاکہ ان کے مابین فیصلہ کیا جائے تو وہ کہتے ہیں: ہم نے سن لیا اور ہم اس فیصلے کے فرمانبردار بھی ہو گئے، یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

امت اسلامیہ!

بدحالی کی کسی بھی صورت کو زائل کرنے کیلیے ہم جتنی مرضی جان لڑا لیں، جتنے مرضی طریقے استعمال کر لیں ان کا ازالہ اسی وقت ممکن ہو گا جب ہم اپنی موجودہ حالت سے سچی توبہ نہیں کرتے، ہم ربانی اور ہمارے نبی ﷺ کی سنت کی مخالفت میں ڈوبے ہوئے ہیں، مختلف قسم کی مصیبتوں اور دکھوں سے نبرد آزما امت کیلیے وقت آچکا ہے کہ وہ اپنے پروردگار کیلیے خشوع وخضوع اپنائے، رضائے الہی کے مطابق اپنی حالت درست کرنے کیلیے اللہ تعالی کی طرف رجوع کرے، فرمانِ باری تعالی ہے:

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ

الحدید–16
کیا ایمان والوں کیلیے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل ذکرِ الہی اور جو کچھ حق نازل کیا ہے اس کی وجہ سے پگھل جائیں۔

اسی طرح فرمانِ باری تعالی ہے:

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

النور–31
اے مومنو! تم سب اللہ تعالی سے توبہ مانگو، تاکہ تم فلاح پاجاؤ۔

وگرنہ جب تک ہم گناہوں کی ڈگر پر چلتے رہیں گے، پاپ اور حرام کاموں میں پھنستے چلے جائیں گے ہم کامیابی کے راستے سے دور ہوتے جائیں گے، بہتری سے ہمارا فاصلہ بڑھتا جائے گا:

يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

المائدۃ–90
اے ایمان والو! شراب، جوا، تھان، پانسے سب گندی چیزیں اور شیطانی عمل ہیں، ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

آپ خود یہ دیکھ لیں کہ پوری امت آج انحطاط، داخلی انتشار، اختلافات، تنازعات اور ایسے لڑائی جھگڑوں میں جی رہی ہے جن کی وجہ سے قتل و غارت اور ہتک عزت کا بازار گرم ہے، سب ایک دوسرے کو نیچ کرنے کیلیے سرگرداں ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالی کا یہ فرمان صادق ہے:

وَلَاتَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

الانفال–46
تنازعات میں مت پڑو ورنہ تمہاری ہوا تک اکھڑ جائے گی۔

ان کے بارے میں مصطفی ﷺ کا فرمان بھی صادق آرہا ہے: (ان کے حکمران اللہ کی کتاب کا نفاذ اور اللہ تعالی کی نازل کردہ شریعت کو اختیار نہیں کریں گے تو اللہ تعالی انہیں داخلی انتشار میں مبتلا کر دے گا) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور متعدد محدثین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

یہ دیکھ لیں امت آج سنگین قسم کی اقتصادی اور مالی زبوں حالی سے دوچار ہے، امت محمدیہ کیلیے مالی بحرانوں اور زبوں حالی سے نکلنے کا راستہ یہی ہے کہ اللہ تعالی کے پسندیدہ منہج پر چلیں، جس وقت بھی اس منہج سے ہٹیں گے نقصانات، تنگیاں اور آزمائشیں ہمیں گھیر لیں گی۔

يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

آل عمران–130
اے ایمان والو! سود بڑھا چڑھا کر مت کھاؤ، اور اللہ تعالی سے ڈرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

مذکورہ بالا حدیث کے بقیہ حصے میں ہے کہ :(ماپ تول میں کمی کریں گے تو انہیں قحط سالی، رزق کی تنگی اور حکمران کی جانب سے ظلم ان پر مسلط کر دیا جائے گا) مطلب یہ ہے کہ : جب بھی اپنے تجارتی اور اقتصادی لین دین میں اللہ تعالی کی نازل کردہ شریعت پر عمل نہیں کریں گے تو انہیں قحط سالی، زندگی میں مہنگائی اور آسمان سے باتیں کرتی قیمتوں کا سامنا کرنا پڑے گا، ان کی دولت ختم ہوتی جائے گی اور اللہ تعالی ان پر ایسا ظالم مسلط کر دے گا جس کا مقابلہ کرنے کی ان میں سکت نہیں ہو گی۔

مسلمانوں!

حصولِ کامیابی اس بات کے ساتھ منسلک ہے کہ پوری امت مضبوط قدموں اور ارادوں کے ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرے، معاملات سدھارنے کیلیے ایک دوسرے کو نصیحت کریں، سمت کا صحیح تعین کریں اس کیلیے اعلی منہج، بردبار اسلوب، بلند اہداف اور اعلی مقاصد مد نظر رکھیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

آل عمران–104

تم میں ایسی جماعت ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف لائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ "مِنْكُمْ" میں "مِنْ" بعض کے معنی میں ہے، تاہم صحیح بات یہ ہے یہاں "مِنْ" بیانیہ ہے، تو مطلب یہ ہو گا کہ معاشرے کا ہر فرد نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

جس وقت بھی مسلمان اس راستے سے ہٹیں گے تو خسارے اور تباہی میں لوٹ جائیں گے

إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ (2) إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

العصر–3/2

بیشک انسان خسارے میں ہے۔ ماسوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے، نیک عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کی۔

اسلامی بھائیوں!

مسلمانوں کی کامیابی نبی ﷺ کے لائے ہوئے خالص اسلام کے نفاذ میں پوشیدہ ہے، جو کہ دینِ اعتدال ہے، غلو، تشدد اور شدت پسندی سے مبرّا ہے، خالص دینِ اسلام افراط و تفریط سے دور اور اس کے احکامات قرآن وسنت سے ثابت ہیں، دین میں غلو یا تشدد کی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں پر بہت سنگین قسم کے فتنے امڈ پڑے، لاتعداد نقصانات ہوئے؛ کیونکہ غلو اللہ تعالی کی مرضی اور مصطفی ﷺ کے طریقے سے متصادم ہوتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا

البقرۃ–143
اسی طرح ہم نے تمہیں سب سے بہترین امت بنایا۔

مسلم اقوام!

دنیاوی کامیابی جس کا مفہوم یہ ہے کہ: معاشرہ پھلے پھولے، سب لوگ خوش حال ہوں، ہر چیز کی ریل پیل ہو، دائمی برکتیں ملیں یہ سب کچھ محض حسی اسباب اپنانے سے نہیں ہوگا، بلکہ حقیقی اسباب بھی اس کیلیے بروئے کار لانا ہوں گے، اس کیلیے عقیدے پر استقامت اور تمام امور میں شرعی منہج کا التزام ضروری ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا (2) وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

الطلاق–3/2
جو بھی تقوی الہی اختیار کرے تو اللہ اس کیلیے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے۔ اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

اسی طرح فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

الاعراف–96
اگر بستی والے ایمان لے آئیں اور متقی بن جائیں تو ہم ان پر آسمان و زمین کی برکتیں کھول دیں۔

امت اسلامیہ!

بہت سے مسلمانوں نے ایک دور جسے استعماری کہتے ہیں حقیقت میں وہ تباہی کا دور تھا اس کے خاتمے کے بعد اپنی زندگی میں دو صدیوں سے زیادہ عرصے تک درآمد شدہ نظریات اور افکار کو لاگو کرنے کا تجربہ کیا، ان کی وجہ سے اسلامی معاشروں میں فکری انحطاط، عسکری کمزوری، اقتصادی زبوں حالی، اخلاقی گراوٹ اور معاشرتی ٹوٹ پھوٹ ہی حصے میں آئی، ان درآمد شدہ افکار کی وجہ سے دنیا تو کسی کی نہیں بنی اور کچھ کے عقائد کو بھی خراب کر دیا، اس وقت سے لیکر اب تک کے عملی اقدامات کی روشنی میں زمینی حقائق یہ کہتے ہیں کہ اب امت کو کتاب وسنت کے نور کی جانب لوٹ جانا چاہیے، ان رہنما مآخذ کی روشنی کو اپنائیں۔

اور اب ان لوگوں کیلیے وقت آگیا ہے جنہیں غیروں کی تہذیب کے ٹیکے لگا کر مدہوش کر دیا گیا تھا، جس تہذیب نے ایسی اقدار متعارف کروائیں کہ زمینی حقائق نے ان اقدار کو ثابت کر دیا کہ یہ جھوٹ ہیں، ظاہری چمک دمک ہیں، جہاں پر شخصی اور ذاتی مفادات کو تحفظ دینا ہو وہی پر یہ عیاں ہوتی ہیں، جن کی حقیقت کاغذ پر خوبصورت نقش و نگار سے زیادہ کچھ نہیں، جب انہیں عملی طور پر نافذ کیا جائے تو مسلم خطوں کو تباہی سے دوچار کر دیں، ان کے وسائل کو تباہ کر دیں، مسلم ممالک کی معدنیات لوٹ لیں، اور اس میں کوئی تعجب والی بات نہیں ہونی چاہیے کیونکہ یہ ایسی تہذیب کی مبادیات ہیں جو کہ ربانی اصلاحات اور نبوی رہنمائی کی قیود سے آزاد ہیں، ان مبادیات کا مقصد اپنے علاوہ تمام دینی، اخلاقی، ادبی اور انسانی اقدار کا خاتمہ ہے حالانکہ فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ

المائدة–50
یقین کرنے والی قوم کیلیے اللہ تعالی سے اچھا حکم کون دے سکتا ہے۔

آج مسلم خطوں میں جو کچھ بھی تباہی اور خانہ جنگی جاری ہے وہ بیان کردہ حقائق کے لیے معتبر ترین دلیل ہے، اس لیے مسلمانو! اللہ تعالی سے ڈرو، اپنے دین کی طرف لوٹ آؤ تمہارے حالات خود بخود سدھر جائیں گے۔

اللہ تعالی مجھے، آپ سب اور تمام مسلمانوں کو برکتیں عطا فرمائے، میں اللہ تعالی سے اپنے اور تمام سامعین کے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں، آپ بھی اسی سے بخشش طلب کریں، بیشک وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ
میں اپنے پروردگار کی حمد اور شکر گزاری کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہی بلند و بالا ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر رحمتیں، برکتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد: مسلمانو!

امت اسلامیہ کے پاس سر بلندی اور نصرت کے ایسے اسباب ہیں جو کسی اور کے پاس نہیں ہیں، بہتری اور سعادت مندی کے ایسے ذرائع امت اسلامیہ کا امتیازی خاصہ ہے جو کسی اور کے پاس نہیں ہیں، امت مسلمہ کا شاندار اور تابناک ماضی اس بات کیلیے سب سے بڑی گواہی اور شاہد عدل ہے، لیکن یہ سب کچھ شرائط کے ساتھ مشروط ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ

محمد–7

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم بنادے گا۔

اللہ تعالی کی جانب سے اس امت کے تحفظ کی ذمہ داری شریعتِ الٰہی اور احکاماتِ الٰہیہ کی تعمیل سمیت حرام کردہ امور سے اجتناب کے ساتھ مشروط ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا

الحج–38

بیشک اللہ تعالی ایمان والوں کا دفاع فرماتا ہے۔

اس آیت کی ایک اور قراءت میں:

يَدْفَعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا

الحج–38

ھے، اور صحیح حدیث میں ھے کہ: (تم اللہ تعالی کو یاد رکھو وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا)۔

امت اور اس کے معاشروں کا امن، استحکام، امان، خوشحالی سب چیزیں پوری امت کی جانب سے ایمان اور اس کے تقاضے، اسلام اور اسلام کے حقوق پورے کرنے کے ساتھ مربوط ہے، یہ محض زبانی جمع خرچ نہ ہوں بلکہ قولی، عملی اور اعتقادی ہر اعتبار سے ان پر عمل پیرا ہوں:

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ

الانعام—82

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کی انہی لوگوں کیلیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔

امت مسلمہ کو دشمن پر اتنا ہی غلبہ حاصل ہو گا جس قدر امت کے پاس ایمان ہو گا، جس قدر ایمان کے تقاضے پورے کئے جائیں گے، جیسے کہ ابن قیم رحمہ اللہ نے یہ بات کہی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

آل عمران—139

کمزور مت پڑو اور غم مت کھاؤ، اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بلند ہو۔

اور اسی طرح فرمایا:

وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ

الصافات—173

بیشک ہمارا لشکر ہی لازماً غالب آنے والا ہے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ فرمانِ باری تعالی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ

التوبة—123

اے ایمان والو! تم ان کفار سے قتال کرو جو تمہارے قریب ہیں، ان کے لیے تمہارے اندر سختی ہونی چاہیے اور یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالی متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔

کے متعلق کہتے ہیں: ''جب کبھی کسی مسلمان بادشاہ کی بادشاہی قائم ہوئی اور اس نے احکاماتِ الٰہیہ کی تعمیل کی، اللہ تعالی پر بھروسا رکھا تو اللہ تعالی نے اس کے ہاتھوں بہت سے خطوں کو فتح کروایا، دشمنوں کے چنگل سے اسی قدر علاقے آزاد کروائے جس قدر اس میں اللہ تعالی کے ساتھ تعلق تھا'' انتہی

اللہ تعالی نے ہمیں نبی کریم ﷺ پر درود سلام پڑھنے کا عظیم حکم دیا ہے۔

یااللہ ! ہمارے نبی محمد -ﷺ- پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر رحمتیں، برکتیں، سلامتی اور نعمتیں نازل فرما۔

یااللہ ! خلفائے راشدین، آلِ نبی اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یااللہ ! اچھے طریقے سے ان کے نقش قدم پر قیامت تک کیلیے چلنے والوں سے بھی راضی ہو جا۔

یااللہ ! یاذوالجلال والاکرام ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ اسلام کے ذریعے مسلمانوں کے حالات درست فرمادے، یااللہ ! اسلام کے ذریعے ہمارے حالات اور ہماری زندگیاں خوشیوں اور مسرتوں سے بھر دے، یااللہ ! عقیدہ توحید کے ذریعے امت اسلامیہ کو خوش حال بنادے، یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! امت اسلامیہ کیلیے غلبہ، بلند مرتبہ اور سلطانی لکھ دے، یااللہ ! ساری امت کو تیری طرف مکمل طور پر رجوع کرنے والا بنادے، یااللہ ! ساری امت کو تیری طرف مکمل طور پر رجوع کرنے والا بنادے۔

یااللہ ! اسلام کے دشمنوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ ! وہ تجھ سے بالا تر نہیں ہیں ! یااللہ ! اسلام کے دشمنوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ ! وہ تجھ سے بالا تر نہیں ہیں ! یااللہ ! ان پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ ! ان پر اپنے ناقابل شکست لشکر نازل فرما، یااللہ ! ان پر اپنے ناقابل شکست لشکر نازل فرما، یاقوی ! یا عزیز ! یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! تمام مومن اور مسلمان مرد و خواتین کو بخش دے، فوت شدگان اور بقید حیات تمام کی مغفرت فرمادے۔

یااللہ ! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! ہم تیری نعمتوں کے زوال، عافیت کی تبدیلی، تیری اچانک پکڑ اور تیری ہر قسم کی ناراضی سے تیری ہی پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ ! ہم آزمائشوں کی سختی، بد بختی، برے تقدیری فیصلوں، اور دشمنوں کی پھبتی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ ! ہمارے حکمران کو تیرے پسندیدہ اور رضا کا باعث بننے والے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ! یاذوالجلال والاکرام ! انہیں وہی کام کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں، یااللہ ! ہمارے حکمران اور دیگر تمام مسلم حکمرانوں کو ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرما جس میں رعایا کی دینی اور دنیاوی خدمت ہو، یاحی ! یاقیوم !

یااللہ! یا غنی! یاحمید! یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمارے اور تمام مسلم خطوں میں بارشیں نازل فرما، یااللہ! ہمارے اور تمام مسلم خطوں میں بارشیں نازل فرما، یااللہ! ہمارے اور تمام مسلم خطوں میں بارشیں نازل فرما، یا غنی! یا حمید! یاذوالجلال والاکرام!

اللہ کے بندو! اللہ کا ڈھیروں ذکر کرو، اور صبح و شام بھی اسی کی تسبیح بیان کرو۔

(8) نوجوانوں کے لئے نصیحتیں اور در پیش مسائل کا حل

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

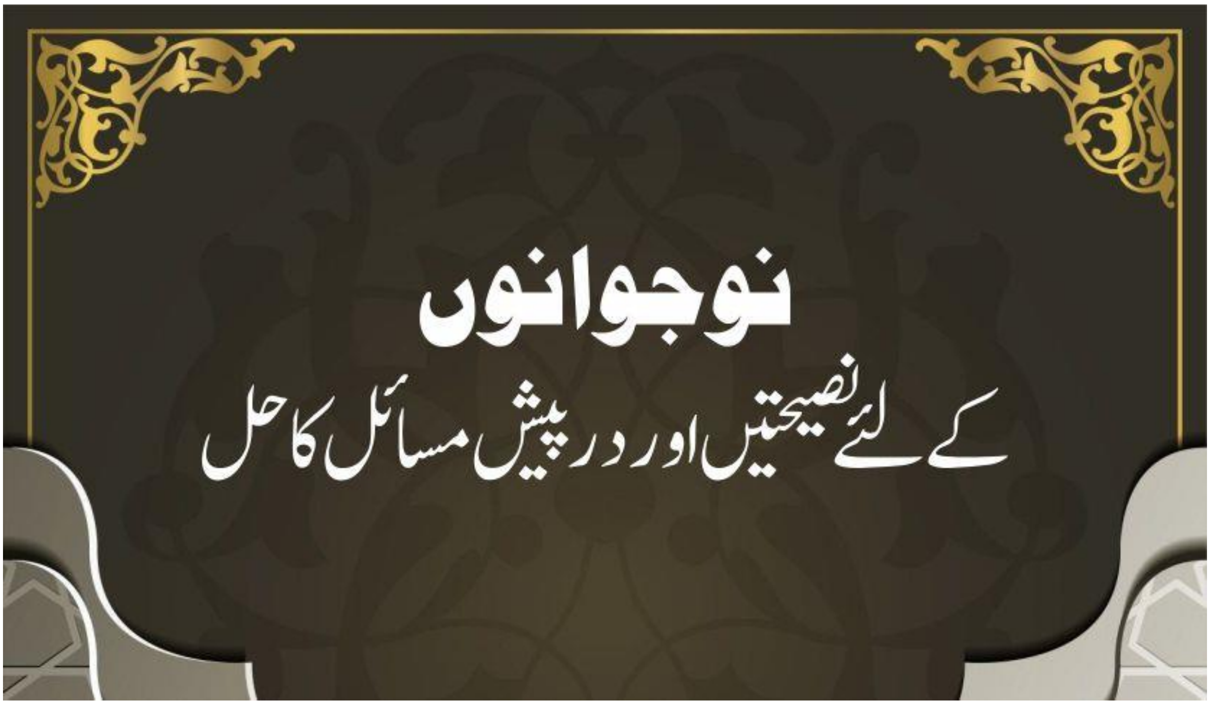

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، تمام تعریفیں میرے رب کے لئے ہیں جس کے علاوہ کوئی معبود بر حق نہیں، اسی پر میں توکل کرتا ہوں، اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اور نعمتِ صحت و شباب پر اسی کی حمد و شکر بجالاتا ہوں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ بر حق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کے حکم کو کوئی چیلنج نہیں کر سکتا، وہ بہت تیزی کے ساتھ حساب لینے والا ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے

بندے اور رسول ہیں، آپ نے فسق اور گالی گلوچ سے منع فرمایا، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور عقل و دانش رکھنے والے صحابہ کرام پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی کی نصیحت کرتا ہوں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! تقوی الہی اختیار کرو، جیسے اختیار کرنے کا حق ہے، اور تمہیں موت آئے تو صرف اسلام کی حالت میں۔

جوانی زمانۂ نشاط، عصرِ کارکردگی، اور عبادت سے لذت حاصل کرنے کا وقت ہے، تاریخ نے چند نوجوانوں کے زندہ جاوید رہنے والے واقعات محفوظ کیے ہیں، جنہوں نے معرفتِ الہی حاصل کی، اور اپنے دین پر ڈٹ گئے، تو قرآن کریم نے ان کا تذکرہ محفوظ کر لیا، چنانچہ اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ

الانبیاء–60

وہ کہنے لگے: "ہم نے ایک نوجوان کو ان بتوں کا ذکر کرتے سنا تھا جس کا نام ابراہیم ہے"۔

اور اسی طرح اصحاب الکہف کے بارے میں فرمایا:

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى [13] وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُونِهِ إِلَهًا لَقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا

الکھف–14/13

وہ چند نوجوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے اور ہم نے انھیں مزید رہنمائی بخشی۔ اور ہم نے ان کے دلوں کو اس وقت مضبوط کر دیا جب انہوں نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ: "ہمارا رب تو وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ ہم اس کے سوا کسی اور الٰہ کو نہیں پکاریں گے۔ اگر ہم ایسا کریں تو یہ ایک بعید از عقل بات ہو گی"۔

نوجوان ہی امت کا سرمایہ، اور مستقبل کے معمار ہیں، اسلام نے انہیں بہت اہمیت دی ہے، یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالی اپنا سایہ نصیب فرمائے گا، جس دن اس کے سایے کے علاوہ کسی کا سایہ نہیں ہوگا، نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق ان میں ایسا نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھے بھی شامل ہے۔

نوجوان معاشرے پر بھرپور اثرانداز ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں، یہی عزم و قوت اور نشاط و نوخیزی کا دوسرا نام ہیں، ان صفات کا تقاضا ہے کہ نوجوان اپنی زندگی کو دانا شخص کی طرح چلائیں، اور ہر نوجوان اپنے نفس پر ضبط اور نفسانی جولانیوں کو تھامے، نفس کو خیر و بھلائی کی طرف متوجہ رکھے، اور نفس کے لئے امنگوں بھرے اہداف مقرر کرے، جن کے ذریعے عظمتوں کے زینے چڑھتا جائے، انہی اہداف کو اپنی زندگی میں بھرپور کردار ادا کرنے دے، اور زمین والوں کو اپنا پیغام پہنچائے۔

اور اگر نوجوانوں کی زندگی سے ہدف مٹ جائے تو زندگی رائیگاں، اور دلچسپی کے امور ناتمام رہتے ہیں

وَمَاهَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

العنکبوت–64

یہ دنیا کی زندگی ایک کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں، اصل زندگی تو آخرت کا گھر ہے۔ کاش! وہ لوگ یہ بات جانتے ہوتے۔

جوانی میں وقت قیمتی ترین چیز ہے، اسی وقت میں ہر نوجوان اپنی امنگوں کے بیج بو کر اپنے اہداف حاصل کرتا ہے، جس کے لئے علم نافع، عملِ صالح، عبادت و اطاعت، اور مفید ثقافتی چیزوں کو بروئے کار لاتا ہے، بار آور منصوبوں، بہترین کارکردگی پر عمل پیرا ہو کر اپنی چال ڈھال، اور زندگی کو پروان چڑھاتا ہے، ایسا پیشہ اپناتا ہے جو اس کی مہارتوں کو چار چاند، اور روشن مستقبل کی بنیاد ڈالے۔

اور اگر کسی کی زندگی بلند اہداف سے عاری ہو، تو اس کے ذہن میں بیوقوفانہ باتیں آتی ہیں، اور فضول چیزوں میں مشغول ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے منحرف ہونے کے امکانات قوی ہو جاتے ہیں، کیونکہ فراغت گمراہ کن نظریات اور برے خیالات کے لئے بڑی زرخیز زمین ثابت ہوتی ہے۔

خطرناک بات یہ بھی ہے کہ سماجی رابطے کی ویب سائٹس کے صفحات میں وقت ضائع کر دیا جائے، جو کہ عقیدہ، سلوک، اخلاقیات، اور خاندانی تعلقات پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں، اور انسان کو دوسروں سے کاٹ کر رکھ دیتے ہیں، اس کے منفی اثرات کسی سے مخفی نہیں ہیں۔

نوجوانوں کو دشمنانِ اسلام کی طرف سے مکر وفریب کا سامنا ہے، اس کے لئے شہوت سے بھری حرام چیزوں کو پیش کیا جارہا ہے، ان کے جنسی جذبات سے کھیلتے ہوئے مسلم نوجوان کی شخصیت کو نابود، مستقبل ضائع، اور جوانی تباہ کی جارہی ہے، اسے ورطۂ حیرت، پریشان کرنے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کیے جارہے ہیں، اسی طرح بلند اہداف اور قوم وملت کے امور سے موڑنے کے لئے بھرپور تگ ودو کی جارہی ہے۔

اس صورت حال میں طریقۂ نجات یہ ہے کہ: نفسیاتی تربیت قرآن کے ذریعے ہو، دل کو ایمانی غذا دی جائے، نیک لوگوں کے ہم رکاب بنیں، اور نفسیاتی خواہشات کو شرعی طریقوں کے ذریعے پورا کریں، اس سے خوشحالی وسعادت ملے گی۔

شادی جوانوں کے لئے فطری ضرورت ہے، نفسیاتی راحت، اور اخلاقی تحفظ کی ضامن ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (جوانو! جو تم میں سے شادی کے خرچے کی طاقت رکھتا ہے، تو وہ شادی کرلے؛ کیونکہ شادی شرمگاہ کی حفاظت اور آنکھوں میں حیا پیدا کرنے کا ذریعہ ہے، اور جو شادی کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے، جو اس کی شہوت کمزور کردیں گے)۔

طاقت رکھنے کے باوجود شادی میں تاخیر کے اخلاقی، نفسیاتی، اور سماجی نقصانات ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کی دینی واخلاقی حالت تمہیں پسند ہو تو اسے بیاہ دو، اگر ایسا نہ کروگے تو زمین پر وسیع فتنہ وفساد بپا ہو جائے گا)۔

نوجوانوں کو اپنی زندگی میں عقل وجذبات کے درمیان توازن قائم رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ جوانی کی حالت میں جذبات اور جوش کی بھرمار ہوتی ہے، اگر انہیں نورِ قرآن حکیم کے تابع نہ کیا جائے تو نوجوان کے مستقبل پر بھی اثر انداز ہو سکتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ لاواعی جوش وجذبہ بسا اوقات انسان کو افراط وتفریط یا انحراف وغلو میں مبتلا کرسکتے ہیں۔

جوانوں کے پیار ومحبت پر مشتمل احساسات کے ساتھ تعامل کے لئے گھرانے کے اندر ہی انس ومحبت دیا جائے، انہیں خوب لاڈ اور پیار دیا جائے، ساتھ میں نفسیاتی تربیت کرتے ہوئے عفت، آنکھوں کی حفاظت، اور اللہ تعالی سے حیا کرنے کی ترغیب دلائی جائے۔

چنانچہ جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں استفسار کیا، تو آپ نے مجھے نظر پھیر لینے کے حکم دیا'' ترمذی

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (علی! ایک نظر پڑ جانے کے بعد دوسری مت ڈالو، کیونکہ تمہارے لئے پہلی نظر تو ہے، لیکن دوسری نہیں ہے) ابو داود

نوجوانوں کی مضبوط شخصی تعمیر کے لئے ٹھوس سبب یہ بھی ہے کہ اپنے گھر والوں کے ساتھ ان کا گہرا تعلق ہو؛ کیونکہ یہ گھرانہ اس کے لئے ایک قلعہ اور جائے پناہ کی حیثیت رکھتا ہے، یہی وہ تربیت گاہ ہے جہاں پر نفسیاتی استحکام، سکون اور اطمینان ملتا ہے، اسی جگہ سے خیر خواہی ورہنمائی، ایمانی غذا،

اور شخصی عزت ملتی ہے، اگر گھر والوں کے ساتھ تعلق کمزور ہو یا بالکل نہ ہو، یا بیٹوں کے ساتھ باپ کا رابطہ بالکل کمزور ہو تو اس سے بچے نامعلوم تربیت گاہوں کے اسیر بن جاتے ہیں، جوان کے دماغ کو چٹ کر دیتے ہیں اور انہیں تباہی والی وادیوں میں گرا دیتے ہیں۔

وعظ و نصیحت نوجوانوں کی زندگی کے لئے روح، اور دلی خوشحالی کی حیثیت رکھتی ہے، یہی وجہ ہے کہ شخصی تعمیر کے لئے وعظ کی اہمیت کے پیش نظر قرآن نے وعظ و نصیحت کے لئے خوب تاکید کی ہے، چنانچہ لقمان حکیم کی اپنے بیٹے کے لئے کی ہوئی نصیحتوں میں ہے کہ :

وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

لقمان–13

جب کہ لقمان نے وعظ کہتے ہوئے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا، بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔

اسی طرح فرمایا:

يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ [16] يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ

لقمان–17/16

پیارے بیٹے! اگر (تیرا عمل) رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو وہ خواہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں، اللہ اسے نکال لائے گا۔ اللہ یقینا باریک بین اور باخبر ہے۔ پیارے بیٹے! نماز قائم کرو، نیکی کا حکم کرو اور برے کام سے منع کرو اگر تجھے کوئی تکلیف پہنچے تو اس پر صبر کرو بلاشبہ یہ سب باتیں بڑی ہمت کے کام ہیں۔

بطورِ ملازمت نوجوانوں کی طرف سے زمین پر جدو جہد اور تگ و دو، انکی شخصیت کے لئے باعث عزت، اور خاندان کے لئے باعث تکریم ہے، بلکہ بہترین ذریعہ معاش ہے؛ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: "کونسا ذریعہ معاش اچھا ہے؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا: (انسان کی اپنے ہاتھ کی کمائی اور ہمہ قسم کے گناہوں سے پاک تجارت) بزار، حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

نیز نبی ﷺ نے لکڑیاں جمع کر کے بیچنے کو لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بہتر قرار دیا، چاہے لوگ اسے دیں یا نہ دیں۔

عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: "میں کڑیل جوان کو دیکھتا ہوں تو مجھے اچھا لگتا ہے، اور جب مجھے کہا جائے کہ اس کے پاس کوئی ہنر نہیں ہے! تو وہ میری نظروں سے گر جاتا ہے" اسی طرح آپ کہا کرتے تھے: "تلاش معاش کے لئے کوئی یہ کہتے ہوئے سستی مت کرے: "یا اللہ! مجھے رزق عطا فرما" کیونکہ تمہیں پتا ہے کہ آسمان سونا یا چاندی نہیں برساتا"۔

مثبت ذہن والا نوجوان بے روزگاری کو پس پشت ڈال کر کام کی نوعیت کیسی بھی ہو اس میں جُت جاتا ہے، اور کسی بھی پیشے، یا کام کو حقیر نہیں سمجھتا۔

پورے معاشرے پر روزگار کے مناسب ذرائع مہیا کرنے ذمہ داری عائد ہوتی ہے، تاکہ نوجوان نسل کو خود اپنے اور معاشرے کے لئے مفید فرد بنایا جا سکے۔

نوجوانوں کو سفر و حضر، اقامت و رحلت میں اپنے دین پر فخر کرنا چاہیے، اپنی پہچان قائم رکھے، اپنے عقیدے کو بلند سمجھے، اور اپنے عقیدے کے اظہار سے شرم نہ کھائے، اس لئے احساسِ کمتری، نقالی، اور غیروں کے پیچھے چلنے سے احتراز کرے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ

المنافقون–8

اور عزت صرف اللہ، اس کے رسول، اور مؤمنوں کے لئے ہے۔

نوجوان کی شخصیت میں ٹھہراؤ ایک اچھی خصلت ہے، جو کہ ہر نوجوان کے بس کی بات ہے، یہ صفت ایک ایسی طاقت ہے جو دانشمندی کی غمازی کرتی ہے، جبکہ کسی کے ساتھ تعامل کرتے ہوئے حدّت و جذبات سے کام لینا، اور سوچے سمجھے بغیر انتقامی کاروائی کرنا خطرناک شیطانی عادات ہیں، ان کے نتائج نوجوانوں پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں، ان کی توانائی کو ضائع کرتے ہیں، بلکہ بسا اوقات پورے معاشرے کے لئے وبال بھی بن سکتی ہیں۔

نوجوانوں کے لئے جوانی اور نشاط کے مرحلے میں اصولِ زندگی، تبدیل ہوتے حالات، اور گزرتے ایام سے سبق حاصل کرنا چاہیے؛ چنانچہ اپنی جوانی میں بڑھاپے کے لئے، اور صحت کے ایام میں بیماری کے دنوں کے لئے کچھ کر لینا چاہیے، انہیں اپنی حالیہ حالت سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کیونکہ جوانی کے بعد بڑھاپا، قوت کے بعد کمزوری، اور صحت کے بعد مرض کا خدشہ لاحق رہتا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ

الروم–54

اللہ ہی ہے جس نے ضعف کی حالت سے تمہاری پیدائش کی ابتداء کی پھر اس ضعف کے بعد تمہیں قوت بخشی، پھر اس قوت کے بعد تمہیں کمزور اور بوڑھا کر دیا، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

اللہ تعالی میرے لئے اور آپ سب کے لئے قرآن مجید کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس سے مستفید ہونیکی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں، وہ بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے، وہی بدلے کے دن کا مالک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ یکتا ہے، وہی گزشتہ و پیوستہ لوگوں کا معبود حقیقی ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ متقی لوگوں کے ولی ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، تمام صحابہ کرام پر رحمت نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی الہی کی وصیت کرتا ہوں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰہُ

البقرة–282

اور اللہ تعالی سے ڈور، تو اللہ تعالی تمہیں مزید تعلیم دے گا۔

مسلم نوجوان کا دل حب الہی اور حب رسول ﷺ سے سرشار ہوتا ہے، چنانچہ اگر کوئی گناہ کا کام کر بھی لے تو اس کا دل خوفِ الہی سے کانپنے لگتا ہے، اور اسے گناہ پر ندامت ہوتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جس وقت بندہ کوئی غلطی کرے، تو اس کے دل میں سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے، اور اگر وہ گناہ سے ہاتھ کھینچ کر توبہ استغفار کرے تو اس کا دل دوبارہ چمک اٹھتا ہے، بصورتِ دیگر دوبارہ اسی گناہ کا ارتکاب کرے تو اس کی سیاہی مزید بڑھ جاتی ہے، یہاں تک کہ پورا دل ہی سیاہ بن جاتا ہے، یہی وہ "ران" ہے جس کا ذکر اللہ تعالی کے فرمان میں ہے:

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

المطففین–14

ایسا ہرگز نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے دلوں پر ان کے گناہوں کا زنگ چڑھ گیا ہے۔

اور کچھ نوجوان اپنی غلطی کا ادراک، اور گناہوں میں ملوّث ہونے کے باوجود توبہ نہیں کرتے، بلکہ یہ کہتے ہیں کہ: "توبہ کر ہی لیں گے" یہ جملہ توبہ کے لئے سب سے بڑی رکاوٹ ہے، بلکہ یہ شیطانی عمل ہے۔

کچھ نوجوانوں کا گناہوں میں بڑھتے چلے جانا؛انتہائی خطرناک اور وسیع شر ہے، جبکہ عقل مند شخص اپنے آپ کو گناہوں کے چنگل سے بچا کر رکھتا ہے، اس لئے کہ گناہوں کی آگ؛ راکھ تلے آگ کی طرح ہوتی ہے، یہ الگ بات ہے کہ بسا اوقات اللہ تعالی کی طرف سے سزا جلدی نہیں ملتی، تو کبھی موت پہلے آ جاتی ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (یقیناً اللہ تعالی ظالم کو مہلت دیتا ہے، اور جس وقت اسے پکڑے تو پھر ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں چھوڑتا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ

ھود–102

اور جب بھی آپ کا پروردگار کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو اس کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے، بلاشبہ اس کی گرفت دکھ دینے والی اور سخت ہوتی ہے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: (جب تم یہ دیکھو کہ اللہ عزوجل بندے کو دنیا میں گناہوں کے باوجود اس کی من پسند چیزوں سے نوازتا ہے، تو یہ اللہ کی طرف سے ڈھیل ہے، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ

الانعام–44

پھر جب انہوں نے وہ نصیحت بھلا دی جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے ان پر (خوشحالی کے) تمام دروازے کھول دیئے، یہاں تک کہ جو کچھ ہم نے انہیں دیا تھا اس میں مگن ہو گئے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا تو وہ (ہر خیر سے) مایوس ہو گئے۔

اللہ کے بندوں!

رسولِ ہدیٰ پر درود و سلام پڑھو، اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اسی کا تمہیں حکم دیا ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود و سلام بھیجا کرو۔

یااللہ ! محمد پر آپ کی اولاد اور ازواج مطہرات پر رحمت وسلامتی بھیج، جیسے کہ تونے ابراہیم کی آل پر رحمتیں بھیجیں، اور محمد ﷺ پر آپ کی اولاد اور ازواج مطہرات پر برکتیں نازل فرما، جیسے تونے ابراہیم کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں، بیشک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے۔

یااللہ ! چاروں خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جا، انکے ساتھ ساتھ اہل بیت، اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، اور اپنے رحم و کرم، اور احسان کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، اور کافروں کے ساتھ کفر کو بھی ذلیل ورسوا فرما، یااللہ ! اپنے اور دین کے دشمنوں کو نیست ونابود کر دے، یااللہ ! اس ملک کو اور سارے اسلامی ممالک کو امن کا گہوارہ بنادے۔

یااللہ ! ہم تجھ سے جنت مانگتے ہیں، اور ہمیں ہر ایسے قول وفعل کی توفیق دے جو ہمیں جنت کے قریب کر دے، یااللہ ہم جہنم کی آگ سے تیری پناہ چاہتے ہیں، اور ہر ایسے قول وفعل سے بھی جو ہمیں جہنم کے قریب کرے۔

یااللہ ! ہم تجھ سے ابتدا سے لیکر انتہا تک ہر قسم کی خیر کا سوال کرتے ہیں، شروع سے لیکر آخر تک، اول سے آخر تک، اور جنت میں بلند درجات کے سوالی ہیں، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمارے دینی معاملات کی اصلاح فرما، اسی میں ہماری نجات ہے، یااللہ ! ہماری دنیا بھی درست فرمادے اسی میں ہمارا معاش ہے، اور ہماری آخرت بھی اچھی بنادے ہم نے وہیں لوٹ کر جانا ہے، اور ہمارے لئے زندگی کو ہر خیر کا ذریعہ بنا، اور موت کو ہر شر سے بچنے کا وسیلہ بنادے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے ابتدا سے انتہا تک، اول سے آخر تک، جلدی ملنے والی ہو تاخیر سے، ہمیں اسکا علم ہے یا نہیں ہے، ہر قسم کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں، اور ہم ہر قسم کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں، چاہے وہ شر جلدی ملنے والا ہے یا دیر سے، ہمیں اس شر کے بارے میں علم ہے یا نہیں ہے،

یااللہ ! ہم تجھ سے ہدایت، تقوی، عفت، اور تونگری کا سوال کرتے ہیں۔

یااللہ ! ہماری مدد فرما، ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ کر، یااللہ ! ہمیں غلبہ عطا فرما، ہم پر کسی کو غلبہ نہ دے، یااللہ ! ہمارے حق میں تدبیر فرما، ہمارے خلاف کوئی تدبیر نہ ہو، یااللہ ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے لئے ہدایت آسان بھی بنادے، یااللہ ! ظالموں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

یااللہ ہمیں تیرا ذکر کرنے والا بنا، تیرا شکر گزار بنا، تیرے لئے مٹنے والا بنا، تیری ہی جانب لوٹنے والا اور رجوع کرنے والا بنا۔

یااللہ! ہماری توبہ قبول فرما، ہمارے گناہوں کو دھوڈال، ہماری حجت ثابت کردے، ہماری زبان کی حفاظت فرما، اور ہمارے سینے کی تمام بیماریاں ختم کردے۔

یااللہ! ہم تیری نعمتوں کے زوال، اور عافیت کے خاتمے سے تیری پناہ چاہتے ہیں، اور تیری اچانک سزا سے، تیری ہر قسم کی ناراضگی سے پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ! ہم پر اپنی برکت، رحمت، فضل، اور رزق کے دروازے کھول دے، یااللہ! ہماری عمر میں برکت فرما، ہماری بیویوں، اولاد، کاروبار، اور زندگی میں برکت فرما، یااللہ! ہم جہاں بھی رہیں ہمیں بابرکت بنا، یارب العالمین!

یااللہ! ہم تجھ سے دین پر ثابت قدمی، بھلائی پر استقامت، ڈھیروں نیکیاں، تمام گناہوں سے تحفظ، جنت میں داخلے، اور جہنم سے آزادی کا سوال کرتے ہیں۔

یااللہ! غلبہ دین کے لئے کوشش کرنے والوں کی مدد فرما، اور اسلام و مسلمانوں کو رسوا کرنے والوں کو ذلیل فرمادے۔

یااللہ! اپنے دین، قرآن، سنت نبوی اور تیرے مؤمن بندوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کا حامی و ناصر بن، یارب العالمین! یا اللہ! ملک شام میں مسلمانوں کی مدد فرما، یااللہ! انکا حامی و ناصر، اور مددگار بن جا، یارب العالمین

یااللہ! یا معبودِ برحق! یااللہ! قرآن نازل کرنے والے! بادل چلانے والے! تمام اتحادی فوجوں کو تباہ و برباد فرمادے، اپنے اور دین کے دشمنوں کو شکست فاش دے، اور ان پر مسلمانوں کو غالب فرما، یارب العالمین!

یااللہ! یا قوی! یا عزیز! پوری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کا بول بالا فرما۔

یااللہ! فوت شدگان پر رحم فرما، بیماروں کو شفایاب فرما، ہماری مشکل کشائی فرما، قیدیوں کو رہائی نصیب فرما، اور ہمارے معاملات کی باگ ڈور سنبھال، یارب العالمین!

یااللہ! ہمارے حکمران کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، اور تیری راہنمائی کے مطابق انہیں توفیق دے، اس کے تمام کام اپنی رضا کے لئے بنا لے یارب العالمین!، یااللہ! انکے نائب کو بھی اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے!

یااللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو تیری کتاب نافذالعمل کرنے کی توفیق عطافرما،اور شریعت کے نفاذ کی توفیق دے، یاارحم الراحمین!

یااللہ! تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے، تو ہی غنی ہے ہم سب تیرے در کے فقیر ہیں، ہمیں بارش عطافرما، اور ہمیں مایوس مت فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ! اپنے رحمت کے صدقے زحمت سے خالی رحمت والی بارش عطافرما، جو تباہی، غرق، اور نقصانات کا باعث مت بنے۔ یااللہ! ایسی بارش ہو جس سے زمین لہلہا اٹھے، اور لوگوں کے لئے پانی میسر آئے، اس سے شہر و دیہات والے سب مستفید ہوں، یاارحم الراحمین!

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف–23
ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیااور اگر تونے ہمیں معاف نہ کیااور ہم پر رحم نہ کیاتو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

الحشر–10
اے ہمارے پروردگار! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں, ان کے لیے ہمارے دلوں میں کدورت نہ رہنے دے, اے ہمارے پروردگار! تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرۃ–201
ہمارے رب! ہمیں دنیااور آخرت میں بھلائی عطافرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90
اللہ تعالیٰ تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو

تم اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنائت کرے گا، اللہ کی یاد بہت ہی بڑی چیز ہے، اور اللہ تعالی کو تمہارے تمام اعمال کا بخوبی علم ہے۔

(9) حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے ساتھ ہیں، وہ بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے، نعمتیں چاہیں تھوڑی ہو یا زیادہ حمد و شکر اسی کا بجالاتا ہوں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ بر حق نہیں، وہ یکتا ہے، اس نے جسے چاہا اس مبارک دن میں وافر اجر حاصل کرنے کی توفیق دی، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ فرمایا کرتے تھے: ''حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الوَکِیل''، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل پر، اور حق کے بہترین راستے پر چلنے والے صحابہ کرام پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی کی نصیحت کرتا ہوں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! تقوی الٰہی ایسے اختیار کرو جیسے تقوی اختیار کرنے کا حق ہے، اور تمہیں موت آئے تو صرف اسلام کی حالت میں۔

"حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ"

بہت ہی عظیم جملہ ہے، جلیل القدر معانی، خوبصورت مضمون، اور طاقتور تاثیر پر مبنی ہے۔

اَلْحَسِيْبُ"

وہ ذات جس کے سامنے ضروریات پیش کی جائیں تو فوراً پوری کر دے، اور جب کسی کے بارے میں فیصلہ کرے تو اٹل اور ناقابل تردید ہو۔

"وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيْباً"

کا مطلب یہ ہے کہ: جن جزئیات اور مقداروں کے بارے میں لوگ حساب لگانے کے بعد سراغ لگا پاتے ہیں، اللہ تعالی ان جزئیات اور مقداروں کو بغیر حساب کے جانتا ہے۔

"وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ"

کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی دین و دنیا کے تمام امور میں کافی ہے، وہ انسان کے ہر غم اور مستقبل کے منصوبوں کے ساتھ کافی ہے۔

کوئی بھی ضرورت پوری ہو؛ حقیقت میں اللہ کی وجہ سے ہوتی ہے، اگرچہ ظاہری طور پر کوئی مخلوق ہی ذریعہ بنتی ہے، لیکن حقیقت میں مخلوق ذریعے سے پوری ہونے والی ضرورت بھی اللہ کی طرف سے پوری ہوتی ہے۔

"وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ"

توکل کے ساتھ وہی بہترین ہے، چاہے حاجت روائی ہو یا مشکل کشائی سب میں وہی بہتر سے بھی بہترین ہے۔

"اَلْوَکِیْلُ"

اسے کہتے ہیں جو سب جہانوں کی تخلیق، تدبیر، رہنمائی، اور تقدیر کا ذمہ دار ہے۔

اَلْوَکِیْلُ" وہ ذات ہے جو احسان کرتے ہوئے اپنے بندوں کے معاملات سنبھالے ہوئے ہے؛ چنانچہ اللہ تعالی انہیں ضائع نہیں ہونے دیتا، اور انہیں تنہا بھی نہیں چھوڑتا، بلکہ انہیں کسی اور کے سپرد بھی نہیں کرتا؛ نبی ﷺ کا فرمان اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے:

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ إِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ

"یا اللہ! تیری ہی رحمت کا امیدوار ہوں، لہذا مجھے ایک لمحے کے ساتھ بھی میرے سپرد مت فرمانا" یعنی: مجھے میرے حوالے مت کرنا؛ کیونکہ جسے خود کے حوالے کر دیا گیا تو وہ ہلاک ہو گیا۔

"حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ"

یعنی: اللہ پر توکل، اور اسی کے سامنے گڑ گڑانے والے کے ساتھ اللہ کافی ہے، وہی دہشت زدہ کو امن نصیب فرماتا ہے، طالبِ پناہ کو پناہ دیتا ہے، وہی بہترین والی، اور بہترین مدد گار ہے؛ لہذا جو بھی اسے اپنا والی بنائے، اسی سے مدد طلب کرے، اسی پر توکل ہو، اور مکمل طور پر اسی کی طرف یکسو ہو جائے؛ تو اللہ بھی اس کا والی بن کر اس کی مکمل حفاظت فرماتا ہے، جو صرف اللہ سے ڈرے اور تقوی اختیار کرے؛ اسے ہر دہشت و ڈر سے امن فراہم کرتا ہے، اور اس کی ضرورت کے مطابق ہر مفید چیز مہیا کرتا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا [2] وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

الطلاق-3/2

جو کوئی تقوی الہی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے ساتھ [ہر مشکل سے] نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے۔ اور اسے ایسی جگہ سے رزق عنائت فرماتا ہے، جہاں سے اُسے گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو شخص اللہ تعالی پر توکل کرے، تو وہی اسے کافی ہے۔

اس لئے اللہ تعالی کی طرف سے مدد، رزق، اور عافیت کو لیٹ مت سمجھو؛ کیونکہ اللہ تعالی اپنے معاملات منطقی انجام تک ضرور پہنچاتا ہے، تاہم اللہ تعالی نے ہر چیز کے ساتھ ایک وقت مقرر کیا ہوا ہے جس وقت سے کوئی چیز آگے پیچھے نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

الانفال—64
اے نبی! آپ کو اور آپ کے مؤمن پیروکاروں کو اللہ تعالی ہی کافی ہے۔

یعنی: آپ کو اور آپ کے ماننے والوں کو اللہ تعالی کافی ہے۔

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ

الزمر—36
کیا اللہ تعالی اپنے بندے کو کافی نہیں!؟

اور اللہ تعالی کو اپنے لئے کافی سمجھنے کا راز بندگی ہے؛ چنانچہ جس قدر اللہ کی بندگی میں اضافہ ہو گا، اللہ تعالی اپنے بندے کو اتنا ہی کافی ہو گا، لہذا تم اللہ کی بندگی زیادہ سے زیادہ کرو، اللہ تعالی تمہیں اتنا زیادہ کافی ہو گا، اور تمہاری حفاظت فرمائے گا۔

"حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ"

یہ جملہ بندے کے ساتھ سنگین بحرانوں، اور شدید مصیبت کی صورتِ حال میں ملجا و ماوی ہے، یہ جملہ مادی قوت، اور زمینی اسباب سے بھی طاقتور ہے، ایک مسلمان کا اگر مال چھن جائے، واپس لینے کی سکت نہ ہو، کوئی مددگار بھی نہ ہو، تو پریشانی میں یہی کام آتا ہے، یہی جملہ مصیبت بھلانے کا باعث ہے، اور تکالیف سے بچنے کا مضبوط قلعہ ہے، بشر طیکہ کہ پختہ یقین کے ساتھ یہ جملہ کہے، اور یہ عقیدہ اپنائے کہ: تکلیف سے بچنے کی طاقت صرف اللہ دے سکتا ہے، اور خیر حاصل کرنے کی طاقت بھی صرف اللہ دے سکتا ہے۔

اور اگر بندہ مصیبتوں کے پہاڑ گرنے پر یہ کہہ دے: "حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ" تو اسکا دل اللہ کے سوا ہر چیز سے خالی ہو جاتا ہے، اور مصیبت زدہ شخص پختہ یقین کی فضا میں دل سے یہ محسوس کرتا ہے کہ تمام معاملات کی باگ ڈور اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے

فَسُبْحَانَ ذِيْ الْمَلَكُوْتِ، وَسُبْحَانَ ذِيْ الْجَبَرُوْتِ، وَسُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ

یعنی: "پاک ہے بہت بڑی بادشاہت والا، پاک ہے وہ عظیم طاقت والا، پاک ہے ہمیشہ سے زندہ رہنے والا جسے کبھی موت نہیں آئے گی"۔

تواس پر مصیبتوں کے کتنے ہی پہاڑ ٹوٹ جائیں سب ہوا ہو جاتے ہیں، اسی لئے آل فرعون کو اللہ کی طرف دعوت دینے والے نے کہا تھا:

وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ

غافر–44

میں اپنے تمام معاملات اللہ کے سپرد کر رہا ہوں، بیشک اللہ تعالی اپنے بندوں کے بارے میں بصیرت رکھتا ہے۔

اور یعقوب علیہ السلام نے فرمایا تھا:

إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ

یوسف–86

میں تو اپنے دکھ درد صرف اللہ کے سامنے رکھتا ہوں۔

"حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ"

حاجت روائی کی دعا ہے، اور ایک مسلمان کے ساتھ دنیاوی واخروی ہر پریشانی کا علاج ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے: (جس شخص نے صبح شام

حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

[یعنی: مجھے اللہ کافی ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اسی پر میں توکل کرتا ہوں، اور وہی عرش عظیم کا پروردگار ہے] سات بار کہا، تو اللہ تعالی اسے دنیا و آخرت کی تمام پریشانیوں سے کافی ہو جائے گا)۔

حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہا تھا جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا؛ تو آگ آپ کے کے ساتھ سلامتی والی ٹھنڈی ہو گئی، اور یہی جملہ ہمارے پیارے رسول ﷺ نے اس وقت فرمایا تھا جب آپ کو بتلایا گیا کہ:

إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

آل عمران–173

تو اللہ تعالی نے انہیں مزید ایمان عطا فرمایا، اور اللہ کی رحمت و فضل سے بغیر کسی نقصان کے واپس لوٹے۔

جس وقت سب صحابہ کرام نے اپنے معاملات اللہ کے سپرد کر دیے، اور دلی اعتماد اللہ تعالی پر کر لیا؛ تو اللہ تعالی نے انہیں چار چیزیں بدلے میں عطا فرمائیں: نعمت، فضل، نقصان سے تحفظ، رضائے الٰہی کی تلاش، مزید برآں کہ اللہ تعالی ان سے راضی ہو گیا، اور وہ اللہ تعالی سے راضی ہو گئے۔

اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ: اسباب اپنانے کے بعد تمام معاملات اللہ کے سپرد ہوں؛ لہذا وہ شفا صرف اسی سے طلب کرتے ہیں، تونگری کا سوال بھی اسی سے کرتے ہیں، عزت و شرف بھی اسی سے مانگتے ہیں، یعنی ان کے تمام معاملات صرف اللہ کے ذمے ہوتے ہیں، [ان کی اپنے تمام کاموں کے بارے میں] امید، تمنا، اور رغبت صرف اسی سے ہوتی ہے۔

"حَسْبِيَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ"

یہ الفاظ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس وقت کہے جب آپ سواری پر سوار ہوئیں، اس کے بعد جو کچھ بھی ہوا سو ہوا؛ لیکن اللہ تعالی نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آیات براءت و پاکدامنی نازل فرما دیں، جو قیامت تک پڑھی جاتی رہیں گی۔

"حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ"

یہ کمزور لوگوں کی بجائے طاقتور لوگوں کی دعا ہے، یہ ان کی دعا ہے جن کے دل مضبوط ہوں، جن پر وہمی باتوں کا اثر نہیں ہوتا، جنہیں حادثات متاثر نہیں کر سکتے، جہاں تک کمزوری اور خوف کی رسائی ممکن نہیں؛ کیونکہ انہیں علم ہے کہ اللہ تعالی نے توکل کرنے والے کی مکمل ذمہ داری خود اٹھا رکھی ہے؛ تو وہ اللہ پر بھرپور بھروسہ کرتا ہے، اللہ کے وعدے کی وجہ سے مطمئن رہتا ہے، چنانچہ اس کی پریشانی اور ذہنی دباؤ زائل ہو جاتا ہے، اور تنگی آسانی میں، دُکھ سُکھ میں، اور خوف امن میں بدل جاتا ہے۔

"حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ"

اللہ کی طرف بلانے والے کا اسلحہ ہے؛ چنانچہ زلزلے بھی سچے مؤمن کے زورِ بازوں کو کمزور نہیں کر سکتے؛ سچا مؤمن ثابت قدمی، خالص توکل الٰہی، اور ٹھوس نظریات کا حامل ہوتا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰہُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

التوبۃ–129

اور اگر وہ روگردانی کریں، تو آپ کہہ دیں: مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اسی پر میں توکل کرتا ہوں، اور وہی عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔

لہذا دینِ الٰہی کی تبلیغ کرنے والے، بخوبی جانتے ہیں کہ اللہ تعالی انکا والی وارث ہے، وہ صرف اللہ سے ڈرتے ہیں، کسی حوصلہ شکن کی پرواہ نہیں کرتے؛ انہیں بھرپور اعتماد ہوتا ہے کہ وہ حق پر ہیں، ان کا دین حق ہے، چاہے اس میں کچھ وقت ہی کیوں نہ لگ جائے اللہ تعالی ان کی ضرور مدد فرمائے گا۔

"حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ"

یہ جملہ اللہ کی طرف سے لکھی گئی تقدیر پر رضامندی کا جملہ بھی ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ [58] وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِينَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللّٰهِ رَاغِبُونَ

التوبة–59/58

اور ان میں کوئی ایسا ہے جو صدقات [کی تقسیم] میں آپ پر الزام لگاتا ہے، اگر انہیں کچھ مل جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر نہ ملے تو فوراً ناراض ہو جاتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہو جاتے جو اللہ اور اس کے رسول نے انہیں دیا تھا اور کہتے کہ اللہ ہمارے لیے کافی ہے۔ اللہ ہمیں اپنے فضل سے [بہت کچھ] دے گا اور اس کا رسول بھی۔ ہم اللہ ہی کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔

اگر مسلمان اللہ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دے، اور حکمِ الٰہی پر راضی ہو جائے، تو یہی مسلمان کے ساتھ بہتر ہے، اور تقسیمِ الٰہی پر خوشی سے اظہارِ رضامندی کرے، زبردستی اور مجبوری سمجھتے ہوئے رضامندی کا اظہار نہ کرے، اللہ تعالی کو اپنے لئے کافی جانتے ہوئے خوش رہے، اور اللہ تعالی ہی اپنے بندے کو کافی ہے۔

"حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ"

یہ جملہ تکلیف کے اوقات میں ہمارے نبی کریم ﷺ کی اپنی امت کو وصیت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: (میں کیسے چین سے بیٹھوں! ؟ صور پھونکنے والے نے صور اپنے منہ میں لیا ہوا ہے، اور کان لگائے ہوئے ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم دیا جائے تو صور پھونک دے) تو یہ بات نبی ﷺ کے صحابہ کرام کے ساتھ بڑی گراں ثابت ہوئی، تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: تم کہو:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

اور جسے اللہ تعالی کافی ہو؛ اس کا ذہن مکار لوگوں کی مکاریوں میں نہیں الجھتا، اور نہ ہی تاک میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی سازشیں اسے پریشانی سے دوچار کرتی ہیں۔ کافر، گمراہ، اور دھوکے باز اس کے بارے میں جتنی بھی ساز باز کر لیں [وہ پھر بھی مطمئن رہتا ہے]، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی کو مطمئن کرتے ہوئے فرمایا:

وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ

الانفال–62

اگر وہ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں تو اللہ تعالی آپ کے لئے کافی ہے۔

یزید بن حکیم کہا کرتے تھے: ''مجھے کبھی کسی شخص سے اتنا ڈر نہیں لگا جتنا مجھے کسی ایسے شخص پر ظلم کرتے ہوئے ڈر لگا کہ اس کا مددگار صرف اللہ ہے، اور وہ مجھے یہ کہہ دے: ''میرے لئے اللہ کافی ہے، میرے اور تمہارے درمیان اللہ فیصلہ کرے گا''۔

اللہ تعالی میرے لئے اور آپ سب کے ساتھ قرآن مجید کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس سے مستفید ہونیکی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے ساتھ ہیں، اس کی حمد و ثنا کا کوئی کنارہ نہیں، ان کا کوئی شمار بھی نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ یکتا ہے، ہمارے لئے رزق، صحت، عافیت، اسی کی طرف سے ملنے والی بھلائی، فضل و کرم، اور نعمتیں ہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے برگزیدہ، حبیب، اور بندے ہیں، اللہ تعالی آپ پر آپ کی آل، تمام صحابہ کرام پر رحمت نازل فرمائے یہ دعا اللہ کے بندے کی طرف سے آخری سانس تک جاری رہے گی۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی الہی کی وصیت کرتا ہوں۔

اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ انسان اپنی کمزوری کو

حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

اور

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

کے لبادے میں چھپانے کی کوشش کرے، کیونکہ یہ نقاہت وبے بسی کی علامت ہے۔

نبی ﷺ اپنے صحابہ کرام کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

)یااللہ! میں پریشانی اور غم سے تیری پناہ چاہتا ہوں، عاجزی اور کاہلی، بخیلی اور بزدلی سے، میں قرضوں کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اس لئے ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ پیش آنے والے تمام حالات وواقعات کا

"حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ"

کہتے ہوئے مقابلہ کرے، اور اس کا جلیل القدر، اور عظیم معنی ومفہوم ذہن میں بیٹھائے، اور حکمت وبصیرت کے ساتھ با مقصد کاروائی بھی عمل میں لائے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (طاقتور مؤمن بہتر ہے، اور اللہ کے ہاں کمزور مؤمن سے زیادہ محبوب بھی ہے، لیکن سب میں خیر ہے، تم فائدہ دینے والی چیزوں کا اہتمام کرو، اور اللہ سے مدد مانگو، سستی مت دیکھاؤ)

اللہ کے بندوں!

رسولِ ہدیٰ پر درود وسلام پڑھو، اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اسی کا تمہیں حکم دیا ہے:

إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب—56
اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود وسلام بھیجا کرو۔

یااللہ ! محمد پر آپ کی اولاد اور ازواج مطہرات پر رحمت و سلامتی بھیج، جیسے کہ تو نے ابراہیم کی آل پر رحمتیں بھیجیں، اور محمد ﷺ پر آپ کی اولاد اور ازواج مطہرات پر برکتیں نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں، بیشک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے۔

یااللہ ! چاروں خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی، اور تمام صحابہ کرام و آل سے راضی ہو جا، یااللہ ! اپنے رحم و کرم اور احسان و فضل کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، اور کافروں کیساتھ کفر کو بھی ذلیل و رسوا فرما، یااللہ ! اپنے اور دین کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دے، یااللہ ! اس ملک کو اور سارے اسلامی ممالک کو امن کا گہوارہ بنا دے۔

یااللہ ! جو بھی ہمارے یا اسلام کے بارے میں برے عزائم رکھے یااللہ ! اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، یااللہ ! اسکی چالوں کو اسی کی تباہی کا باعث بنا دے، یا سمیع الدعا !

یااللہ ! غلبہ دین کے ساتھ کاوشیں کرنے والوں کی مدد فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو رسوا کرنے کی کوششیں کرنے والوں کو ذلیل فرما دے۔

یااللہ ! اپنے دین، قرآن، سنت نبوی، اور اپنے مؤمن بندوں کو غالب فرما۔

یااللہ ! ہم تجھ سے جنت مانگتے ہیں، اور ہمیں ہر ایسے قول و فعل کی توفیق دے جو ہمیں جنت کے قریب کر دے، یااللہ ہم جہنم کی آگ سے تیری پناہ چاہتے ہیں، اور ہر ایسے قول و فعل سے بھی جو ہمیں جہنم کے قریب کرے۔

یااللہ ! ہمارے دینی معاملات کی اصلاح فرما، اسی میں ہماری نجات ہے، یااللہ ! ہماری دنیا بھی درست فرما دے اسی میں ہمارا معاش ہے، اور ہماری آخرت بھی اچھی بنا دے ہم نے وہیں لوٹ کر جانا ہے، اور ہمارے لئے زندگی کو ہر خیر کا ذریعہ بنا، اور موت کو ہر شر سے بچنے کا وسیلہ بنا دے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے ابتدا سے انتہا تک، اول سے آخر تک، جلدی ملنے والی ہو تاخیر سے، ہمیں اسکا علم ہے یا نہیں ہے، ہر قسم کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں، اور ہم ہر قسم کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں، چاہے وہ شر جلدی ملنے والا ہے یا دیر سے، ہمیں اس شر کے بارے میں علم ہے یا نہیں ہے،

یااللہ ! ہم تجھ سے ابتدا سے لیکر انتہا تک ہر قسم کی خیر کا سوال کرتے ہیں، شروع سے لیکر آخر تک، اول سے آخر تک، ظاہری ہو یا باطنی، اور جنت میں بلند درجات کے سوالی ہیں، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے ہدایت، تقوی، پاکدامنی، اور تونگری کا سوال کرتے ہیں۔

یااللہ ! ہماری مدد فرما، ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ کر، یااللہ ! ہمیں غلبہ عطا فرما، ہم پر کسی کو غلبہ نہ دے، یااللہ ! ہمارے حق میں تدبیر فرما، ہمارے خلاف کوئی تدبیر نہ ہو، یااللہ ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے لئے ہدایت آسان بھی بنادے، یااللہ ! ظالموں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

یااللہ ہمیں تیرا ذکر کرنے والا بنا، تیرا شکر گزار بنا، تیرے لئے مٹنے والا بنا، تیری ہی جانب لوٹنے والا اور رجوع کرنے والا بنا۔

یااللہ ! ہماری توبہ قبول فرما، ہمارے گناہوں کو دھوڈال، ہماری حجت ثابت کر دے، ہماری زبان کی حفاظت فرما، اور ہمارے سینے کی تمام بیماریاں ختم کر دے۔

یااللہ ! ہم تیری نعمتوں کے زوال، اور عافیت کے خاتمے سے تیری پناہ چاہتے ہیں، اور تیری اچانک سزا سے، تیری ہر قسم کی ناراضگی سے پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ ! ہم اپنی برکت، رحمت، فضل، اور رزق کے دروازے کھول دے، یااللہ ! ہم اپنی برکت، رحمت، فضل، اور رزق کے دروازے کھول دے۔

یااللہ ! ہمارے حکمران کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، اور اسکو اپنی راہنمائی کے مطابق توفیق دے، اس کے تمام کام اپنی رضا کے ساتھ بنا لے یارب العالمین !، یااللہ ! انکے نائب کو بھی اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، یاارحم الراحمین، یارب العالمین !

یااللہ ! تمام مسلم حکمرانوں کو تیری شریعت نافذ کرنے کی توفیق عطا فرما،

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف–23

ہمارے پروردگار ! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

الحشر–10

اے ہمارے پروردگار! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں, ان کے لیے ہمارے دلوں میں کدورت نہ رہنے دے, اے ہمارے پروردگار! تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرة–201

ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالٰی تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو۔

تم اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنائت کرے گا، اللہ کی یاد بہت ہی بڑی چیز ہے، اور اللہ تعالی کو تمہارے تمام اعمال کا بخوبی علم ہے۔

(10) فضائل و حقوق سرکارِ دو عالم ﷺ

فضیلۃ الشیخ جسٹس ڈاکٹر عبدالمحسن بن محمد القاسم حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

یقینا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد کے طلبگار ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش بھی مانگتے ہیں، نفسانی و بُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ ہدایت عنائت کر دے اسے کوئی بھی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کا کوئی بھی رہنما نہیں بن سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبودِ بر حق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی بھی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور صحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں، اور سلامتی فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الہی ایسے اختیار کرو جیسے تقوی اختیار کرنے کا حق ہے؛ کیونکہ نعمتیں ہدایت والے راستے میں ملیں گی، اور من مانی بد بختی کا باعث ہے۔

مسلمانوں!

اللہ تعالی کے احسانات بہت بڑے اور عظیم ہیں، اور اللہ تعالی کی بڑی نعمتوں میں یہ شامل ہے کہ اس نے رسولوں کو معرفتِ الہی، اور وحدانیت کے داعی بنایا، انبیاء خالق و مخلوق کے درمیان اوامر ونواہی بیان کرنے کے لئے واسطہ اور سفیر ہیں:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ

النحل–36

اور ہم نے یقیناً ہر قوم میں [یہ دعوت دیکر] رسول بھیجے کہ صرف اللہ کی عبادت کریں، اور طاغوت سے بچیں۔

سعادت و فلاح؛ دنیاوی ہو یا اخروی رسولوں کے ذریعے ہی ممکن ہے، اچھے برے میں تفصیلی فرق اُنہی سے ملتا ہے، حصولِ رضائے الہی صرف انہی کے راستے سے ممکن ہے، چنانچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''بندوں کے لئے پیغام رسالت انتہائی ضروری ہے، اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں، لوگوں کو پیغام رسالت کی ہر چیز سے بڑھ کر ضرورت ہے؛ کیونکہ پیغام رسالت کائنات کے لئے روشنی، اور آب حیات ہے، اس لئے اُس دم تک کائنات قائم رہے گی جب تک رسولوں کے آثار باقی رہیں گے، چنانچہ جس وقت رسولوں کے اثرات دنیا سے مکمل طور پر مٹ جائیں گے تو اللہ تعالی علوی اور سُفلی پوری کائنات کو تباہ کر کے قیامت قائم کر دے گا''۔

اور سب سے افضل ترین نبی ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ ہیں، اس امت کی ترقی و شان و شوکت آپ کی وجہ سے حاصل ہو گی، ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''نیکیوں میں سب سے آگے نکلنے کا شرف اس امت کو اپنے نبی ﷺ کی وجہ سے ہی حاصل ہوا ہے''۔

آپ کی عظمت و شان کی وجہ سے آپ کے صحابہ تمام انبیاء کے صحابہ سے افضل تھے، آپ کی صدی بہترین صدی ہے، اور اس صدی کو بھی آپ کی وجہ سے فضیلت ملی، اللہ کے فضل کی وجہ سے قیامت کے دن آپکے پیروکاروں کی تعداد سب سے زیادہ ہو گی۔

اس امت کو نبی ﷺ کے ذریعے شرف بخشا گیا، اللہ تعالی نے آپ کو ساری مخلوق سے چنا، اور آپ کو اولادِ آدم کا سربراہ بنایا، اللہ تعالی نے آپ کو ساری مخلوقات پر فضیلت دی، اور آپ نے سب سے افضل بن کر بھی دیکھایا، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (بیشک اللہ تعالی نے آلِ اسماعیل سے کنانہ کو چنا، پھر کنانہ سے قریش کو، اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا، آخر میں مجھے بنی ہاشم سے چنا) مسلم

اللہ تعالی نے آپ کو شرف بخشتے ہوئے آپ کی عمر کی قسم اٹھائی، اللہ تعالی نے آپ کا ذکر دیگر انبیاء کی طرح قرآن مجید میں صرف نام لے کر نہیں کیا، بلکہ جب بھی ذکر کیا تو نبوت ورسالت کے ساتھ متصف کر کے نام لیا، اللہ تعالی نے آپ کی شرح صدر فرمائی، آپ کی لغزشیں بھی معاف فرمادیں، اور آپ کی شان بلند فرمائی۔

اللہ تعالی نے اپنے انبیاء سے نبی ﷺ پر ایمان لانے کا پختہ وعدہ لیا، اور فرمایا:

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا

آل عمران–81
اور جب اللہ تعالی نے تمام انبیاء سے یہ عہد لیا کہ اگر میں تمہیں کتاب وحکمت عطا کروں پھر کوئی ایسا رسول آئے جو اس کتاب کی تصدیق کرتا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنا ہوگی، اللہ تعالی نے (یہ حکم دے کر نبیوں سے) پوچھا؟ ''کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو؟ اور میرے اس عہد کی ذمہ داری قبول کرتے ہو؟'' نبیوں نے جواب دیا: ''ہم اس کا اقرار کرتے ہیں''۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''آپ ہی امام اعظم ہیں کہ اگر کسی بھی زمانے میں آپ موجود ہوں گے تو آپ کی اطاعت دیگر تمام انبیاء کے مقابلے میں واجب ہوگی؛ یہی وجہ تھی کہ آپ نے بیت المقدس میں لیلۃ المعراج کو انبیاء کی امامت فرمائی''۔

اللہ تعالی نے آپ کے ذریعے نبوت ورسالت کا اختتام فرمایا، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

الاحزاب–40
محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں، لیکن آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

اللہ تعالی نے آپ کے ذریعے دین مکمل فرمایا:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

المائدۃ–3
آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا، اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی، اور تمہارے لئے اسلام کو [بطورِ] دین پسند کر لیا۔

اللہ تعالی نے دینِ محمدی کی حفاظت اور آیات کے ذریعے تائید فرماتے ہوئے آپ پر افضل ترین کتاب نازل فرمائی۔

نبی ﷺ پر ایمان، آپ سے محبت، آپ کی تصدیق دین کا بنیادی اصول ہے، رسالتِ محمدی کا اقرار وحدانیت الٰہی کے اقرار کیساتھ منسلک کیا گیا، اللہ تعالی نے آپ کو عرب وعجم، جن وانس سب کے لئے مبعوث بنا کر ارسال فرمایا، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا

الاعراف–158

آپ کہہ دیں: لوگو! بیشک میں تم سب کے لئے اللہ کا رسول ہوں۔

اللہ تعالی نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا، ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''یقیناً سارے جہانوں کو آپ کی رسالت کا فائدہ ہوا'' جبکہ مؤمنین پر آپ خصوصی رحم کرتے تھے، اللہ تعالی نے فرمایا:

وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

التوبۃ–61

اور تم میں سے ایمان لانے والوں کے لئے رحمت ہے۔

آپ نے ہر قسم کے بھلائی والے کام کے بارے میں اپنی امت کو بتلا دیا، اور ہر قسم کے شر سے اپنی امت کو خبردار بھی کیا، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (میری پاس بھلائی کی کوئی بات تم سے پوشیدہ نہیں ہے) متفق علیہ

جو شخص نبی ﷺ پر ایمان نہ لائے اور اتباع نہ کرے تو اللہ تعالی نے اسے جہنم کی دھمکی دی اور فرمایا:

وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا

الفتح–13

جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے، تو ہم نے کافروں کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

اہل کتاب پر بھی آپ ﷺ کی اتباع کرنا واجب ہے، چنانچہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: (اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اس امت میں سے کوئی یہودی یا عیسائی میرے بارے میں سنے، اور میری لائی ہوئی شریعت پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ جہنمی ہوگا)۔

لوگوں کو نبی ﷺ پر ایمان لانے کی ہر مکان و زمان، لیل و نہار، سفر و حضر، خلوت و جلوت، اجتماعی و انفرادی ہر حالت میں ضرورت رہی ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''لوگوں کو کھانے پینے سے زیادہ انبیاء پر ایمان کی ضرورت ہے، بلکہ سانس لینے سے زیادہ ایمان بالرسل اہم ہے؛ کیونکہ انبیا پر عدم ایمان کی صورت میں آگ ٹھکانہ ہوگی، یہی انجام رسولوں کی تکذیب اور اطاعت گزاری سے روگردانی کرنے والوں کا ہوگا۔

آپ ہی کے ذریعے ہمیں اللہ تعالی نے پاکباز و پارسا بنایا، اور ہمیں وہ کچھ سیکھایا جو ہم نہیں جانتے تھے، فرمانِ باری تعالی ہے:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

الجمعة–2
وہی تو ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا، ان کی زندگی سنوارتا اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے، حالانکہ یقیناً وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں پڑے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''ہمیں کوئی بھی نعمت ظاہری ہو یا باطنی ملے، اور اس کی وجہ سے ہمیں دینی فائدہ حاصل ہو یا کوئی دینی مصیبت رفع ہو تو اس کا سبب محمد ﷺ ہیں، وہی بھلائی کے لئے رہبر اور اچھائی کے لئے رہنما ہیں۔

نبی ﷺ پر ایمان اتباعِ نبوی سے ہی ممکن ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

النساء–80
جو رسول اللہ [ﷺ] کی اطاعت کرے گا اسی نے اللہ کی اطاعت کی۔

اللہ تعالی نے آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم قرآن مجید میں۔ سے زائد بار دیا ہے، اور اطاعتِ نبوی کا اطاعت الٰہی کے ساتھ اور مخالفتِ نبوی کو مخالفتِ الٰہی سے ملا کر ذکر فرمایا، اور کامیابی آپ کی اطاعت میں ہی پنہاں ہے:

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

الاحزاب–71

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ عظیم کامیابی پائے گا۔

تقویٰ کا سب سے بڑا، بنیادی اور حقیقی جز ایک اللہ کی عبادت، اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

الحشر–7

تمہیں رسول جو کچھ دے اسے لے لو، اور جس چیز سے روکے اس سے رک جاؤ۔

اطاعتِ نبوی میں ہی انسانی زندگی اور خوشحالی پنہاں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ

الانفال–24

اے ایمان والوں! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو جبکہ رسول تمہیں ایسی چیز کی طرف بلائے جو تمہارے لیے زندگی بخش ہو۔

آزمائش آپ کی مخالفت کی وجہ سے ہو گی، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

النور–63

جو لوگ رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، انھیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ وہ کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائیں یا انھیں کوئی دردناک عذاب پہنچ جائے۔

رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ذلیل کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ

المجادلة–20

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں یقیناً یہی لوگ ذلیل ترین ہیں۔

آپ کی سنت سے بے رغبتی رسول اللہ ﷺ سے اعلان براءت ہے، آپکا فرمان ہے: (جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں) متفق علیہ

نبی ﷺ کا یہ حق ہے کہ اللہ کی عبادت آپ کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق کی جائے، من مانے اور خود ساختہ طریقے سے عبادت نہ کی جائے، اور آپ ﷺ کی حدیث کے سامنے کسی کے موقف کی کوئی حیثیت نہیں ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے بارے میں ہمارا حکم نہیں تھا تو وہ مردود ہے) مسلم

آپ ﷺ کی محبت دین میں سب سے بڑا واجب ہے، لہذا نبی ﷺ کے ساتھ محبت کے لئے یہی کافی نہیں ہے کہ برائے نام محبت ہو، بلکہ ساری مخلوق سمیت اپنی جان سے زیادہ محبت ہونا لازمی ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: (تم میں سے اس وقت تک کوئی ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں) متفق علیہ

اسی طریقے سے انسان ایمان کی مٹھاس حاصل کر سکتا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (تین چیزیں جس میں پائی جائیں تو وہ حلاوتِ ایمان محسوس کرتا ہے: جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول دیگر ہر چیز سے محبوب ترین ہوں، انسان کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لئے، اللہ تعالی کی طرف ہدایت ملنے کے بعد دوبارہ کفر میں جانا ایسے ہی ناپسند کرے جیسے آگ میں جانا ناپسند کرتا ہے) متفق علیہ

سچی محبت کا اظہار اتباع سے ہوتا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

قُلْ إِنْ كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

آل عمران–31

آپ کہہ دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو پھر میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کریگا، اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

آپ سے سچی محبت کرنے والا قیامت کے دن آپ ہی کے ساتھ ہوگا، چنانچہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے عرض کیا: ''اللہ کے رسول! آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے، لیکن انہیں مل نہیں سکا؟!'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ہر انسان اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا) متفق علیہ

آپ ﷺ سے محبت کا تقاضا ہے کہ آپ پر اور آپ کی شریعت پر ایمان لا کر آپ کی خیر خواہی کی جائے، آپکے مقام و مرتبے کا مکمل احترام، اطاعت نبوی پر کار بند رہنا، سنت نبوی کو اپنانا، علم حدیث کو عام کرنا، آپکے احکامات کی تعظیم کرنا، آپ کے چاہنے والوں سے محبت اور مخالفین سے دشمنی رکھنا ضروری ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے: (دین خیر خواہی کا نام ہے) [صحابہ کہتے ہیں] ہم نے پوچھا: کس کے لئے؟ تو آپ نے فرمایا: (اللہ کے لئے، کتاب اللہ، رسول اللہ، مسلم حکمرانوں، اور عام مسلمانوں کے لئے) مسلم

آپ کی تعظیم و توقیر دین کی بنیاد اور آپ کی بعثت کا مقصد ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (8) لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

الفتح–9/8
بیشک ہم نے آپ کو شاہد، مبشر، اور نذیر بنا کر بھیجا [8] تا کہ تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ، اور اس کی مدد و توقیر کرو، پھر صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کرو۔

حلیمی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''نبوی حقوق عظیم الشان، معظم و مکرّم اور ہمارے لئے فرض و واجب بھی ہیں، ان کی اہمیت آقا کے اپنے غلام، اور والدین کے اپنی اولاد پر حقوق سے بھی زیادہ ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے ہمیں آپ کے ذریعے اخروی آگ سے بچایا، اور آپ کی وجہ سے ہماری روح، بدن، عزت، مال، اہل و عیال دنیا میں محفوظ ہوئے، اللہ تعالی نے ہمیں ہدایت دی، اور ہم نے آپ کی اطاعت کی اس طرح ہم جنتوں کے حقدار بنے''۔

آپ ﷺ کی صحیح ترین قدر آپکے صحابہ کرام نے کی، چنانچہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''اللہ کی قسم! میں بادشاہوں، قیصر و کسری، اور نجاشی کے دربار میں بھی گیا ہوں! اللہ کی قسم! کسی بادشاہ کو اتنی تعظیم اور توقیر نہیں ملتی جتنی محمد کے ساتھی محمد [ﷺ] کو دیتے ہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ [صلی اللہ علیہ وسلم] جب تھوکتے تو وہ کسی صحابی کے ہاتھ پر گرتا، اور وہ اسے اپنے چہرے سمیت پورے جسم پر مل لیتا، اور جب نبی [ﷺ] انہیں کسی کام کا حکم دیتے تو لپک کر اس کی تعمیل کرتے، جس وقت آپ وضو کرتے تو وضو کا گرتا ہوا پانی پانے کے لئے چھینا جھپٹی کرتے، جس وقت آپ گفتگو کرتے تو سب اپنی آوازیں دھیمی کر لیتے، اور آپ کی تعظیم کرتے ہوئے کوئی بھی آنکھ بھر کر آپ کو نہ دیکھتا تھا'' بخاری

آپ ﷺ سے شدید ترین محبت آپ کے صحابہ نے کی، چنانچہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میرے نزدیک نبی ﷺ سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں تھا، میری نگاہوں میں آپ سے بڑھ کر کسی کی اتنی قدر نہیں تھی، آپ کے مقام و مرتبے کا یہ عالم تھا کہ میرے اندر آپ ﷺ کو آنکھ بھر کر دیکھنے کی سکت نہیں تھی، اگر مجھے آپ کا حلیہ بیان کرنے کا کہا جائے تو میرے لئے یہ ناقابل بیان ہے؛ کیونکہ میں نے کبھی آپ ﷺ کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھا'' مسلم

جو آپ ﷺ کی سیرت اور سنت کو سمجھ لے، یا منصفانہ طور پر اسے سن ہی لے، تو اس کا دل خود بخود آپ کی تعظیم پر آمادہ ہو جائے گا، آپ کے بارے میں عیسائی بادشاہوں نے سنا تو وہ بھی آپ کی عظمت کے قائل ہو گئے، اسی لئے ہر قل نے کہا تھا: "اگر میں آپ کے پاس ہوتا تو آپ کے قدم دھوتا"۔ متفق علیہ

ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث میں صرف قدموں کو دھونے کا تذکرہ اس بات کی غمازی کر رہا ہے کہ ہر قل اگر صحیح سلامت نبی ﷺ کے پاس پہنچ گیا تو اسے کسی منصب اور حکمرانی کی چاہت نہیں ہو گی، بلکہ وہ حصولِ برکت کا باعث بننے والے اعمال ہی کرے گا۔

نبی کریم ﷺ کے ساتھ ادب کی اساس یہ ہے کہ مسلمان اپنا سب کچھ فرامین نبوی ﷺ کے حوالے کرتے ہوئے مکمل اطاعت گزاری اپنائیں، آپ کی [ثابت شدہ] احادیث کو مانیں اور ان کی تصدیق کریں۔

نبی کریم ﷺ کے ساتھ آداب میں یہ بھی شامل ہے کہ آپ کی بات کو عجیب و مشکل نہ سمجھیں، بلکہ آپ کی بات کی وجہ سے لوگوں کی آراء کو عجیب اور مشکل جانیں، فرمانِ نبوی کے مقابلے میں قیاس نہ لائیں، اور آپ کی بات ماننے کے لئے کسی کی موافقت کی شرط نہ لگائیں۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: "وحی کے سامنے لوگوں کی آراء بالکل ایسے ہیں جیسے ایک بہت بڑے عالم کے سامنے ایک عام سادہ مقلد آدمی ہو، بلکہ لوگوں کی آراء وحی کے سامنے اس سے بھی کہیں زیادہ درجے ہیچ ہے"۔

آپ ﷺ کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ آپ کو عبدیت ورسالت کا وہی مقام و مرتبہ دیا جائے جو اللہ تعالی نے آپ کو دیا ہے، چنانچہ غلو کرتے ہوئے آپ کو ربوبیت کے درجے تک پہنچانا اور آپ سے مانگنا بالکل غلط ہے، اور آپ کی شان کمتر جانتے ہوئے آپ کی اتباع نہ کرنا بھی غلط ہے۔

اس کے بعد: مسلمانوں!

ہمارے نبی رسول اللہ ﷺ اللہ کے سچے پیغمبر ہیں، اللہ تعالی نے انہیں اپنا حبیب بنایا، اور ہمیں بھی اُن سے محبت کرنے کا حکم دیا، انہیں مبعوث فرما کر ہمیں آپ کی تصدیق کا حکم دیا، اللہ نے آپ کی تائید فرمائی اور ہمیں آپ کی سنت پر مضبوطی سے کاربند رہنے کا حکم دیا، اللہ تعالی نے آپ کو شرف و مقام سے نوازا اور ہمیں آپکا دفاع کرنے کا حکم دیا، کوئی شخص بھی آپ پر ایمان اور آپ کی اقتدا کیے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

انسان جس قدر نبی ﷺ کی اقتدا کرے اسکے درجات اتنے ہی بلند ہو جاتے ہیں، اس کے برعکس اگر کوئی شخص آپ کے ساتھ یا سنت نبوی کے ساتھ بغض رکھے تو اللہ تعالی اسے ذلیل ورسوا فرماتا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

الکوثر–3
بیشک آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہو گا۔

ہر امت اپنے نبی اور نبی کے صحابہ پر فخر کرتی ہے،اور اس امت کے لئے عظیم شرف اپنے نبی کی تعظیم اور صحابہ کرام سے محبت ہے،اسی کے باعث امت کو شان وشوکت، سعادت مندی،اور دیگر اقوام پر ترقی ملے گی۔

أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

التوبۃ–128
یقیناً تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آگیا ہے، تمہاری تنگی اس کے لئے بارِ گراں ہے، وہ تمہارا بہت خیال کرتا ہے،اور مؤمنوں کے لئے نہایت رؤف ورحیم ہے۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن مجید کو خیر وبرکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اِس ذکرِ حکیم سے مستفید ہونیکی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ اُس نے ہم پر احسان کیا،اسی کے شکر گزار بھی ہیں جس نے ہمیں نیکی کی توفیق دی، میں اس کی عظمت اور شان کا اقرار کرتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتا اور اکیلا ہے،اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں،اللہ تعالی اُن پر، آل وصحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں وسلامتی نازل فرمائے۔

مسلمانوں!

اللہ تعالی نے صرف اپنے لئے دائمی وسرمدی بقار کھی ہے،اور اپنی مخلوقات کے لئے فنا کا حکم صادر فرمایا، زمین وآسمان کی ہر چیز زوال کی جانب رواں دواں ہے،اس لئے صرف وہی باقی بچے گا جو ہمیشہ زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی،اللہ تعالی کا فرمان ہے:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (26) وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

الرحمن–27/26
اس [زمین] پر موجود ہر چیز فنا ہو جائے گی، [26] اور تیرے رب ذوالجلال والاکرام کی ذات باقی رہے گی۔

إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى

بیشک اللہ جو دے اور جو لے سب کچھ اسی کا ہے، اور ہر چیز کا اس کے پاس ایک وقت مقرر ہے۔

آج عالم اسلام کو ایک بہت عظیم سانحہ پیش آیا کہ خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ رحمہ اللہ دنیا فانی سے کوچ کر گئے، منفرد اور عظیم حکمران جس نے اپنے تمام معاملات کے لئے کتاب اللہ کو مشعل راہ بنایا، بلادِ حرمین پر نفاذِ شریعت جاری رکھا، آپ اپنے دین پر فخر کرتے تھے، آپ نے اسلامی شعائر کو نمایاں کیا، علم توحید تھامے شرک وبدعات وخرافات سے نبرد آزما رہے، اپنے کندھوں پر اسلام کی خدمت کا بوجھ اٹھایا، اور بیت اللہ و مسجد نبوی کے لئے تاریخ میں سب سے بڑی توسیع کے احکامات صادر کیے، قرآن مجید کے نسخے دنیا جہاں میں مفت تقسیم کیے جہاں لاکھوں افراد ان سے مستفید ہوتے ہیں، مسلمانوں میں اتحاد واتفاق پیدا کرنے کے لئے ہمہ قسم کے طور طریقے اور انداز اپنائے، ارد گرد کے تمام ممالک میں سنگین بحرانوں کی اندھیریاں چلیں، لیکن اللہ کی مدد و نصرت کے بعد اپنے دانشمندانہ فیصلوں کے ذریعے ملک کو امن وامان اور خوشحالی وترقی کے راستے پر گامزن رکھا، انہیں اپنی رعایا کیساتھ بہت ہی محبت وپیار تھا، اپنی فطرت کے مطابق صاف دل، پاک خلوت، اور کینے سے پاک سینے کے ساتھ زندگی گزاری، انہیں اپنی رعایا سے محبت تھی؛ چنانچہ رعایا بھی انہیں اپنا محبوب سمجھتی تھی، یہی وجہ بنی کہ آپ بہت اچھے حکمران تھے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (تمہارے اچھے حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو، اور وہ تم سے محبت کریں، اور وہ تمہارے لئے دعائیں کریں، اور تم ان کے لئے دعائیں کرو) مسلم

اس ملک پر فضلِ الٰہی اور یہاں پر نفاذِ شریعت کی وجہ سے اہل حل و عقد اور تمام رعایا شہزادہ سلمان بن عبد العزیز کی اس ملک کے بادشاہ کے طور پر قرآن وسنت کی روشنی میں شرعی بیعت کرتے ہیں، اور بیعت کیساتھ محبت، انس اور دعا بھی کرتے ہیں، اسی طرح انکے بھائی مقرن بن عبد العزیز کی ولی عہد کے طور پر بیعت کرتے ہیں، ان سے شاہ سلمان بن عبد العزیز کا بھرپور تعاون، مدد، اور تائید کی امید رکھتے ہیں، اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: (جو شخص ایسی حالت میں فوت ہوا کہ اس کے گلے میں بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا) مسلم

حکمران کا اپنی رعایا پر یہ حق ہے کہ نافرمانی کے کاموں سے ہٹ کر ہر کام میں انکی بات سنی جائے اور اس پر عمل کیا جائے، ان کی خیر خواہی دل میں رکھیں، اور ان کے لئے دعا کریں۔

یا اللہ! فقید امت پر رحم فرما، یا اللہ! ان کے درجات علیین میں بلند فرما، انہیں پہلے فوت شدہ مؤمنوں کیساتھ ملا دے، اور اُنہیں انبیاء، صدیقین، شہداء، اور صالحین کیساتھ جمع فرما، یا اللہ! ان کی قبر کو جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ بنا، یا اللہ! ان کی قبر کو کشادہ و منور فرما، یا اللہ! بڑی گھبراہٹ کے دن انہیں پر امن بنا دے، تیرے نبی کے حوض پر جانے والوں میں شامل فرما، تیرے نبی کے ہاتھوں سے جام پینے والوں میں سے بنا، اور انہیں بغیر حساب وکتاب علیین میں داخل فرما، یا اللہ! سوگواران اور رعایا کو اچھا بدل عطا فرما، جو اسلام اور مسلمانوں کے لئے خیر وبرکت کا باعث بنے۔

یااللہ! ان پر رحم فرما، ان کے درجات بلند فرما، ان کے گناہوں کو معاف فرما، یارب العالمین!

یااللہ! انہیں وسیع وعریض جنت میں جگہ نصیب فرما، یاذالجلال والاکرام!

یااللہ! انہیں ان کی نیکیوں کا اچھا بدلہ عطافرما، یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے لئے جو کچھ بھی کیا ہے سب پر بہترین بدلہ عطافرما، اور ان کے لئے ثواب بڑھا چڑھا کر اپنے پاس محفوظ فرما۔

یااللہ! خادم الحرمین الشریفین شاہ سلمان بن عبد العزیز کو اسلام اور مسلمانوں کے غلبہ کے لئے کام کرنے کی توفیق عطافرما، یااللہ! ان کے ذریعے اپنا دین بلند و بالا فرما، اپنا کلمہ اس کے ذریعے بلند فرما، یااللہ! ان کے اقوال وافعال کو صحیح سمت عطافرما، یااللہ! انہیں اسلام ومسلمانوں کے لئے باعث خیر بنا، یااللہ! ان کے ولی عہد کو اسلام ومسلمانوں کے لئے بھلائی کے کاموں کی توفیق عطافرما، یااللہ! ان کے ذریعے دین غالب فرما، اور کلمۂ اسلام کو بلند فرما، اور دونوں کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطافرما، یاقوی! یاعزیز!

یااللہ! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطافرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔

یااللہ! ہمارے ملک کو امن وامان کا گہوارہ بنا، ایمان کا گڑھ بنا، خوشحال، مستحکم، اور ترقی والا بنا، یااللہ! امن وامان اور خوشحالی تمام اسلامی ممالک میں پھیلادے۔

یااللہ! ساری دنیا میں خونِ مسلم کی حفاظت فرما، اور انکے حالات درست فرمادے، یاذالجلال والاکرام!

یااللہ! سب مسلمانوں کو اچھے انداز سے اپنی طرف رجوع کرنے والا بنادے۔

یااللہ! اسلامی ممالک کو دشمن قوتوں کے شر سے محفوظ فرما، یاقوی! یاعزیز! ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر بہت ظلم ڈھائے، اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالیٰ تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو۔

تم صاحبِ عظمت و جلالت اللہ کو یاد رکھو؛ وہ تمہیں یاد رکھے گا، اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو تو وہ اور زیادہ دے گا، یقیناً اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، تم جو بھی کرتے ہو اللہ تعالی جانتا ہے۔

(11) لوگوں میں صلح کروانا، اور سانحہ پشاور کی مذمت

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبد الرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، وہی سب کا مالک، حق، اور ہر چیز واضح کرنیوالا ہے، چاہے مجرمین کو اچھا نہ بھی لگے وہ اپنے کلمات کے ذریعے حق کو غالب، اور باطل کو مغلوب کر دیتا ہے، اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتا ہے، وہی اولین و آخرین سب کا معبود ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اللہ کے بندے، اور اس کے چنیدہ رسول ہیں، یا اللہ! اپنے بندے، اور رسول محمد، آپ کی اولاد اور متقی صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

اللہ کے پسندیدہ اعمال پر عمل اور حرام کردہ اعمال سے دور رہ کر تقوی الہی اختیار کرو، متقی تمام بھلائیوں کے ساتھ بامراد، اور خواہشات کے پیروکار نامراد ہوں گے۔

مسلمانوں!

یہ بات سمجھ لو! اللہ کے ہاں محبوب ترین چیز اپنی اصلاح اور دوسروں میں مصالحت کروانا ہے، اپنی اصلاح سے مراد یہ ہے کہ خود کو وحی کے مطابق بنایا جائے، جو کہ تزکیہ و طہارتِ نفس کا باعث ہے، اور دوسروں میں مصالحت یہ ہے کہ انفرادی یا اجتماعی دِگرگوں صورت حال کو درست کیا جائے، یا دو افراد یا دو گروہوں کے درمیان شرعی تقاضوں کے مطابق خراب تعلقات کو درست کیا جائے، چنانچہ دوسروں میں مصالحت متنفر دلوں کو قریب، متصادم آراء میں ہم آہنگی، اور اصلاح کی غرض سے ثواب کی امید کرتے ہوئے حکمت و بصیرت کے ساتھ واجب حقوق کی ادائیگی کرنے کا نام ہے۔

ناراض افراد میں صلح کروانا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ، اور عام و خاص فتنوں سے امان، اور ہر لحاظ سے مفید ہے، اس کے ذریعے شدید ضرر رساں اشیا کا خاتمہ کیا جاتا سکتا ہے۔

اور مصالحت قائم کرنے سے شیطان کے لئے انسان میں داخل ہونے کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

فرد یا قوم میں سے کسی کی تاریخ پر کھنے والا اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ ناراض افراد میں صلح نہ کروانے کی وجہ سے ان کی زندگیوں میں نقصانات کا دائرہ وسیع تر ہوتا گیا، جبکہ باہمی صلح کی وجہ سے بہت سے نقصانات اور فتنے دھول کی طرح اُڑ گئے۔

بہت سے بڑے بڑے سانحے چھوٹی چھوٹی باتوں سے پیدا ہوتے ہیں، اسی لئے ناراض لوگوں میں صلح کروانا اسلام کے عظیم مقاصد اور بہترین تعلیمات میں شامل ہے، فرمان باری تعالی ہے:

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

الانفال—1

تم اللہ سے ڈرو، اور اگر تم مؤمن ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہوئے آپس میں ناراض افراد کی صلح کرواؤ۔

اور ناراض افراد میں صلح کروانے کی فضیلت کے بارے میں نبی ﷺ کا فرمان ہے: (کیا میں تمہیں [نفلی] نماز، روزہ، اور صدقہ سے بھی افضل درجات کے بارے میں نہ بتلاؤں؟) تو انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں؟ تو آپ نے فرمایا: (ناراض لوگوں میں صلح کروانا، کیونکہ باہمی ناچاقی ہی "حالقہ" ہے) ابو داود، اور ترمذی نے اسے صحیح کہتے ہوئے ابو درداء رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ: "حالقہ" سے مراد یہ نہیں کہ سر کے بال مونڈ دیتی ہے، بلکہ دین کا صفایا کر دیتی ہے۔

فرمان باری تعالی ہے:

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا

النساء–114

ان کی بہت سی خفیہ باتوں میں کوئی خیر کی بات نہیں ہوتی، الّا کہ کوئی شخص صدقہ، نیکی، اور لوگوں کے مابین صلح کروانے کا حکم دے، جو شخص یہ کام اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرے گا، ہم جلد ہی اسے عظیم اجر سے نوازیں گے۔

ایسے ہی فرمایا:

وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ

الاعراف–170

اور جو لوگ کتاب پر مضبوطی سے کاربند ہو کر نمازیں قائم کرتے ہیں، [ان کا صلہ یہ ہے کہ] بیشک ہم اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کریں گے۔

ایک مقام پر فرمایا:

وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ

الاعراف–142

اصلاح کرو، اور فسادیوں کے راستے پر مت چلو۔

ایک جگہ اور فرمایا:

يَابَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَى وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

الاعراف–35

اے بنی آدم! اگر تمہارے پاس تمہی میں سے رسول آئیں جو تمہارے سامنے میری آیات بیان کریں تو [ان کی بات سننے کے بعد] جس شخص نے تقوی اختیار کیا اور اصلاح کی تو ایسے لوگوں کے لئے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔

ایسے ہی فرمایا:

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

الانعام–48

اور ہم رسولوں کو صرف اس لئے بھیجتے ہیں کہ لوگوں کو بشارت دیں اور ڈرائیں، چنانچہ جو کوئی ایمان لے آیا اور اصلاح کی تو ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔

میاں بیوی کے اختلافات میں صلح ایسی بنیاد پر ہو گی جو دونوں کے حقوق کی ضامن ہو، فرمان الہی ہے:

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا

النساء–35

اور اگر تمہیں زوجین کے باہمی تعلقات بگڑ جانے کا خدشہ ہو تو ایک ثالث مرد کے خاندان سے اور ایک عورت کے خاندان سے مقرر کر لو، اگر وہ دونوں صلح چاہتے ہوں تو اللہ تعالی ان میں موافقت پیدا کر دے گا، اللہ تعالی یقیناً سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔

اسی بارے میں یہ بھی فرمایا:

وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ

النساء–128

اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند سے بدسلوکی یا بے رخی کا اندیشہ ہو تو اگر میاں بیوی آپس میں سمجھوتہ کر لیں تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں اور صلح بہر حال بہتر ہے۔

میاں بیوی کے درمیان صلح کی وجہ سے خاندان کا وجود کٹنے پھٹنے سے محفوظ رہتا ہے، جس کی وجہ سے خاندانی دیکھ بھال قائم رہتی ہے، اور میاں بیوی کے تعلقات مزید مضبوط ہوتے ہیں، اور اولاد کو والدین کے متحد ہونے کی وجہ سے پر امن، اور مستحکم تربیت گاہ میسر ہوتی ہے، ہر قسم کے انحراف سے محفوظ رہتے ہوئے، والدین کی شفقت حاصل کرتے ہیں اور اچھی تربیت پاتے ہیں۔

اور اگر میاں بیوی کے درمیان جھگڑا طول پکڑ جائے، اور کوئی صلح نہ کروائے تو خاندان سلامت نہیں رہتا، بچے بگڑ جاتے ہیں، اور طلاق کے بعد رشتہ داروں کے تعلقات میں دراڑیں پڑ جانے کی وجہ سے زندگی میں انہیں ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور میاں بیوی دونوں نقصان اٹھاتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ: ''شیطان اپنے لشکروں کو کہتا ہے کہ: ''آج تم میں سے کس نے مسلمان کو گمراہ کیا ہے؟ میں اسے قریب کر کے تاج پہناؤں گا! تو ایک آکر کہتا ہے کہ: ''میں نے فلاں کو اتنا ورغلایا کہ اس نے اپنے والدین کی نافرمانی کرلی'' تو شیطان کہتا ہے: ''ہو سکتا وہ صلح کرلے'' دوسرا آکر کہتا ہے کہ: ''میں نے فلاں کو اتنا ورغلایا کہ اس نے چوری کرلی'' تو شیطان کہتا ہے: ''ممکن ہے وہ بھی توبہ کرلے'' تیسرا آکر کہتا ہے کہ: ''میں نے فلاں کو اتنا ورغلایا کہ وہ زنا کر بیٹھا'' تو شیطان کہتا ہے: ''ہو سکتا ہے یہ بھی توبہ کرلے'' ایک اور آکر کہتا ہے کہ: ''میں نے فلاں کو اتنا ورغلایا کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق ہی دے دی'' تو اب کی بار ابلیس کہتا ہے کہ: ''توں ہے تاج کا مستحق!!'' تو اسے اپنے قریب کر کے تاج پہناتا ہے'' مسلم

مصالحت آپس میں ناراض رشتہ داروں کے درمیان بھی ضروری ہے، تاکہ صلہ رحمی قائم دائم رہے، اور قطع تعلقی نہ ہو، کیونکہ صلہ رحمی باعث خیر و برکت، اور جنت میں داخلے کا سبب ہے، اس کی وجہ سے دینی، دنیاوی بھلائیاں اور عمر میں برکت حاصل ہوتی ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (رشتہ داری عرش سے چمٹ کر کہتی ہے: جو مجھے جوڑے گا اللہ اسے جوڑ دے گا، اور جو مجھے توڑے گا اللہ اسے توڑ دے گا) بخاری و مسلم

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالی اس کے رزق میں فراخی اور عمر میں درازی فرمائے تو وہ صلہ رحمی کرے) بخاری

عمرو بن سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (رشتہ داری جوڑنا مالی ثروت، خاندانی محبت، اور عمر میں طوالت کا باعث ہے) طبرانی، یہ حدیث صحیح ہے۔

بالکل اس کے برعکس قطع رحمی، دنیا و آخرت میں بد بختی اور شر کا باعث ہے، چنانچہ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (قطع رحمی کرنے والا شخص جنت میں نہیں جائے گا) بخاری و مسلم

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: (بغاوت اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی ایسا گناہ نہیں ہے جسکی سزا دنیا میں اللہ کی طرف سے جلد از جلد دی جاسکتی ہو، اور آخرت میں بھی اس کے بدلے میں عذاب ہو) ابو داود، اور ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔

اس لئے آپس میں ناراض رشتہ داروں کے درمیان صلح کراونا عظیم نیکیوں میں سے ہے۔

مصالحت پڑوسی کے ساتھ بھی ضروری ہے تاکہ اللہ کی طرف سے فرض کردہ پڑوسی کا حق ادا ہو سکے، چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (مجھے جبریل اتنی دیر تک پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ اسے وارث بھی بنائے گا) بخاری و مسلم

دو آپس میں لڑنے والے مسلمانوں کے درمیان بھی صلح کروائی جائے، فرمان الٰہی ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

الحجرات–10

بلاشبہ مؤمن آپس میں بھائی، بھائی ہیں، تو تم اپنے بھائیوں کے مابین صلح کرواؤ، اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اے مسلم!

لوگوں کے مابین مصالحت مت ترک کرنا، اس میں بہت ہی خیر ہے، چنانچہ آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام کے درمیان صلح کروایا کرتے تھے، اور اس کام کے لئے صحابہ کرام، اور ان کے بعد تابعین عظام نے بھی اپنا کردار ادا کیا، اس بارے میں ان کے بے شمار فرمودات ہیں۔

اور حدیث نبوی میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (لوگو! مسلمانوں کے درمیان مصالحت قائم کرو، بیشک اللہ تعالی مسلمانوں میں صلح کرواتا ہے) اور مسلمان اس دور میں صلح کروانے والے افراد کی کمی کے باعث مایوس ہیں، جبکہ بہت سے مسلمان معاشرے میں اس کام سے بیزار نظر آتے ہیں۔

اے مسلم!

تمہیں خلوص نیت، ثواب کی امید، اور اسباب اپنانے کا حکم دیا گیا ہے، پھر ان کے نتائج اللہ تعالی کے سپرد ہیں، اور اللہ تعالی نے تمہیں اس کام پر ثواب کا وعدہ دے دیا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ

الجاثية–15

جو بھی اچھا کام کرے گا وہ اپنے لئے کرے گا، اور جو بھی برائی کرے گا وہ اسی پر ہو گی، پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن کریم کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت و ٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے گناہوں کی بخشش مانگو۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفات اللہ کے لئے ہیں، تمام تعریفیں آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے اللہ کے لئے ہیں، وہی حمد کا مستحق ہے، اسی نے نیکیاں کرنے کا حکم دیا، اسی نے سرکشی، زیادتی، اور گناہوں سے منع فرمایا، میں اسی کی حمد خوانی اور شکر بجالاتا ہوں کہ اس نے ہم پر اور سب مخلوقات پر اپنی نعمتیں نچھاور فرمائیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا اور یکتا ہے، وہی اولین و آخرین سب کا معبود ہے، اس سے کوئی بات، عمل، اور ارادہ مخفی نہیں رہ سکتا، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی و سربراہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ کو اللہ تعالی نے نشانیاں دے کر مبعوث فرمایا، یا اللہ ! اپنے بندے اور رسول محمد، آپ کی آل، اور نیکیوں کی طرف سبقت لے جانے والے صحابہ کرام پر اپنی رحمت، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الٰہی اختیار کرو اور اسی کی اطاعت کرو، ہمیشہ گناہوں و معصیت سے بچ کر رہو، کیونکہ اللہ تعالی کی پکڑ بہت سخت ہے۔

اللہ کے بندو!

لوگوں پر اللہ کی طرف سے حجت قائم ہو چکی ہے، کہ خود اللہ تعالی نے صلح کروانے والوں پر احسان کرتے ہوئے دنیا و آخرت میں ملنے والا ثواب بیان فرما دیا، اور فسادیوں کو سزا دینے کے لئے دنیاوی رسوائی، اور آخرت میں ان کے منتظر عذاب کے بارے میں بتلا دیا۔

جس طرح اللہ تعالی اصلاح اور مصالحت کو پسند فرما کر دنیا و آخرت میں ناقابل بیان حد تک اجر و ثواب سے نوازے گا، اسی طرح اللہ تعالی فساد اور فسادیوں کو بھی ناپسند فرماتا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ

القصص–77

زمین میں فساد مت تلاش کرو، بیشک اللہ تعالی فسادیوں کو پسند نہیں فرماتا۔

اسی طرح فرمایا:

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

الاعراف–85

اور زمین پر اصلاح کے بعد فساد مت پھیلاؤ، اگر تم مؤمن ہو تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

اسی طرح فرمایا:

وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ

البقرۃ–205

اور اللہ تعالی فساد کو ناپسند کرتا ہے۔

ایک جگہ فرمایا:

وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ

الاعراف–142

فسادیوں کے راستے پر مت چلو۔

انسانی جانوں کے قتل کے بعد کونسا فساد شرک کے بعد سنگین ہو سکتا ہے ؟!! اللہ تعالی نے معصوم جانوں کا قتل حرام قرار دیا ہے، پاکستان کے شہر پشاور میں رونما ہونے والے سانحہ میں بہت سے معصوم بچوں سمیت 120 جانوں کا قتل ایک ایسا سنگین جرم ہے جو سنگلاخ پہاڑ بھی نہیں کر سکتے، یہ قتل عام مجرم قاتلوں کے ہاتھوں ہوا، یہی فسادی لوگ ہیں، یہی دہشتگرد اور رسوا ہونے والے لوگ ہیں، یہ شریر انسانیت کے بھی دشمن ہیں۔

بہت سے لوگ عام معاشروں میں عموما، اور مسلم معاشروں میں خصوصا اس قسم کے دہشت گردی، اور المناک جرائم سے متاثر ہیں، یہ سانحہ المناک سانحہ ہے، یہ دہشت گردی اور مجرمانہ فعل ہے، اس سانحے میں بہت سے سنگین گناہوں کا ارتکاب کیا گیا، اس ملک کے تمام ذمہ داران، علمائے کرام، اور عوام الناس اس سنگین جرم کی انتہائی پر زور مذمت، کرتے ہیں، اور ساتھ میں اس قسم کے جرائم کو ختم کرنے کے لئے انہیں جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا مطالبہ کرتے ہیں، تاکہ دوبارہ اس قسم کا اندوہناک سانحہ پیش نہ آئے، یہ کام تو ابلیس خود بھی نہیں کر سکا، اس لئے علمائے کرام پر ضروری ہے کہ درندگی پر مبنی ایسے اعمال سے لوگوں کو خبردار کریں، ایسے ہی کاموں سے اسلام کی روشن صورت کو بگاڑا گیا، اور اسلام سے انکا کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ اسلام رحمت، سلامتی، بھلائی، اور عدل وانصاف کا دین ہے، اسلامی نصوص بھی اسی بات کا پرچار کرتی ہیں، اور تاریخ بھی اسی بات کی گواہی دیتی ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَتَبْنَا عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا

المائدة–32

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کے لیے (تورات میں) لکھ دیا تھا کہ ’’جس شخص نے کسی دوسرے شخص کو قتل قصاص کے بغیر، یا زمین میں فساد بپا کرنے کی غرض سے قتل کیا تو اس نے گویا سب لوگوں کو ہی مار ڈالا اور جس نے کسی کو (قتل ناحق سے) بچا لیا تو وہ گویا سب لوگوں کی زندگی کا موجب ہوا‘‘۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جن کو اللہ تعالی نے نیکیوں کے لئے دروازہ، اور برائی کے لئے روکنے کا سبب بنایا ان کے کے لئے خوشخبری ہے، اور جن کو اللہ تعالی نے برائیوں کے لئے دروازہ، اور نیکیوں کے لئے روکنے کا سبب بنایا ان کے کے لئے ہلاکت ہے) یہ حدیث صحیح ہے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

یقینا اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام پڑھو۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اس لئے سید الاولین والآخرین اور امام المرسلین پر درود پڑھو۔

اللهم صلِّ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما صلَّيتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، اللهم وبارِك على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما باركتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد وسلم تسليما كثيرا

یااللہ ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یااللہ ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یااللہ ! ان کے ساتھ ساتھ اپنی رحمت، اور کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین !

یارب ! ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کوئی کینہ مت پیدا فرما، یااللہ ! ہمیں اور ہم سے پہلے ایمان میں سبقت لے جانے والے بھائیوں کو بخش دے، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کوئی کینہ مت پیدا فرما، اے پروردگار ! تو ہی بخشنے والا، اور نرمی ور حم کرنے والا ہے۔

یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غالب فرما، یااللہ ! کفر اور تمام کفار کو ذلیل کر دے، یااللہ ! اپنے اور دین کے دشمنوں کو نیست و نابود فرمادے، یارب العالمین !

یااللہ ! اپنے قرآن، اور سنت نبوی کو ساری دنیا میں غلبہ عطا فرما، یااللہ ! اپنے دین، قرآن، اور سنت نبوی کو ساری دنیا میں غلبہ عطا فرما، یاقوی ! یاعزیز ! یارب العالمین !

یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو گمراہ کن فتنوں سے محفوظ فرما، یااللہ ! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو گمراہ کن فتنوں سے محفوظ فرما، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہمیں اپنی اطاعت میں مشغول فرما، اور ہمیں تیری نافرمانی سے دور فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان اور شیطانی چیلوں اور شیطانی لشکروں سے محفوظ رکھ، یااللہ ! مسلمانوں کو شیطان اور شیطانی چیلوں اور شیطانی لشکروں سے محفوظ رکھ، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہمیں حق بات اچھی طرح دکھادے، اور پھر اتباعِ حق کی توفیق عطا فرما، اور ہمیں باطل بات اچھی طرح دکھادے، اور پھر باطل سے بچنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے، ہمارے لئے باطل کے بارے میں ابہام مت رکھنا، کہ کہیں گمراہ نہ ہو جائیں، یاذالجلال والاکرام !

یااللہ ! مہنگائی، وبائی امراض، زنا، زلزلے، آزمائشیں، ظاہری و باطنی فتنے سب سے ہمیں محفوظ فرما، یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے، مہنگائی، وبائی امراض، زنا، زلزلے، آزمائشیں، ظاہری و باطنی فتنے سب سے ہمیں محفوظ فرما، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! مسلمان مقروض لوگوں سے قرضے چکادے، یااللہ ! مسلمان قیدیوں کو رہائی نصیب فرما، یااللہ ! تمام بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ ! تمام بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ ! تمام بیماروں کو شفایاب فرما۔

یااللہ ! زمین پر فساد و بغاوت کرنے والے جادو گروں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ ! ان پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ ! سب مسلمانوں، اوران کی اولاد کو جادو گروں کے شر سے محفوظ فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، یااللہ ! ان کی مکاریاں بھسم فرمادے، یااللہ ! ان کی مکاریاں بھسم فرمادے، یااللہ ! تجھے تیری عزت، کبرائی، اور عظمت کا واسطہ ! یااللہ ! ان کی مکاریاں انہی کے خلاف بنادے۔

یااللہ ! ہمارے ملک کی ہر شر و مصیبت سے حفاظت فرما۔

یااللہ ! اپنے بندے خادم الحرمین الشریفین کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، یااللہ ! اُسکی اپنی مرضی کے مطابق راہنمائی فرما، اوراس کے تمام اعمال اپنی رضا کے لئے قبول فرما، یااللہ ! ہر اچھے نیکی کے کام کی انہیں توفیق دے، اور اپنے دین کو اس کے ذریعے غالب فرما، یااللہ ! انہیں ہر خیر کے کام کی توفیق عطا فرما، اس کے دونوں ولی عہد کو بھی اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، اور انکی اپنی مرضی کے مطابق راہنمائی فرما، اور انہیں اسلام و مسلمانوں کے لئے سود مند کام کرنے کی توفیق دے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں ایک لمحے یا اس سے بھی کم وقت کے لئے تنہامت چھوڑنا۔

یااللہ ! ہمارے تمام معاملات درست فرمادے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی سے نواز، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ یااللہ ! ہم اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یااللہ ! ہم اپنے نفس اور برے اعمال کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یااللہ ! ہمیں ہر شریر کے شر سے محفوظ فرما، یارب العالمین ! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ کے بندوں !

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (90) وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ

النحل–91/90

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو (مال) دینے کا حکم دیتا ہے، اور تمہیں
فحاشی، برائی، اور سرکشی سے روکتا ہے، اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ اور اللہ تعالی سے کئے وعدوں کو پورا کرو، اور اللہ تعالی کو ضامن بنا کر اپنی قسموں کو مت توڑو، اللہ تعالی کو تمہارے اعمال کا بخوبی علم ہے۔

اللہ کا تم ذکر کروہ وہ تمہیں کبھی نہیں بھولے گا، اسکی نعمتوں پر شکر ادا کروہ وہ تمہیں اور زیادہ عنائت کرے گا، اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(12) غریب اور غربت! آداب اور حکمت الھی

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جس نے اپنے بندوں کو امیر یا غریب بنایا، تمام اوامر و نواہی پر اسی کا ثناء خواں اور شکر گزار ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ بر حق نہیں، وہ یکتا ہے، اس نے اپنے بندوں کے فیصلے حق وعدل کے ساتھ کئے ہیں، اور عذاب کا حقدار بننے سے خبر دار کیا، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ کی جود و سخا کی انتہا نہیں ہے،، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل پر، اور صحابہ کرام پر رحمتیں نازل فرمائے جو کہ صاحب عزم وہمت تھے۔

حمد و ثناء کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی کی نصیحت کرتا ہوں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102
اے ایمان والو! اللہ سے ایسے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت مسلمان ہونے کی حالت میں ہی آئے۔

امیری اور فقیری بندوں کے لئے اللہ تعالی کی طرف سے آزمائش ہوتی ہے؛ اللہ تعالی کسی کو فراوانی سے اس لئے نوازتا ہے تا کہ وہ دیکھے کہ بندہ حمد وشکر بجالاتا ہے یا سرکش بنتا ہے، اور کسی پر دنیاوی تنگی امتحان لینے کے لئے ڈالتا ہے کہ بندہ صبر و تحمل سے کام لیتا ہے یا جزع فزع کا ڈھنڈورا پیٹتا ہے، اسی لئے اللہ تعالی نے فرمایا:

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ

الانبیاء–35
ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے، اور ہم تمہیں خیر وشر سے آزماتے ہیں، اور ہماری طرف ہی تم لوٹائے جاؤ گے۔

لیکن مؤمن کی حالت تعجب خیز ہے؛ اگر تکلیف پہنچے تو صبر کر کے اسے اپنے لئے بھلائی میں بدل لیتا ہے، اور اگر خوشی ملے تب شکر کر کے نیکی کما لیتا ہے؛ چنانچہ مؤمن زحمت و رحمت کے لئے صبر و شکر سے کام لیتا نظر آتا ہے، جبکہ اللہ تعالی اس کی حالت کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے اسی لئے فرمایا:

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ

الملک–14
خبردار! جس نے پیدا کیا ہے وہ انتہائی باریک بین اور باخبر ذات ہے۔

زندگی کے پہیے میں اللہ کی جانب سے رزق کی کمی بیشی سب کے لئے امیری یا فقیری کا تعین کرتی ہے، چنانچہ فرمانِ باری تعالی ہے:

وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا

الزخرف–32
اور ہم نے سب لوگوں کی ایک دوسرے پر درجہ بندی کر دی ہے، تا کہ وہ ایک دوسرے کی خدمات حاصل کر سکیں۔

یعنی: تم ایک دوسرے کو ضرورت کے وقت استعمال کرتے ہو؛ جس سے الفت وانس پیدا ہوتا ہے، اور مالدار لوگ اپنی دولت کی وجہ سے غریب لوگوں کو بطورِ مزدور رکھتے ہیں، اس سے دونوں ایک دوسرے کے لئے ذریعہ معاش ثابت ہوتے ہیں، ایک دولت تو دوسرا محنت کی وجہ سے معاون ثابت ہوتا ہے۔

بسااوقات غربت ہی انسان کے لئے بہتر ہوتی ہے، جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ

الشوریٰ–27
اگر اللہ تعالی اپنے بندوں کے لئے رزق کی فراوانی کر دیتا تو سب زمین پر فساد برپا کر دیتے۔

یعنی لوگ اللہ کی اطاعت کے لئے وقت نہ نکالتے، جس کی وجہ سے لوگ بغاوت، سرکشی، اور مخلوق پر جبر کرنے لگتے۔

وَلَكِنْ يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ

الشوریٰ–27
لیکن اللہ تعالی اپنے اندازے کے مطابق رزق نازل فرماتا ہے، کیونکہ وہ اپنے بندوں کے بارے میں خبر اور بصیرت رکھتا ہے۔

اور اگر بندے کو غربت میں مبتلا کر دیا جائے، تو ایسے وقت میں صبر عظیم ترین عبادت ہے، چنانچہ آمدن کم ہونے کی وجہ سے زندگی میں کدورت آ جانے پر گھٹن محسوس ہو اور نہ ہی اس سے بد دل ہونا چاہیے؛ کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی زندگیاں گزر بسر پر مشتمل تھیں، حقیقت تو یہ ہے کہ دنیاوی رنگینیاں عارضی اور بے وقعت ہیں، ان کے نا ملنے پر افسوس و ملال نہیں ہونا چاہیے، بلکہ دل کو اطمینان بخشنے اور نعمتِ الٰہی کی قدر کروانے کے لئے نبی ﷺ نے فرمایا: (جب کسی کی نظر جسمانی یا مادی نعمتوں سے مالا مال شخص پر پڑے تو وہ اپنے سے کم تر افراد پر اپنی نظریں دوڑائے) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ: (ایسا کرنے پر تم اللہ تعالی کی نعمتوں کی بے قدری نہیں کرو گے)۔

اسی لئے اسلام نے امیروں کے ساتھ ساتھ غریب لوگوں کو خاص طور پر دعوت دی ہے کہ اپنے دل کو غنی بنانے کے لئے نفسانی خواہشات کو کچل دیں، نعمت چاہے تھوڑی ہی کیوں نہ ہو دل کو اللہ کی تقسیم پر راضی رکھنے کے لئے قناعت پسند بنائیں، کیونکہ ازلی فیصلوں میں اللہ کی طرف سے تمہارے لئے لکھی ہوئی چیز تم سے کوئی چھین نہیں سکتا، چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا: (اللہ کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ تم سب سے بڑے سخی بن جاؤ گے) ترمذی

فقراء کے لئے باطنی، ظاہری، سلوکی، اور عملی آداب ہیں ہر غریب شخص کو انکا خیال کرنا چاہئے، چنانچہ:

باطنی ادب یہ ہے کہ: اللہ تعالی نے اسے غریب بنایا ہے، اس بات کو کراہت کی نگاہ سے مت دیکھے، یعنی: اللہ تعالی کی مرضی کو برا مت جانے، کہ اللہ نے اسے غریب کیوں بنایا! جبکہ غربت کو برا سمجھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ظاہری ادب یہ ہے کہ: عفت و سفید پوشی میں اپنی غربت کو چھپا کر رکھے، شکوی شکایت نہ کرتا پھرے، انہی لوگوں کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا:

يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ

البقرة–273
سفید پوشی کے باعث جاہل انہیں یہ سمجھے گا کہ بہت "امیر" آدمی ہے۔

سلوکی ادب یہ ہے کہ: کسی امیر شخص کی مالداری کی وجہ سے اس کے سامنے مت جھکے، چنانچہ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "اللہ تعالی سے ثواب لینے کی خاطر کسی امیر شخص کا کسی فقیر کے سامنے جھکنا کتنا اچھا عمل ہے"، اسی طرح غریب آدمی کو امیر لوگوں کے سامنے انکی جیب پر نظر رکھتے ہوئے حق بات کرنے سے گریز بھی نہیں کرنا چاہیے۔

جبکہ عملی ادب یہ ہے کہ: غربت کے باعث عبادت گزاری میں کمی نہ آنے دے، اور تھوڑا بہت ہی اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہے یہی "جُهدِ مقل" یعنی: کمی کے باوجود اللہ کی راہ میں دینا ہے، جسکی فضیلت ان صدقات سے کہیں زیادہ ہے جو فراوانی کے وقت دیئے جاتے ہیں۔

اللہ تعالی نے غریب لوگوں کی فضیلت کچھ ایسے بیان کی:

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ

الحشر–8
غریب مہاجرین کے لئے (بھی) ہے جو اپنے گھروں اور جائیدادوں سے باہر نکال دیئے گئے ہیں۔

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ

البقرۃ–273
(یہ صدقات)ان غریبوں کے لیے ہیں جو اللہ کے راستے میں روکے گئے ہیں، زمین میں سفر نہیں کر سکتے۔

ان دونوں مقامات پر اللہ تعالی نے اپنے اولیاء کی مدح میں ہجرت اور قید سے بھی پہلے فقیری اور غربت کو ذکر کیا ہے، اور اللہ تعالی اپنے محبوب لوگوں کی مدح محبوب صفات کے ساتھ ہی کرتا ہے، اگر فقیری اور غربت اللہ تعالی کو پسند نہ ہوتی تو اپنے محبوب بندوں کی کبھی ان الفاظ کے ساتھ تعریف نہ کرتا۔

اسی طرح نبی ﷺ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: (میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو مجھے اکثر غریب لوگ ہی نظر آئے) بخاری و مسلم

فقراء کی جانب سے اللہ تعالی کی تقسیم پر اظہار رضامندی اور فضیلتِ فقیری کے باوجود اسلام نے امیر لوگوں کو غریب لوگوں کے ساتھ نیکی واحسان کی دعوت دیکر غربت کا حل نکالا ہے، چنانچہ فقراء کی کفالت، ان کے دکھ درد میں شرکت، اور ان کی مدد کے لئے ہر ممکنہ کوشش کرنے کی ترغیب دلائی، اسی لئے نبی ﷺ نے فرمایا: (بیواؤں اور مساکین کی مدد کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے–راوی کہتا ہے: میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا- وہ مسلسل قیام اور روزے رکھنے والے شخص کی طرح ہے) مسلم

اسی طرح اسلام نے غربت کے خاتمے کے لئے بیروزگاری، اور سستی کو ایک طرف اتار پھینکنے کا حکم دیتے ہوئے کام کرنے کی دعوت دی، تاکہ غریب لوگ معاشرے اور اپنے اہل خانہ پر بوجھ مت بنیں۔

غربت کا خاتمہ، اور تلاشِ رزق کے لئے کوشش، اسباب و وسائل بروئے کار لانا، شرعی حکم کی پاسداری ہے، جو کہ ایک اچھی عادت بھی ہے، اسی لئے اللہ تعالی نے فرمایا:

فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

الملک–15
دنیا کے [معاشی] راستوں میں دوڑ دھوپ کرو، اور اللہ کے رزق میں سے کھاؤ، اسی کی طرف واپس جانا ہے۔

حکم اسی لئے دیا ہے کہ غریب آدمی خود سے معاشرے کا سرگرم رکن بن جائے، اپنی کمائی کھائے، کمر سیدھی رکھے، عزت و آبرو کی حفاظت کرے، اولاد کی عزت افزا تربیت کرے، جو اچھے معاشرے کی بنیاد بن سکیں، انکی تعمیر و ترقی کے لئے کوششیں کرتا رہے، تاکہ ایک دن اولاد اطاعت و معرفتِ الہی کے لئے مدد و معاون ثابت ہو، جس سے نظریں آخرت کے لئے گڑ جائیں، یہی آخرت کی زندگی اچھی اور باقی رہنے والی ہے۔

یہی وجہ تھی کہ غربت کے بعد فراخی کو اللہ تعالی نے اپنے رسول ﷺ کے لئے بطورِ احسان پیش کیا، اور فرمایا:

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَى

الضحیٰ- 8

آپ مالی طور پر کمزور تھے، تو اللہ تعالی نے غنی بنا دیا۔

اسی لئے نبی ﷺ دعا بھی کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الهُدَى وَالتُّقَى وَالعَفَافَ وَالغِنَى

یعنی: یا اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقوی، عفت، اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔ مسلم

اور نبی ﷺ نے اپنے صحابی اور خادم انس رضی اللہ عنہ کے لئے مالی فراوانی کی دعا فرمائی: (یا اللہ! انس کو مال و اولاد کثرت سے عنایت فرما، اور اس کے لئے بابرکت بنا) بخاری و مسلم

اللہ کے بندوں!

فراخ رزق نیک عمل کا پھل ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: (جو شخص اپنی عمر اور رزق زیادہ کروانا چاہتا ہے وہ صلہ رحمی کرے) بخاری و مسلم

ایسے ہی نبی ﷺ نے فرمایا: (اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا خرچ کرنے والا ہاتھ ہے، اور نیچے والا سوالی ہاتھ ہے) بخاری و مسلم

اللہ کے بندوں!

دستکاری، ہنر مندی، یا زراعت، شرف و عزت کا مقام ہے، جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (کسی نے بھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا) بخاری

آپ سے یہ بھی پوچھا گیا: کونسا ذریعہ معاش بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: (انسان اپنے ہاتھ سے کمائے، یا بیع مبرور) احمد

اسی طرح آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: (ایک شخص اپنی رسی کے ذریعے [جنگل] سے اپنی کمر پر لکڑیاں لاد کر فروخت کرے؛ تو اللہ تعالی اس کے چہرے کو [شرمندگی] سے محفوظ کر دے گا، [یہ کام] لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے، وہ چاہیں اُسے دیں یا نا دیں)

یہی بہترین طرزِ زندگی، اور سیدھا راستہ ہے، جبکہ مال جمع کرنے کے لئے لوگوں سے مانگتے پھرنا مذموم صفت، اور قبیح فعل ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: (ایک آدمی ہمیشہ لوگوں سے مانگتا رہتا ہے، وہ جب قیامت کے دن آئے گا تو اس کے چہرے پر گوشت بالکل نہیں ہوگا) مسلم

ایسے ہی بھکاری پن کے خاتمے کے لئے آپ ﷺ نے فرمایا: (جو لوگوں سے اپنا مال زیادہ کرنے کے لئے مانگتا ہے، وہ آگ کا مطالبہ کرتا ہے، [اب اس کی] مرضی کم لے یا زیادہ لے) مسلم

مذکورہ بالا تعلیمات کے ساتھ ساتھ صدقہ کرنے والے افراد کو بھی چاہئے کہ صرف ضرورت مند افراد کو صدقہ دیں، کسی اور کو مت دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: (صاحب حیثیت، اور تندرست و توانا شخص کے لئے مانگنا جائز نہیں ہے) ترمذی

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: (تین قسم کے لوگ ہی مانگ سکتے ہیں: 1- بالکل کنگال شخص، 2- بہت بڑی چٹی پھرنے والا، 3- خون بہا ادا کرنے والا) ابو داود اللہ تعالی میرے لئے اور آپ سب کے لئے قرآن مجید کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس سے مستفید ہونیکی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے اور وہی ہمیں کافی ہے، سلامتی ہو اللہ کے چنیدہ افراد پر، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود بر حق نہیں وہ آخرت میں بھی اور دنیا میں بھی اکیلا اور یکتا ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے بندے اور اس کے برگزیدہ رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر آپ کی آل، تمام صحابہ کرام اور اطاعت گزاروں پر رحمت نازل فرمائے۔

حمد و ثناء کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

کوئی شک نہیں کہ عالم اسلام میں آج غربت کی شرح ترقی کے وسائل کے بارے میں سرد مہری، سودی قرضوں کے بوجھ، اور سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں کمزوری کی وجہ سے ہے۔

ایمانی کمزوری کی صورت میں غربت کے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں، ایسے ہی غربت کا شمار ان بڑے اسباب میں ہوتا ہے جن سے شرافت ختم، اور بے حیائی، چوری، رشوت، لوگوں کا مال ہڑپ کرنا عام ہوتا ہے، جبکہ جرائم کی شرح، اور گھریلو لڑائی جھگڑوں میں اضافہ ہو جاتا ہے، بلکہ بسا اوقات قتل تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔

آپ ﷺ سے پوچھا گیا: اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا (تم اللہ کا ہمسر بناؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے) سائل نے کہا اسکے بعد؟ آپ نے فرمایا: (تم اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ بیٹھ کر کھائیں گے) بخاری و مسلم

جبکہ اللہ تعالی نے بھی صاف فرمایا:

وَلَاتَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ

الانعام–151
تم اپنی اولاد کو فاقہ کشی کے ڈر سے مت قتل کرو، تمہیں بھی اور انکو بھی ہم ہی نے رزق دینا ہے۔

غربت کے معاشرے پر بھی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن کی وجہ سے کینہ، اور بغض پروان چڑھتا ہے، بسااوقات ناامید غریب شخص پورے معاشرے پر اپنا بوجھ ڈال دیتا ہے، یہاں پر اہل علم، دانشوروں، اور صاحب حیثیت افراد کو اپنا کردار پیش کرنا چاہیے کہ وہ اجر پانے، اور معاشرے کو غربت کے منفی اثرات سے پاک کرنے کے لئے غربت کے خاتمے پر خلوص دل کے ساتھ کام کریں؛ چنانچہ غریب لوگوں کے لئے ملازمتیں پیدا کریں، انہیں اپنی کمپنیوں، کارخانوں میں کام کا موقع دیں، ان کی صلاحیتوں اور ہنر مندی میں مزید اضافہ کریں، اور ان کے راستے میں آنے والی رکاوٹوں کو ختم کریں، اس کے لئے فرمانِ الہی سن لیں:

وَمَاتُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَاللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا

المزمل–20
جو کچھ بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے، وہی زیادہ بہتر ہے اور اس کا اجر بہت بڑا ہے۔

اللہ کے بندوں!

رسولِ ہدیٰ پر درود و سلام پڑھو، اللہ تعالی نے اپنی کتابِ عزیز میں اسی کا تمہیں حکم دیا ہے:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللہ اوراس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود و سلام بھیجا کرو۔

یااللہ! محمد پر آپ کی اولاد اور ازواج مطہرات پر رحمت و سلامتی بھیج، جیسے کہ تو نے ابراہیم کی آل پر رحمتیں بھیجیں، اور محمد ﷺ پر آپ کی اولاد اور ازواج مطہرات پر برکتیں نازل فرما، جیسے توں نے ابراہیم کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں، بیشک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے۔

یااللہ ! اپنے نبی کے چاروں خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی، اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یااللہ ! اپنے رحم و کرم اور احسان کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، اور کافروں کے ساتھ کفر کو بھی ذلیل ورسوا فرما، یااللہ ! اپنے اور دین کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دے، یااللہ ! اس ملک کو اور تمام اسلامی ممالک کو امن کا گہوارہ بنادے۔

یااللہ ! اپنے دین، قرآن، سنت نبوی، اور اپنے مؤمن بندوں کو غالب فرما۔

یااللہ ! جو دین کی مدد کرے تو اس کی مدد فرما، اور جو اسلام و مسلمانوں کو ذلیل کرنے کی کوشش کرے، ان سب کو رسوا فرما، یااللہ ! تیرے کلمے کی بلندی کے لئے مجاہدین کی ہر جگہ مدد فرما، یااللہ ! ان کی صفوں میں اتحاد پیدا فرما، اور ان کے دلوں ثابت قدم بنا، انکے نشانوں کو درست فرما، ان کے دلوں کو آپس میں ملادے، اور حق بات پر سب کو متحد فرما۔

یااللہ ! ہم تجھ سے جنت مانگتے ہیں، اور ہمیں ہر ایسے قول و فعل کی توفیق دے جو ہمیں جنت کے قریب کردے، یااللہ ہم جہنم کی آگ سے تیری پناہ چاہتے ہیں، اور ہر ایسے قول و فعل سے بھی جو ہمیں جہنم کے قریب کرے۔

یااللہ ! ہمارے دینی معاملات کی اصلاح فرما، اسی میں ہماری نجات ہے، یااللہ ! ہماری دنیا بھی درست فرمادے اسی میں ہمارا معاش ہے، اور ہماری آخرت بھی اچھی بنادے ہم نے وہیں لوٹ کر جانا ہے، اور ہمارے لئے زندگی کو ہر خیر کا ذریعہ بنا، اور موت کو ہر شر سے بچنے کا وسیلہ بنادے۔

یااللہ ! ہم تجھ سے ہدایت، تقوی، پاکدامنی، اور غنی کا سوال کرتے ہیں، یااللہ ! ہماری مدد فرما، ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ کر، یااللہ ! ہمیں غلبہ عطا فرما، ہم پر کسی کو غلبہ نہ دے، یااللہ ! ہمارے حق میں تدبیر فرما، ہمارے خلاف کوئی تدبیر نہ ہو، یااللہ ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے لئے ہدایت آسان بھی بنادے، یااللہ ! ظالموں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

یااللہ ہمیں تیرا ذکر کرنے والا بنا، تیرا شکر گزار بنا، تیرے لئے مٹنے والا بنا، تیری ہی جانب لوٹنے والا اور رجوع کرنے والا بنا۔

یااللہ! ہماری توبہ قبول فرما، ہمارے گناہوں کو دھو ڈال، ہماری حجت ثابت کردے، ہماری زبان کی حفاظت فرما، اور ہمارے سینے کی تمام بیماریاں ختم کردے۔

یااللہ! ہم تجھ سے ابتداسے انتہا تک، اول سے آخر تک، ہر قسم کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں، اور جنت میں بلند درجات کے سوالی ہیں، یارب العالمین!

یااللہ! ہم پر اپنی برکتوں، رحمتوں، فضل و رزق کھول دے، یااللہ! ہم پر اپنی برکتوں، رحمتوں، فضل و رزق کھول دے، یااللہ! ہمارے مال، اولاد، کاروبار، بیویوں، اولاد، صحت سب چیزوں میں برکت ڈال دے، اور ہم جہاں بھی جائیں یااللہ ہمیں بابرکت بنادے۔

یااللہ! ہمارے دکھ درد، اور تکالیف کو دھو ڈال، یااللہ! تمام مسلمانوں کو معاف فرما، یارب العالمین، یااللہ! انہیں بخش دے، اور ان پر رحم فرما، یااللہ! انہیں عافیت سے نواز اور انہیں معاف فرما، یااللہ! ان کی عزت افزائی فرما، یاارحم الراحمین!

یااللہ! ہمارے حکمران کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، اور اس کو اپنی راہنمائی کے مطابق توفیق دے، اس کے تمام کام اپنی رضا کے لئے بنا لے، یااللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو تیری کتاب اور تیری شریعت کو نافذ کرنے کی توفیق دے۔ یااللہ! ہم تیرے در کے سوالی ہیں، تو غنی ہے ہم فقیر ہیں، ہم پر بارش نازل فرما، اور ہمیں مایوس نہ کرنا، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! رحمت کی بارش ہو، عذاب، مشکلات، تباہی و بربادی کی بارش نہ ہو، یااللہ! تیری رحمت کا صدقہ یاارحم الراحمین!

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف–23

ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

الحشر–10

اے ہمارے پروردگار! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں، ان کے لیے ہمارے دلوں میں کدورت نہ رہنے دے، اے ہمارے پروردگار! تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرة–201

ہمارے رب ! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالیٰ تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو۔

تم اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اسکی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنائت کرے گا، اللہ کی یاد بہت ہی بڑی چیز ہے، اور اللہ تعالی کو تمہارے تمام اعمال کا بخوبی علم ہے۔

(13) بشارت (خوشخبری) کا تصور قرآن و سنت کی روشنی میں

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جس نے اپنے بندوں پر فضل و کرم کرتے ہوئے انہیں مختلف بشارتیں سنائیں، میں اس کی نعمتوں، اور جود و سخا کی بنا پر اُسی کا ثناء خواں اور شکر گزار ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ یکتا ہے، وہ ہر ڈھکی چھپی بات کو جانتا ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، جس نے بھی ان کی اتباع کی وہ جنت کی طرف بڑھتا جائے گا، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل پر، اور صحابہ کرام پر درود و سلام نازل فرمائے جو کہ صاحبِ فضل و بصیرت تھے۔

حمد و ثناء کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی کی نصیحت کرتا ہوں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! اللہ سے ایسے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت مسلمان ہونے کی حالت میں ہی آئے۔

بشارت کی تعریف:

"بشارت" "بشری" اور "مبشرات" ایسے کلمات ہیں جن سے امید کی کرنیں پھوٹتی ہیں، جوش و جذبہ کو نئی زندگی ملتی ہے، یہ الفاظ ناامیدی اور مایوسی کا علاج کرتے ہیں، یہی کلمات اللہ کے کئے ہوئے وعدوں پر اعتماد کا سبب بنتے ہیں، جن سے تمام پریشانیاں زائل ہو جاتی ہیں۔

جب مطلق طور پر لفظ "بشارت" بولا جائے تو اسکا مطلب اچھا ہی ہوتا ہے، لیکن اگر اس سے اُلٹ معنی مراد ہو تو کسی قید کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے، قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر بشارت کی مختلف صورتیں ہیں، کیونکہ قرآن بشارتوں کا وسیع میدان ہے۔

بشارت کی مختلف صورتیں:

سب سے پہلی ہمارے لئے بشارت یہ کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید کو ہر چیز کے متعلق راہنمائی کے لئے نازل فرمایا:

وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ

النحل—89

اور یہ قرآن اور (اس میں) مسلمانوں کے لئے ہدایت، رحمت اور خوشخبری ہے۔

يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا

الاسراء—9

یہ قرآن تو وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور جو لوگ ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں انھیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

قرآنی آیات مؤمن کے لئے تسکینِ قلب کا باعث ہیں، دل میں ان بشارتوں کو سن کہ ٹھنڈ پڑ جاتی ہے، جبریل علیہ السلام نے ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ سے فرمایا: ''یہ جو دروازہ آج آسمان میں کھلا ہے، اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا''، اُس سے ایک فرشتہ نیچے اترا، تو جبریل نے اس فرشتے کے بارے میں کہا: ''یہ فرشتہ زمین پر جو نازل ہوا ہے، آج سے پہلے کبھی زمین کی طرف نہیں آیا'' اُس فرشتے نے سلام کیا، اور کہا: ''آپ دونوروں کے ملنے پر خوش ہو جائیں، یہ نور آپ سے پہلے کسی نبی کو عنائت نہیں کئے گئے، اور وہ ہیں، سورہ فاتحہ، اور سورہ بقرہ کی آخری آیات، آپ ان میں سے جو کچھ بھی پڑھیں گے اللہ تعالی آپ کو عنائت فرمائے گا'' مسلم

ہمارے رسول ﷺ بھی مبشر ہیں، وہ خوشخبری دیتے ہیں اور ڈراتے بھی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

الفرقان—56

اور (اے نبی) ہم نے تو آپ کو بس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

نبی ﷺ نے خوشخبری دینے کی ترغیب بھی دی اور نفرتیں پھیلانے سے منع فرمایا اور کہا: (خوشخبریاں سُنانا، نفرتیں مت ڈالنا، آسانی پیدا کرنا، تنگی میں مت ڈالنا) اور اپنے صحابہ کرام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: (تم دونوں! لوگوں کو دعوت دینا، اور خوشخبری سنانا، نفرتیں مت ڈالنا، آسانیاں پیدا کرنا، اور تنگی میں مت ڈالنا)

ڈرانے اور خوشخبری دینے کے درمیان توازن قائم رکھنا سید المرسلین کا طریقہ ہے، یہی بہترین منہج ہے، کہ ہم اللہ کی رحمت سے پر امید رہیں، اور ساتھ ساتھ اس کے عذاب سے بھی ڈریں۔

کسی بھی خوشخبری سننے کے بعد نیکی، اور اطاعت کے جذبات میں ولولہ پیدا ہو جاتا ہے؛ عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (آج کے بعد عثمان چاہے کوئی عمل نہ بھی کرے، اسے کبھی نقصان نہیں ہوگا) چنانچہ اس خوشخبری کے سننے کے بعد ان میں نیکی اور تقوی مزید بڑھتا چلا گیا۔

کسی کو خوشخبری دینے سے معنوی طور پر مضبوط قسم کی ڈھارس باندھی جاتی ہے، اس کی مثال خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اس واقعہ میں نظر آتی ہے جس میں انہوں نے اپنے خاوند ﷺ سے کہا تھا: ''آپ خوش ہو جائیں! اللہ کی قسم، اللہ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا''۔

کتنی اچھی بات ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے سے ایسی بات سنیں!، ایک فوجی اپنے کمانڈر سے، ایک ملازم اپنے افسر سے، ان الفاظ کے ساتھ خوف حراس اور مایوسی کی دیواروں کو توڑا جا سکتا ہے۔

جو اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں ان کے لئے اللہ نے خوشخبری سنائی ہے، فرمایا:

وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَى

الزمر–17

اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا ان کے لئے بشارت ہے لہذا میرے بندوں کو بشارت دے دیجئے۔

متقی افراد کے لئے کامیابی کی بشارت دی گئی ہے، فرمایا:

الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ (63) لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

یونس–64/63

جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے۔ ان کے لئے دنیا میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔

مجاہدین کے لئے رحمتِ الٰہی اور رضائے الٰہی کی خوشخبری دی گئی ہے، فرمایا:

الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ (20) يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ

التوبۃ–21/20

جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے اموال اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اللہ کے ہاں ان کا بہت بڑا درجہ ہے اور ایسے ہی لوگ کامیاب ہیں۔ان کا پروردگار انہیں اپنی رحمت اور رضامندی کی خوشخبری دیتا ہے اور ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کی نعمتیں دائمی ہیں۔

جبکہ صبر کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ (155) الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (156) أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ

البقرۃ–157/155

اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔ کہ جب انہیں کوئی مصیبت آئے تو فوراً کہہ اٹھتے ہیں کہ: ہم (خود بھی) اللہ ہی کی ملکیت ہیں۔اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ایسے ہی لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے عنایات اور رحمتیں برستی ہیں ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہوتے ہیں۔

مساجد کی طرف پیدل چل کر جانے والوں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری دی اور فرمایا:(اندھیروں میں مساجد کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری دے دو)

جو شخص کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو اس کے لئے نبی ﷺ نے فرمایا:(خوش ہو جاؤ، اس لئے کہ اللہ نے فرمایا:''یہ میری آگ ہے میں اپنے مؤمن بندے کے آخرت والے حصے کو دنیا ہی میں اُس پر مسلط کر دیتا ہوں'')

اور نبی ﷺ کو حکم دیا گیا کہ خدیجہ کو جنت میں ایسے محل کی خوشخبری دے دیں، جو موتی سے بنا ہوا ہے، وہاں کوئی شور شرابا نہیں ہو گا اور نہ ہی تھکاوٹ ہو گی۔

رسول اللہ ﷺ نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو خوشخبری دی اور فرمایا:(عمار خوش رہو! تمہاری شہادت ایک باغی جماعت کی وجہ سے ہو گی)
اولیاءاللہ کے لئے دونوں جہانوں میں خوشخبری ہے فرمایا:

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (62) الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ (63) لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

یونس–64/62

سن لو! جو اللہ کے دوست ہیں انھیں نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگیں ہوں گے۔ جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے۔ان کے لئے دنیا میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔

مؤمن کے لئے ابتدائی خوشخبری ہوتی ہے کہ لوگ اس کے چھپے ہوئے کاموں کی تعریف کریں کہ اس نے چھپانے کی کوشش کی تھی لیکن اللہ نے لوگوں کے سامنے واضح کردیا، چنانچہ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: ''اس شخص کے بارے میں بتائیں جو نیکی کا کام کرتاہے اور لوگ اس کے اس عمل پر تعریفیں کرنے لگ جاتے ہیں'' آپ نے فرمایا: (یہی تو مؤمن کے لئے ابتدائی خوشخبری ہے)

اچھے خواب بھی بشارتوں کی ایک شکل ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (نبوت میں سے صرف مبشرات ہی باقی رہ گئی ہیں) صحابہ نے عرض کیا: ''مبشرات'' کیاہیں؟ آپ نے فرمایا: (اچھے خواب مبشرات ہیں) بخاری، مسلم

نرینہ اولاد کے حصول پر خوش ہونااور دوسروں کو مبارک باد دینا مسنون ہے، جبکہ بیٹی کو اپنے لئے بوجھ سمجھنااور اسے منحوس جاننا، اللہ کے ہاں مذموم فعل ہے، اس لئے کہ:

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ (49) أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا

الشوریٰ–50/49

وہ جو چاہے پیدا کرتاہے جسے چاہے لڑکیاں عطا کرتاہے اور جسے چاہے لڑکے۔ یا لڑکے اور لڑکیاں ملا کر دیتاہے۔

اور بیٹی کے بارے میں مشرکین کے مذموم فعل کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَى ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ (58) يَتَوَارَى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَى هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ

النحل–59/58

اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی (کی پیدائش) کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتاہے اور وہ غم سے بھر جاتاہے۔ اور دی ہوئی خبر سے عار کی وجہ سے لوگوں سے چھپتا پھرتاہے (اور سوچتاہے کہ) آیا اس لڑکی کو ذلت کے باوجود زندہ ہی رہنے دے یا زمین میں گاڑ دے؟ دیکھو یہ لوگ کیسا برا فیصلہ کرتے ہیں۔

ہواؤں کے چلنے کو بھی مبشرات میں سے شمار کیا گیا، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

الروم–46

اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ہواؤں کو خوشخبری دینے والی بنا کر بھیجتا ہے اور اس لئے کہ تمہیں اپنی رحمت سے لطف اندوز کرے، نیز اس لئے کہ اس کے حکم سے کشتیاں رواں ہوں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو۔

اولیاء اللہ اور اس کے خاص بندوں کے لئے کچھ علامتیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی ان کے بارے میں اچھائی کا فیصلہ کر چکا ہے، مثلاً: جس شخص کو زندگی میں آسودگی، کامیابیاں، آسانیاں، اور مشکلات سے نجات ملے امید ہے کہ وہ ان خوش نصیب لوگوں میں شامل ہو، اس لئے کہ اللہ تعالی نے اسی بارے میں فرمایا:

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى (5) وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى (6) فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَ

اللیل—7/5

پھر جس نے (اللہ کی راہ میں) مال دیا اور پرہیز گاری اختیار کی۔ اور بھلی باتوں کی تصدیق کی۔ تو ہم اسے آسان راہ پر چلنے کی سہولت دیں گے۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا

الطلاق—4

اور جو شخص اللہ سے ڈرے تو اللہ اس کے لئے اس کے کام میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔

چنانچہ جب آپ کو اپنے معامالات آسان نظر آنے لگیں، اور اللہ کی طرف سے خیر کا معاملہ ہو، تو واقعی یہ ایک خوشخبری ہے چاہے آپ کو اللہ سے اس کی امید ہو یا نہ ہو۔

اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ: تکالیف اور مصائب کو سکون میں تبدیل کر دیا جائے، تنگی کو آسانی کا پیش خیمہ ثابت کیا جائے، حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید نے انبیاء اور اولیاء کے بارے میں یہی انداز اختیار کیا ہے، جب بھی انہیں حالات نے تنگ کیا، اور مشکلات میں پھنس گئے، تو اللہ کی طرف سے مشکل کشائی ہوئی، فرمایا:

وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ

البقرۃ—214

ان پر اس قدر سختیاں اور مصیبتیں آئیں جنھوں نے ان کو ہلا کے رکھ دیا۔ تا آنکہ رسول خود اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے سب پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ (اللہ تعالی نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا) سن لو! اللہ کی مدد قریب ہی ہے۔

مؤمن کے لئے کچھ بشارتیں، حالتِ نزاع، موت کے وقت، تکفین و تجہیز کے وقت بھی رونما ہوتی ہیں، چنانچہ دنیا سے کوچ کرتے ہوئے بشارت کے متعلق اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا:

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (27) ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً (28) فَادْخُلِي فِي عِبَادِي (29) وَادْخُلِي جَنَّتِي

الفجر – 30/27

اے اطمینان پانے والی روح۔ اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی، وہ تجھ سے راضی۔ تو میرے (نیک) بندوں میں شامل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

مؤمن کے لئے بڑی خوشخبری یہ بھی ہے کہ اس کی توبہ قبول ہو جائے، جیسے کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی توبہ کے واقعہ میں ہے، کہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والوں میں سے تین افراد کے ساتھ مدنی معاشرے میں 50 دنوں کے سوشل بائیکاٹ کیا گیا اس کے بعد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اسی حالت میں بیٹھا تھا جیسا کہ اللہ تعالی نے ہمارے بارے میں قرآن مجید میں بیان کی ہے کہ دل میں اتنی گھٹن محسوس ہوتی تھی کہ زمین بھی مجھ پر تنگ ہونے لگی۔

میں نے کسی کی بلند آواز سنی وہ سلع پہاڑ پر کہہ رہا تھا: ''کعب بن مالک! خوش ہو جاؤ!!'' کعب کہتے ہیں: میں فوراً سجدے میں جا گرا، اور سمجھ گیا کہ سوشل بائیکاٹ ختم ہو گیا ہے، اس کے بعد لوگ بڑی بڑی ٹولیوں کی شکل میں آکر ملنے لگے اور میری توبہ قبول ہونے پر مجھے مبارکباد دینے لگے، وہ مجھے کہتے تھے: ''مبارک ہو!! اللہ نے تمہاری توبہ قبول کی''۔

کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے آکر رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کیا تو آپ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا، آپ نے فرمایا: (خوش ہو جاؤ! جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنم دیا ہے ابھی تک تمہاری زندگی میں ایسا دن نہیں آیا) کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ سے استفسار کیا: ''اللہ کے رسول یہ آپ کی طرف سے ہے، یا اللہ تعالی کی طرف سے؟'' آپ نے فرمایا: (نہیں یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے)

آپ ﷺ جب خوش ہوتے تو ایسے لگتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہے، اور اللہ تعالی نے کعب اور ان کے ساتھیوں کے متعلق سورہ توبہ کی یہ آیات نازل فرمائیں:

لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

التوبة–117

اللہ تعالیٰ نے نبی، مہاجرین اور انصار پر مہربانی کی جنہوں نے بڑی تنگی کے وقت اس کا ساتھ دیا تھا اگرچہ اس وقت بعض لوگوں کے دل کجی کی طرف مائل ہو چلے تھے۔ پھر اللہ نے ان پر رحم فرمایا کیونکہ اللہ مسلمانوں پر بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

اللہ تعالی میرے لئے اور آپ سب کے لئے قرآن مجید کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس سے مستفید ہونیکی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام راز اور ظاہری باتیں جانتا ہے، میں اسی کی تعریف بیان کرتا ہوں اور اسی سے مدد کا طلب گار ہوں، اور اسی پر توکل کرتا ہوں، میں اس کے قریب کرنے والے تمام کاموں میں کامیابی کا سوال کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود بر حق نہیں وہ اکیلا اور یکتا ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ کا مقام سیرت وصورت کے لحاظ سے تمام مخلوقات سے بلند ہے، اللہ تعالی آپ پر آپ کی آل اور تمام صحابہ کرام پر سلامتی اور درود نازل فرمائے۔

حمد وثناء اور نبی ﷺ پر درود وسلام کے بعد!

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (70) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

الاحزاب–71/70

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور بات صاف سیدھی کیا کرو۔ (اس طرح) اللہ تعالی تمہارے اعمال کو درست کر دے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کا کہا مان لیا اس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی۔

مبشرات میں سے یہ بھی ہے کہ تھوڑے عمل پر زیادہ ثواب سے نوازا جائے، جیسے کہ، یوم عاشوراء کا روزہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اللہ سے امید ہے کہ گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا) مسلم

اور ایک روایت میں فرمایا: (اگر آئندہ سال تک زندہ رہا تو نو محرم کا بھی روزہ رکھوں گا) مسلم

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انکا قول ثابت ہے کہ :""ایک دن دس محرم سے پہلے اور ایک دن بعد میں روزہ رکھو"۔

اللہ کے بندوں!

رسولِ ہدیٰ پر درود وسلام پڑھو، اللہ تعالی نے اپنی کتابِ عزیز میں اسی کا تمہیں حکم دیا ہے:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود وسلام بھیجا کرو۔

یا اللہ اپنے بندے، اور رسول محمد ﷺ پر درود وسلام بھیج، یا اللہ! خلفائے اربعہ ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی سے راضی ہو جا، تمام اہل بیت اور صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یا اللہ! ان کے ساتھ ساتھ اپنے رحم وکرم اور احسان کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، کافروں اور کفر کو ذلیل ورسوا فرما، یا اللہ! اپنے اور دین کے دشمنوں کو نیست ونابود کر دے۔

یا اللہ! ہر جگہ مسلمانوں کے حالات درست فرما، یا اللہ! غلبہ دین کے لئے کوشش کرنے والوں کی مدد فرما، یا اللہ! جو اسلام اور مسلمانوں کو رسوا کرنا چاہے تو اسے ذلیل کر دے، یا اللہ! اپنے دین، قرآن، سنت نبوی، اور اپنے مؤمن بندوں کو غالب فرما۔

یا اللہ! ہم تجھ سے جنت مانگتے ہیں، اور ہمیں ہر ایسے قول وفعل کی توفیق دے جو ہمیں جنت کے قریب کر دے، یا اللہ ہم جہنم کی آگ سے تیری پناہ چاہتے ہیں، اور ہر ایسے قول وفعل سے بھی جو ہمیں جہنم کے قریب کرے۔

یا اللہ! ہمارے دینی معاملات کی اصلاح فرما، اسی میں ہماری نجات ہے، یا اللہ! ہماری دنیا بھی درست فرما دے اسی میں ہمارا معاش ہے، اور ہماری آخرت بھی اچھی بنا دے ہم نے وہیں لوٹ کر جانا ہے، اور ہمارے لئے زندگی کو ہر خیر کا ذریعہ بنا، اور موت کو ہر شر سے بچنے کا وسیلہ بنا دے یارب العالمین!۔

یااللہ! ہم تجھ سے ہدایت، تقوی، پاکدامنی، اور غنی کا سوال کرتے ہیں، یااللہ! ہماری مدد فرما، ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ کر، یااللہ! ہمیں غلبہ عطا فرما، ہم پر کسی کو غلبہ نہ دے، یااللہ! ہمارے حق میں تدبیر فرما، ہمارے خلاف کوئی تدبیر نہ ہو، یااللہ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے لئے ہدایت آسان بھی بنادے، یااللہ! ظالموں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

یااللہ ہمیں تیرا ذکر کرنے والا بنا، تیرا شکر گزار بنا، تیرے لئے مٹنے والا بنا، تیری ہی جانب لوٹنے والا اور رجوع کرنے والا بنا۔

یااللہ! ہماری توبہ قبول فرما، ہمارے گناہوں کو دھو ڈال، ہماری حجت ثابت کردے، ہماری زبان کی حفاظت فرما، اور ہمارے سینے کی تمام بیماریاں ختم کردے۔

یااللہ! ہمارے حکمران کو اپنی راہنمائی کے مطابق توفیق دے، اور نیکی و تقوی کے لئے اس کی مکمل راہنمائی فرما، اس کے تمام کام اپنی رضا کے لئے بنا لے، یااللہ رب العالمین۔

یااللہ! تمام مسلم حکمرانوں کی شریعت نافذ کرنے کی توفیق دے، یاارحم الراحمین!

یااللہ! ہم تجھ سے جنت اور تیری رضامندی کا سوال کرتے ہیں، اور تیری ناراضگی اور جہنم سے پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ! تمام فوت شدگان پر رحم فرما، مریضوں کو شفایاب فرما، قیدیوں کو رہائی نصیب فرما، تمام تنگیاں اور ترشیاں ختم فرمادے۔

یااللہ! ہم تجھ سے بارش کا سوال کرتے ہیں، یااللہ! ہمیں بارش عنائت فرما، یااللہ! ہمیں بارش عنائت فرما، یااللہ! رحمت والی بارش ہو، عذاب، تباہی، اور غرق کرنے والی نہ ہو، یااللہ! رحمت والی بارش ہو، عذاب، تباہی، اور غرق کرنے والی نہ ہو، یااللہ! رحمت والی بارش ہو، عذاب، تباہی، اور غرق کرنے والی نہ ہو۔

یااللہ! اپنے بندوں کو بارش مہیا فرما، جس سے علاقے سیراب ہوں، اور سب لوگ اس پانی سے مستفید ہوں، یاارحم الراحمین! یااللہ! حجاج کرام کی حفاظت فرما، یااللہ! انہیں ہمہ قسم کے شر اور گناہوں سے بچا، یااللہ! انہیں امن و سلامتی اور حج مقبول کے ساتھ وطنوں کو واپس لوٹا، یااللہ! ان کے حج کو مبرور بنا، ان کی نیکی کے لئے کوششوں کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت نواز، اور ان کے تمام اعمالِ صالحہ بھی قبول فرما، یاارحم الراحمین! یارب العالمین، یاکریم! یارحیم! یاودود! یقیناتو ہر چیز پر قادر ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرة–201

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی, اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف–23

ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

الحشر–10

اے ہمارے پروردگار! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں, ان کے لیے ہمارے دلوں میں کدورت نہ رہنے دے, اے ہمارے پروردگار! تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالیٰ تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو۔

تم اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنائت کرے گا، اللہ کی یاد بہت ہی بڑی چیز ہے، اور اللہ تعالی کو تمہارے تمام اعمال کا بخوبی علم ہے۔

(14) ماہِ صفر اور بد فالی

فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

یقیناً تمام تعریفیں اللہ عزو جل کے لئے ہیں، اس کے حکم کو کوئی رد نہیں کر سکتا، اور اس کے حکم پر تعاقب نہیں کر سکتا، اور ہر چیز اسی کے قضاو قدر کی مرہون ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبودِ بر حق نہیں، اور اس کا ربوبیت، الوہیت، اور اسماء وصفات میں کوئی بھی شریک نہیں ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں محمد اللہ بندے اور اس کے رسول ہیں، یا اللہ! آپ پر، آپ کی آل، اور صحابہ کرام پر رحمتیں، سلامتی، اور برکتیں نازل فرما۔

مسلمانوں!

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی الٰہی کی نصیحت کرتا ہوں، کیونکہ جو شخص تقوی الٰہی اختیار کرے، اللہ تعالی اسے بچا لیتا ہے، اور جو شخص اللہ تعالی پر توکل کرے تو اللہ ہی اسے کافی ہے۔

مسلمانوں!

وحی کے مطابق عقیدہ توحید کے اصولوں میں یہ بھی شامل ہے کہ ہمہ قسم کے خرافات سے خبر دار کیا جائے، اور ہر قسم کی گمراہی سے سے متنبہ کیا جائے۔

بد شگونی زمانہ قدیم سے لے کر آج تک کچھ لوگوں میں پائی جانے والی خرافات میں سے ایک ہے، اسی طرح کوئی نظر آنے والی چیز یا سنا جانے والا لفظ طبیعت کو ناگوار گزرے یا موروثی طور پر کسی چیز کو ناپسند کیا جائے؛ ان چیزوں کے بارے میں بد شگونی لینا بھی انہی خرافات میں شامل ہے، مثال کے طور پر ماہِ صفر میں کسی خاص پرندے یا لفظ کو دیکھنے یا سننے کو بد شگونی سے منسلک کرنا۔

چنانچہ کچھ لوگ اسی بد شگونی کی وجہ سے اپنے عزائم کو ختم کر ڈالتے ہیں اور اپنے مقاصد سے ہٹ جاتے ہیں، امام احمد نے شواہد کے ذریعے مضبوط ہونے والی سند کے ساتھ مرفوعاً ذکر کیا ہے کہ: (بد شگونی یہ ہے کہ جو آپ کی پیش قدمی یا پسپائی کا باعث بنے)

عز بن عبد السلام رحمہ اللہ کہتے ہیں: دل میں موجود بد گمانی کو [عربی میں] "تطیّر" [بد شگونی-اسم] اور اس بد گمانی پر مرتب ہونے والے عمل کو [عربی میں] "طِیَرۃ" [بد شگونی-فعل] کہتے ہیں۔

اس قسم کی باطل بدفالی، اور وہمی بد شگونی پر مشتمل نظریات اسلام کی نظر میں کم عقلی اور کھوکھلے پن کی عکاسی کرتے ہیں، اور صحیح عقیدہ کے منافی ہیں؛ جو کہ خالق، قادر، مختار کل، نفع ونقصان کے مالک اللہ کی ذات پر توکل کا نام ہے، کیونکہ تقدیر میں لکھے گئے اسبابِ کونیہ کے مطابق کوئی بھی کام اللہ کے ارادے، قدرت، اور اجازت کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔

مسلمانوں!

اسی لئے شرعی نصوص نے غلط نظریات سے خبر دار کیا، اور انہیں جڑ سے اکھاڑ کر رکھ دیا، تاکہ عقیدہ توحید صحیح سلامت باقی رہے، چنانچہ ابن قیم رحمہ اللہ کے مطابق قرآن کریم نے بد شگونی کا ذکر صرف رسولوں کے دشمنوں اور توحیدِ خالص وصاف عقیدہ کے مخالفین کی حکایت کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

ہمارے پیارے رسول ﷺ فرماتے ہیں: (کوئی بیماری از خود متعدی نہیں ہوتی، نہ ہی بد شگونی کوئی چیز ہے، اور اُلو[کوئی منحوس چیز نہیں ہے] اور نہ ہی ماہِ صفر[میں کوئی نحوست ہے]) بخاری و مسلم

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ان اشیاء کی بذاتہ خود کوئی تاثیر نہیں ہے، اور کسی بھی مسلمان کو ان کے بارے میں غلط نظریات بنانے کی اجازت نہیں ہے، اور نہ ہی ان کے بارے میں توجہ کرنی چاہیے، چنانچہ ایک مؤمن پر یہ واجب ہے کہ وہ ان باطل امور کے سامنے ہتھیار مت پھینکے، اور اپنی سمت سے ذرا بھی نہ ہٹے، اور اپنے عزائم کی تکمیل، اور ضرورت وحاجت کو مکمل کر کے ہی دم لے، کیونکہ بد شگونی ایسا شرک ہے جو کہ عقیدہ توحید کی کم ترین سطح کے بھی منافی ہے۔

چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ: (بد شگونی شرک ہے، بد شگونی شرک ہے) یہ حدیث متعدد محدثین کے ہاں صحیح ہے۔

مسلمانوں!

اگر بد شگونی لینے والے نے یہ نظریہ رکھا کہ بد شگونی والی چیز اختیار الٰہی کے بغیر بذاتہ خود نفع نقصان پہنچا سکتی ہے، تو یہ -اللہ کی پناہ- شرک اکبر ہے، کیونکہ یہ نظریہ اس چیز کو تخلیق وایجاد میں اللہ کے ساتھ شریک بنا رہا ہے۔

اسلامی بھائیوں!

بد شگونی لینے والوں کی یہ بھی صورت ہے کہ: انسان کسی چیز سے بد شگونی لینے کے بعد اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے آگے بڑھے، لیکن اس کے ذہن پر گھبراہٹ، فکر، خوف سوار ہو، اور بد شگونی والی چیز سے ایذا رسانی کا خدشہ دماغ میں رکھے، ایسی سوچ رکھنا شرک ہے، عقیدہ توحید اور اللہ پر اعتماد میں کمی کی علامت ہے۔

اور جس کسی کے دل میں بد شگونی آئے تو اس سے بچے، اور اس بد شگونی والی رکاوٹ سے رو گردانی کرتے ہوئے اللہ تعالی پر بھرپور بھروسہ واعتماد کرے، چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: (ہر کسی کے دل میں بد شگونی آتی ہے، لیکن اللہ تعالی توکل کی وجہ سے اسے ختم کر دیتا ہے) اور ایک مسلمان پر بارگاہِ الہی میں پناہ حاصل کرنا اور دل کو صرف اللہ کے جوڑنا ضروری ہے، اس کے لئے وہ دعا میں گڑگڑا کر اللہ تعالی سے مانگے۔

[عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:] "رسول اللہ ﷺ کے پاس بد شگونی کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ان میں سے بہتر نیک فال ہے، اور بد شگونی کسی مسلمان کو پیش قدمی سے نہیں روک سکتی، اور اگر کسی کو غیر مرغوب چیز نظر بھی آئے تو وہ کہے:
اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

یااللہ! بھلائی کو تو ہی لانے والا ہے، اور برائی کو تو ہی دور کرنے والا ہے، اور نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت صرف اللہ کی طرف سے ہے۔

اسی طرح وارد شدہ ادعیہ میں یہ بھی ہے کہ:

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

یااللہ! بھلائی صرف تیری ہی طرف سے ہے، اور کوئی بھی پرندہ تیری ملکیت سے باہر نہیں ہے، اور تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔

اور جو شخص شیطان کے بہکاوے میں آکر بد شگونی میں پڑ جائے، اور جس کام کی نیت سے چلا تھا اُسے چھوڑ دے، تو بسا اوقات کم ترین سطح سے بھی نچلے درجے کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے سزا کے طور پر اس کے [بد شگونی والے] خدشات کو حقیقت میں بدل دیا جاتا ہے؛ کہ اس نے اللہ تعالی پر سچا توکل اور بھرپور بھروسہ نہیں کیا۔

چنانچہ اللہ کے بندوں! اللہ سے ڈرو! واجبات میں خلل پیدا کرنے والے اوہام سے بچو، رب ارض و سما کے بارے میں عقیدہ توحید سے متصادم نظریات سے دور رہو، کیونکہ سب معاملات اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہیں، اس کے فیصلوں کو کوئی بدل نہیں سکتا، اور اس کے فضل کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں: "اگر تمہارے دل میں مخلوق پر اعتماد کی کوئی جگہ نہ ہو تو اللہ تعالی جو چاہو گے تمہیں عطا فرمادے گا"۔

اسی پر اکتفاء کرتا ہوں، اور اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو وہ بہت ہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

میں اپنے رب کی تعریف اور شکر بجالاتا ہوں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ یکتا ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی اُن پر، اُن کی آل، اور صحابہ کرام پر رحمتیں، برکتیں، اور سلامتی نازل فرمائے۔

مسلمانوں!

ہر مسلمان کے لئے اپنے دل کو صرف ایک اللہ کے ساتھ جوڑنا واجب ہے، اسے چاہیے کہ اللہ پر اپنے اعتماد کو بڑھاتا رہے، مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لئے اللہ تعالی سے گڑ گڑا کر مانگے۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں! انسان کا جتنا وقت اللہ کی اطاعت میں گزرے تو وہ اس کے لئے وقتِ بابرکت ہے، اور جتنا وقت اللہ کی نافرمانی میں گزرے وہ اس کے اور پورے معاشرے کے لئے وقتِ نحوست ہے۔

چنانچہ ابن رجب رحمہ اللہ کے مطابق نحوست اللہ کی نافرمانی کا دوسرا نام ہے، اُن کا کہنا ہے کہ: مجموعی طور پر نحوست گناہوں اور نافرمانیوں کا ہی دوسرا نام ہے، کیونکہ ان سے اللہ تعالی ناراض ہوتا ہے، اور جس وقت اللہ تعالی اپنے بندے سے ناراض ہو تو انسان دنیا و آخرت میں منحوس بن جاتا ہے، بالکل اسی طرح جب اللہ تعالی اپنے بندے سے راضی ہو تو وہ دنیا و آخرت میں سعادت مند بن جاتا ہے۔

ابو حازم رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''اہل و عیال یا مال کچھ بھی اللہ تعالی سے غافل کر دے تو وہ تمہارے لئے منحوس ہے''۔

اسی طرح گناہگار اپنے اور دوسروں کے لئے نحوست کا باعث ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اگر اس پر عذاب نازل ہو تو دیگر لوگوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے، خصوصاً ایسے لوگوں کو جنہوں نے اسے برائی سے نہیں روکا، اسی طرح کتاب و سنت کی تعلیمات کے مطابق برائی کی جگہوں سے دور رہنا بھی ضروری ہے۔

ہمیں اللہ تعالی نے ایک بہت بڑے عمل کا حکم دیا ہے اور وہ نبی ﷺ پر درود و سلام ہے:

یااللہ ! ہمارے پیارے نبی، ہمارے رہبر ور ہنمااور سر براہ محمد پر رحمتیں، برکتیں اور سلامتی نازل فرما، یااللہ ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی، آپکی آل، تمام صحابہ کرام، اور قیامت تک انکے راستے پر چلنے والے افراد سے راضی ہو جا۔

یااللہ ! اسلام کو غلبہ عطا فرما، یااللہ ! مسلمانوں کے دشمنوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ ! مسلمانوں کے دشمنوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ ! ان کی تمام منصوبہ بندیاں غارت فرمادے، یارب العالمین !

یااللہ ! مؤمن مرد وخواتین کو بخش دے، یااللہ ! مسلمان مرد وخواتین کو بخش دے، یااللہ ! ہم جہاں بھی رہیں ہمیں بابرکت بنادے، یااللہ ! ہم جہاں بھی رہیں ہمیں بابرکت بنادے، یااللہ ! ہم جہاں بھی رہیں ہمیں بابرکت بنادے۔

یااللہ ! ہمیں دنیاو آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! ہمارے دکھ درد، اور مسلمانوں کی تمام مشکلات کا خاتمہ فرمادے، یااللہ ! ہماری اور تمام مسلمانوں کی تکالیف رفع فرمادے، یااللہ ! تمام مومن مریضوں کو شفایاب فرما، یااللہ ! تمام مومن مریضوں کو شفایاب فرما، یااللہ ! تمام مومن مریضوں کو شفایاب فرما۔

یااللہ ! ہمارے حکمران کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ! تیری اطاعت والی لمبی زندگی انہیں عطا فرما، یااللہ ! اُنہیں اور ان کے دونوں نائب کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یااللہ ! تمام مسلم حکمرانوں کو اپنی اقوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ! مسلمانوں کو اچھے حکمران نصیب فرما، یااللہ ! انہیں برے حکمرانوں سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! پوری دنیامیں تمام مسلمانوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! پوری دنیامیں اور ہر وقت تمام مسلمانوں کی حفاظت فرما۔

یااللہ ! مسلمانوں میں پھیلے فتنوں کا خاتمہ فرمادے، یااللہ ! مسلمانوں میں پھیلے فتنوں کا خاتمہ فرمادے، یااللہ ! ان کی مشکل کشائی فرمادے، یااللہ ! ان کی مشکل کشائی فرمادے، یاذالجلال والاکرام !

یااللہ ! تمام مسلمانوں کو حق و تقوی پر متحد فرما، یااللہ ! تمام مسلمانوں کو حق و تقوی پر متحد فرما۔

یااللہ ! تو ہی غنی، قابل تعریف ہے، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! بارش نازل فرما، یااللہ ! ہمارے اور مسلم علاقوں میں بارشیں نازل فرما، یااللہ ! ہمارے اور مسلم علاقوں میں بارشیں نازل فرما، یااللہ ! ہمارے اور مسلم علاقوں میں بارشیں نازل فرما، یااللہ ! رحمت کی بارش عطافرما، یااللہ ! رحمت کی بارش عطافرما، یاحی ! یا قیوم ! یااللہ ! رحمت کی بارش عطافرما، یاحی ! یا قیوم ! یا غنی ! یا حمید !

یااللہ ! ہماری دعا قبول فرما، یااللہ ! ہماری امیدوں کو بار آور فرما، یااللہ ! ہماری امیدوں کو بار آور فرما، یااللہ ! ہماری امیدوں کو بار آور فرما۔

اللہ کے بندوں !

اللہ ذکر کثرت کے ساتھ کیا کرو اور صبح و شام اسی کی تسبیحات پڑھا کرو!۔

(15) فریضۂ حج اور حاجی کے کردار میں حسین انقلاب

فضیلۃ الشیخ جسٹس صلاح بن محمد البدیر حفظہ اللہ

مسلمانوں! اللہ کا تقوی اختیار کرو کہ اس کا تقوی سب سے زیادہ نفع بخش چیز ہے اور اللہ کی نافرمانی سے بچو کیونکہ وہ شخص خائب و خاسر اور نقصان اٹھانے والا ہو گیا جس نے اللہ کے احکام میں کمی کوتاہی کی۔ ارشاد الٰہی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

الاحزاب—71/70

''اے ایمان والوں! اللہ کا تقوی اختیار کرو اور سیدھی بات کیا کرو، وہ تمھارے اعمال کو درست کر دے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا وہ بہت بڑی کامیابی و مراد پا گیا''۔

مسلمانوں! بندے کا اپنے رب کی عبادت کرنا یہ اس کے اللہ کے سامنے خضوع و عاجزی کی رمز و دلیل صدق ہے، اسی طرح یہ اس کے مطیع فرمان ہونے کی علامت بھی ہے اور یہ ایک ظاہر شریف اور باعث فخر عزت کا نشان بھی۔ عبودیت و بندگی سب سے بلند ترین مقام، سب سے بالا تر غایت و مقصود اور اعلی ترین مرتبہ و درجہ ہے۔

مسلمانوں ! گزشتہ چند دنوں میں حجاج کرام نے ایک عظیم ترین عبادت سرانجام دی ہے اور قرب الٰہی کے حصول کے ایک عظیم ترین فریضہ کو ادا کیا ہے۔ میقات پر آکر انہوں نے اللہ کی خاطر خوبصورت سلے ہوئے کپڑے اتار دیئے (اور دو چادریں اوڑھ لیں) میدان عرفات میں توبہ کے آنسوان کے رخساروں پر سے بہہ نکلے اور یہ ان کا اپنی کمیوں کوتاہیوں اور خطاؤں پر اظہار ندامت تھا، اور ہر زبان میں تمام آوازوں نے اپنے رب کے سامنے گڑگڑاتے ہوئے اور اس کے آگے اپنی محتاجی بیان کرتے ہوئے فضاؤں کو معمور کر دیا۔ پھر یہ تمام لوگ رات گزارنے کے لئے مزدلفہ کی طرف روانہ ہوگئے، اور اگلے دن مسلمانوں کا یہ جم غفیر جمرات پر رمی کے لئے جانکلا پھر کعبہ شریف کا طواف اور صفاومروہ کے مابین سعی کرنے کے لئے مکہ مکرمہ جانکلے یہ انسان کی زندگی کا سب سے شاندار سفر اور تمام سیر وسیاحتوں سے خوبصورت ترین سیاحت ہے۔

اس کے بعد وہ یوں لوٹے کہ حسب ارشاد الٰہی:

فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّـهُ مِن فَضْلِهِ

آل عمران–170
"انھیں اللہ نے جس فضل و کرم سے نوازا ہے اس پر وہ بہت خوش و خرم ہیں"۔

قُلْ بِفَضْلِ اللَّـهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ

یونس–58
اور ارشاد ربانی ہے: "کہہ دیں کہ یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہوا ہے لہذا چاہئے کہ لوگ اس سے خوش ہوں"۔

یہ نعمت دنیا جہاں کی تمام نعمتوں اور اس کے ساز و سامان سے زیادہ بہتر ہے، کیونکہ وہ سب تو محض ایک خواب و خیال کی طرح ہیں اور بالآخر زوال پذیر ہیں، اس دنیا سے ہی ختم ہو جانے والی ہیں اور یہ متاع دنیا آفات کا شکار ہو سکتی ہے اور چھن بھی سکتی ہے، لیکن حجاج کرام کو ان کا حج مبارک ہو، عبادت گزاروں کو ان کی عبادت مبارک ہو، ان کے لئے نبی ﷺ کا وہ ارشاد مبارک ہو جس میں آپ ﷺ نے اپنے رب سے بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ اللہ تعالی کہتا ہے:

"جب کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر بڑھتا ہوں، اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں"۔ (صحیح بخاری)

حجاج بیت اللہ !اللہ نے آپ کو جس عزت افزائی سے نوازا ہے اس پر اس کا شکر بجالاؤ اور اس نے آپ کو جن نعمتوں سے نوازا ہے ان پر اس کی حمد و ثناء بیان کرو،اس کا فضل و کرم آپ پر مسلسل جاری ہے اور اس کی خیرات و برکات بلا انقطاع نازل ہو رہی ہیں اور ان عطاؤں کا دائرہ انتہائی وسیع ہو چکا ہے اور اس کے فضل و کرم کا آپ پر اتمام و اکمال ہو گیا ہے۔

چنانچہ ارشاد الہی ہے:

وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّـهِ

النحل–53

''تم جس بھی نعمت سے سرشار ہو یہ اللہ تعالی کی ہی دی ہوئی ہے''۔

اور دوسری جگہ فرمایا:

وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّـهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّـهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ

النحل–18

''اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا بھی چاہو تو نہیں گن سکتے اور اللہ تعالی تو بڑا ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے''۔

حجاج کرام !اپنے رب سے ہر انعام کا گمان رکھو اور ہر بڑی بھلائی کی اس سے امید لگائے رہو،اللہ سے اپنے حج کی قبولیت کی قوی امید رکھو اور اس کا بھی یقین و امید رکھو کہ وہ تمہارے سابقہ تمام گناہ بخش دے گا۔ چنانچہ ایک قدسی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

''میں اپنے بندے کے ظن کے مطابق ہی (اس پر پورا اترتا) ہوں''۔(بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی وفات سے صرف تین دن پہلے آپ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے:

''تم میں سے کوئی شخص ہرگز نہ مرے سوائے اس کے کہ وہ اپنے اللہ عزوجل سے حسن ظن رکھنے والا ہو''۔(صحیح مسلم)

مسلمانوں !اے بیت اللہ العتیق کا حج کرنے والو!اے روئے زمین کے دور دراز اور دشوار گزار راستوں سے آنے والو!اور ہر طرف سے تلبیہ

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ

کہتے ہوئے آنے والو! آپ کا حج تو مکمل ہو گیا ہے اور ان مشاعر مقدسہ و مقامات طاہرہ میں وقوف کر لینے اور ان شعائر دینیہ کو ادا کر لینے کے بعد آپ نے احرام کھول دیا اور بال کاٹ لئے اور ناخن تراش لئے ہیں اور اب آپ لوگ اپنے ملکوں کی طرف لوٹنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

اب آپ کوشش کر کے گناہوں کے ارتکاب برائیوں اور حرام امور میں اپنے آپ کو لت پت کرنے سے بچائے رکھیں، چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

وَلَاتَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَامِن بَعْدِقُوَّةٍأَنكَاثًا

النحل–92

''اوراس عورت کی طرح نہ ہو جانا جس نے محنت سے سوت کاتا پھر اسے توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے (رشہ رشہ) کر دیا''۔

ایک احمق عورت و نادان اور بے عقل عورت سوت و اون کاتنے میں شب و روز بڑی جانفشانی و محنت کرتی ہے اور جب مضبوط دھاگہ تیار ہو جاتا ہے تو پھر اس کے بل کھولنے لگتی ہے اور اس کے مضبوط تیار ہو جانے کے بعد پھر اسے رواں دواں کر دیتی ہے۔ اس عورت نے اپنی محنت و مشقت سے کیا پایا؟ سوائے تھکن کے، خبر دار رہنا! آپ لوگ بھی کہیں اس عورت کیطرح نہ ہو جانا اور اس عظیم فریضے کی ادائیگی کے ذریعے آپ نے نیکیوں کی جو شاندار عمارت تعمیر کی ہے اسے گرانے نہ لگ جانا اور جو اجر و ثواب آپ نے جمع کیا ہے گناہوں کے ذریعے اسے برباد نہ کرنے لگنا اور اللہ کے ساتھ آپ نے جو مضبوط ناطہ جوڑا ہے، اس میں نقص نہ پیدا ہونے دینا۔

حجاج کرام! آپ نے اپنی زندگی کا ایک نیا اور صاف و سفید صفحہ کھولا ہے اور اسی حج کے بعد آپ نے صاف ستھرے و پاک لباس زیب تن کیا ہے، خبر دار! رسوا کن افعال، تباہ کن کرتوت اور برے اعمال سے بچ کر رہنا، وہ نیکی کتنی اچھی ہوتی ہے جس کے بعد بھی نیکی ہی کی جائے اور بہت ہی سخت برائی وہ ہوتی ہے جو کہ نیکی کے بعد کی جائے۔

مسلمانوں! حج مبرور و مقبول کی ایک نشانی اور اس کی قبولیت کی ایک علامت ہوتی ہے، اس سلسلہ میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ حج مبرور کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا:

''وہ حج جس سے فارغ ہو کر آپ اپنے گھروں کو یوں لوٹیں کہ دنیا سے دلچسپی باقی نہ رہے اور تمام تر رغبت و توجہ آخرت پر مرکوز ہو جائے''۔

آپ کا یہ حج آپ کے لئے ہلاکتوں میں گرنے کی راہ میں رکاوٹ بن جانا چاہئے، یہ تباہ کن لغزشوں کی راہ میں مانع بن جائے اور مزید خیرات و اعمال صالحہ سر انجام دینے کا باعث و ذریعہ ہو جائے۔ اور یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ موت سے پہلے مومن کے لئے اعمال صالحہ کی کوئی انتہاء نہیں ہے۔

مسلمانوں! کتنی ہی خوب بات ہے کہ حاجی اپنے ملک واہل خانہ کی طرف لوٹے تواس کے کردار میں یہ حسین انقلاب آچکا ہو کہ وہ اخلاق حسنہ سے مزین ہو، عقل سلیم سے متصف ہو، اس پر سکون و وقار جھلک رہے ہوں، اپنی عزت و آبرو کو ہر عیب دار فعل سے بچا رہا ہو، اس کی عادات پسندیدہ اور اطوار اچھے ہو چکے ہوں۔

یہ کتنی ہی اچھی بات ہے کہ حاجی جب حج کر کے لوٹے تو وہ اپنے گھر والوں سے حسن معاملہ کا پابند ہو اور اپنی اولاد سے حسن معاشرت برتنے والا ہو، دل کا پاک صاف اور منہج حق وعدل اور میانہ روی پر کاربند ہو، اس کا باطن اس کے ظاہر سے بھی اچھا ہو اور اس کے کردار کے مخفی پہلو اس کی نظر آنے والی روش سے بھی عمدہ ہوں، جو شخص حج کر کے ان اوصاف جمیلہ و محاسن کو اپنا کر واپس لوٹتا ہے دراصل وہی ایسا شخص ہے جس نے اس عظیم فریضہ کی ادائیگی سے حقیقی طور پر استفادہ کیا ہے اس کے اسرار و رموز کو پایا ہے، اس کے دروس کو اپنے دل میں جگہ دی ہے اور اس کے آثار اپنے کردار کا حصہ بنائے ہیں۔

مسلمانوں! حاجی جب سے حکم احرام میں داخل ہو کر لبیک پکارنا شروع کرتا ہے تب سے لے کر تمام مناسک واعمال حج پورے کر لینے تک اس کے حج کے تمام اعمال و مناسک اسے اللہ کا تعارف کرواتے چلے جاتے ہیں، اسے اس کی الوہیت وعبادت کے اکیلے لائق و سزاوار ہونے کے خصائص و حقوق کی یاد دلاتے جاتے ہیں اور یہ سکھلاتے جاتے ہیں کہ اس کے سوا عبادت کا حقیقی مستحق دوسرا کوئی نہیں ہے۔

اسے یہ بھی یاد کرواتے ہیں کہ وہ صرف ایک اللہ ہی ہے جس کی طرف توجہ و رجوع کیا جائے اور اپنی جان صرف اس کے سپرد کی جائے، وہ بے نیاز ہے اور ساری مخلوقات صرف اس ایک بے نیاز کے در کی محتاج ہے، اسی سے مانگتی ہے، ناپسندیدہ امور سے اسی کی پناہ چاہتی ہے۔ اور مصائب و مشکلات یا کرب وبلا میں اسی سے مدد طلب کرتی ہے۔

یہ سب کچھ یاد کر لینے اور سیکھ لینے کے بعد کسی حاجی کے لئے یہ کیسے بآسانی ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ کے حقوق دعاء و پکار، استغاثہ، طلب و مدد و استعانت، ذبح و قربانی اور نذر و غیرہ کو اللہ سے پھیر کر کسی اور کی طرف لے جائے، اور وہ بھی کیا حج ہے جس کے بعد کوئی حاجی ایسے قبیح افعال اور صریح شرکیہ افعال سے ہاتھ رنگنے لگے؟

مسلمانوں! وہ بھی کیا حج ہے کہ جس کے بعد حاجی شعبدہ بازوں اور جادوگروں کے دروازوں کے چکر کاٹنے لگے، برجوں کی خرافات، نجومیوں یا کاھنوں اور پرندے اڑا کر فال نکالنے والے بہروپئے ٹھگوں کی باتوں کی تصدیق کرنے لگے؟ درختوں سے تبرک حاصل کرنے لگے، پتھروں کو چھونے چومنے لگے اور تعویذ گنڈے لٹکانے پر اتر آئے؟

وہ بھی کیا حج ہے کہ جس کے بعد حاجی نماز ضایع کرنے لگے ؟ زکوۃ کی ادائیگی روک دے ، سود کھانے لگے ؟ رشوت ستانی کرنے لگے ؟ شراب و منشیات اور مخدرات ونشہ آور اشیاء استعمال کرنے لگے ؟ رشتہ داروں سے قطع رحمی و قطع تعلقی کرنے لگے ؟ اور تباکن گناہوں اور برائیوں میں منہ مارنے لگے ؟

حجاج بیت اللہ العتیق ! اے وہ حاجی جو احرام کی حالت میں احرام کے محرمات و ممنوعات سے رکے رہے تھے اسلام میں کچھ محرمات و ممنوعات ایسے بھی ہیں جو کہ سدا، ساری زندگی اور سال بھر ہر وقت ہی ممنوع و حرام ہیں ان کے قریب جانے اور ان کا ارتکاب کرنے سے بچو۔ ارشاد الہی ہے :

تِلْكَ حُدُودُ اللَّـهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ

البقرة–187

''یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں،ان کے قریب بھی نہ جاؤ''۔

دوسری جگہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

تِلْكَ حُدُودُ اللَّـهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّـهِ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

البقرة–229

''یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور جس نے اللہ کی حدود سے تجاوز کیا تو وہی لوگ ظالم ہیں''۔

مسلمانوں ! جس نے حج میں اللہ کی نداء پر لبیک کہا وہ حج کے بعد کسی ایسی دعوت واصول، کسی نظام ومذہب اور کسی ایسی نداء پر کیسے لبیک کہہ سکتا ہے جو کہ اللہ کے دین کے سراسر خلاف ہے وہ دین اسلام کہ جس کے سوا اللہ کسی سے دوسرا کوئی دین ہر گز قبول نہیں کرے گا۔

ارشاد الہی ہے :

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ

آل عمران–85

''جو شخص اسلام کے سوا کسی دین کو چاہے گا تو اس سے وہ ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ شخص آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہو جائے گا''۔

جس نے حج میں اللہ تعالی کے لئے لبیک کہا وہ حج کے بعد اپنے معاملات کے فیصلے کرنے کروانے کے لئے اس کی شریعت اسلامیہ کے سوا کسی دوسرے نظام و قانون کو کیسے اپنائے گا؟ اس کے حکم کے سوا کسی دوسرے کے قلم و فیصلے کو کیسے قبول کرے گا؟ اور اس کے پیغام کے سوا کسی دوسرے کی بات پر کیسے کان دھرے گا؟

جس نے حج میں اللہ کے لئے تلبیہ کہا اسے چاہئے کہ وہ ہر وقت اور ہر جگہ اسی کے احکام واوامر پر لبیک کہے اور وہ چاہے جہاں بھی جا رہا اور چاہے جہاں بھی رہ رہا ہو وہ اطاعت الہی میں ذرہ بھر متردد نہ ہو، نہ اس سے لمحہ بھر رکنے پائے بلکہ وہ صرف اللہ کے سامنے خضوع وانکساری، خشوع وعاجزی کرے اور اطاعت وفرمانبرداری اور سمع وطاعت صرف اسی کی کرے۔

اے اللہ والے! اے وہ شخص جس پر دنوں پر دن گزرتے چلے جا رہے ہیں اور ہر دن سورج چڑھتا اور ڈوبتا چلا جاتا ہے اور وہ گناہوں برائیوں اور مہلک کبائر میں مبتلا وغرق ہے۔اے وہ شخص جس پر خیرات وبرکات اور فضائل ورحمات کے موسم آئے اور گزر گئے مگر وہ منکرات وعیوب اور کھیل کود میں ہی مشغول رہا! کیا تم نے حجاج کرام، عمرہ کرنے والوں اور دوسرے عبادت گزاروں کے قافلے نہیں دیکھے؟ کیا تم نے احرام باندھنے والوں کو اس فاخرانہ دنیوی لباس کو اتار کر دو چادروں میں لپٹے نہیں دیکھا؟ کیا تم نے اللہ سے مانگنے والوں کو اس کی طرف دست سوال دراز کئے نہیں دیکھا؟ کیا تم نے اپنے گناہوں پر شرمسار ہو کر توبہ تائب ہوتے لوگوں کو آنسوؤں کی جھڑی لگائے نہیں دیکھا؟ کیا تم نے لبیک اللھم لبیک پکارنے والوں، اللہ اکبر کے نعروں سے فضاؤں کو معمور ومعطر کر دینے والوں اور لا الہ الا اللہ کے ورد وذکر سے ان خلاؤں کو خوشبودار کر دینے والوں کی آوازیں نہیں سنیں؟

تجھے کیا ہو گیا ہے؟ تجھ پر علی الاطلاق ساری عمر دنیا کا سب سے بہترین دن (یوم عرفہ) گزر گیا مگر تم خواہش نفس کی غلامی میں ہی بدمست ومدہوش پڑے ہو اور تم مضبوط زنجیر گناہ میں جکڑے ہوئے ہو۔اے وہ حرمان نصیب! جس کے شب وروز اور صبح وشام گناہوں میں ہی گزر رہے ہیں اور یہی کہے چلے جا رہے ہو کہ آج توبہ کر لوں گا، کل توبہ تائب ہو جاؤں گا۔اے وہ شخص جس کا دل خواہشات کے ہاتھوں میں کھلونا بنا ہوا ہے! اور جہالت و نادانی کا جادو اس کے سر چڑھ کر بول رہا ہے! اے وہ شخص جو شہوت پرستی کی کوٹھری میں قید ہو کر ہی رہ گیا ہے۔اس رات کو یاد کرو جو تمھیں قبر میں گزارنی ہو گی اور تم تن تنہا ہو گے اور تمہارا کوئی مونس وغمخوار نہ ہو گا۔جب تک تمھارے پاس مہلت موجود ہے فوری طور پر اس میں توبہ تائب ہو جاؤ اور تلافی مافات کر لو قبل اس کے کہ گناہوں کو کم کرنے کا موقع ہاتھ سے نکل جائے اور فوراً گناہوں اور برائیوں سے رک جاؤ۔

یہ بات خوب ذہن نشین کر لیں کہ اللہ تعالی دن کے وقت ہاتھ بڑھاتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والا اس کے سامنے تائب ہو جائے اور رات کو دست اقدس دراز کرتا ہے تاکہ دن کو برائی کرنے والا توبہ کر لے۔

اے وہ شخص! جس نے طرح طرح کی عبادات سرانجام دیں، اب اسی روش پر استقامت وپختگی اختیار کرو اور ہمیشہ عمل صالح سرانجام دیتے رہو کیوں آپ اس دنیا کے گھر میں کوئی مستقل نہیں رہنے والے، اور اس دکھلاوے اور ریاکاری سے بچو۔کیونکہ بعض دفعہ خلوص نیت کسی معمولی سے کام کو بہت بڑا عمل بنا دیتی ہے اور کبھی نیت کا کھوٹ اور ریاکاری بہت بڑے عمل کو بہت ہی چھوٹا سا کام بنا کر رکھ دیتی ہے۔

بعض سلف صالحین امت کا کہنا ہے:

جسے یہ بات خوشگوار ہو کہ اس کا عمل کامل ہو اسے چاہئے کہ وہ اپنی نیت کو صاف کرے، اپنے عمل کے نامقبول ہونے سے ڈرتے رہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا جس میں ارشاد الٰہی ہے:

وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ

المؤمنون–60

''اور وہ جو دے سکتے ہیں دیتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ انھیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔

(وہ کہتی ہیں کہ) میں نے عرض کیا: کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے اور چوری کرتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے صدیق کی بیٹی! وہ نہیں بلکہ اس آیت سے وہ لوگ مراد ہیں جو روزہ رکھتے، نماز پڑھتے اور صدقہ بھی کرتے ہیں لیکن وہ ساتھ ساتھ ہی اس بات سے بھی ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں ان کے یہ اعمال نامقبول نہ ہو جائیں۔

انہی کے بارے میں آگے اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

أُولَـٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ

المؤمنون–61

سنن الترمذی ''یہی وہ لوگ ہیں جو نیکیاں کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور یہی ان کے لئے آگے نکل جاتے ہیں''۔

اللہ کے بندوں! ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو اور کتاب مبین میں اللہ کے اس قول حق کو ہمیشہ یاد رکھو:

إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّـهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ

المائدۃ–27

''اللہ صرف اہل تقوی سے ہی عمل قبول کرتا ہے''۔

مسلمانوں ! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ اس کا تقویٰ ہی سب سے بہترین زاد سفر ہے اور یہی آخرت میں بہترین انجام کا باعث ہے۔ یہ بات بھی پیش نظر رکھیں کہ یہ دنیا مقابلے اور دوڑ کا میدان ہے۔ ایک قوم جو سبقت لے گئی وہ کامیاب ہو گئی، جو لوگ پیچھے رہ گئے وہ خائب و خاسر ہوئے اور بازی ہار بیٹھے۔ اللہ اس بندے پر رحم کرے۔ جو دیکھتا ہے تو نظر تفکر سے دیکھتا ہے اور جب تفکر و تدبر کرتا ہے تو عبرت حاصل کرتا ہے اور صبر کا دامن تھام رکھتا ہے، اور حق کی راہ میں پیش آمدہ مشکلات پر صرف وہی صبر کرتا ہے جو اتباع حق کی فضیلت کو جانتا اور اس کے اچھے انجام کی امید رکھتا ہے اور ارشاد الٰہی ہے:

إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ

ھود–49

"بیشک اچھا انجام تو اہل تقویٰ کے لئے ہے"۔

اللہ والوں ! آپ دنیا میں موتوں کا نشانہ اور بلاؤں مصیبتوں کا ٹارگٹ و گھر ہو، تم بعد میں آئے ہو اور کتنے ہی لوگ تم سے پہلے اس دنیا سے جا چکے ہیں اور کل تم چلے جاؤ گئے (سلف بن جاؤ گے) اور دوسرے لوگ تمھاری جگہ لے لیں گے۔ اپنی زندگی و وقت حاضر سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنے نفسوں کے ساتھ جہاد و مجاہدہ کرو کیونکہ یہ مجاہدہ ہی عباد (عبادت گزاروں) کا مال و متاع اور زھّاد (اہل زہد) کا اصل سرمایہ و راس المال ہے، اور یہی نفسوں کی درستگی واصلاح کا اصل دار و مدار بھی ہے۔ میانہ روی اختیار کئے رہو، سیدھے چلو اور اللہ کا قرب تلاش کرتے رہو، صبح و شام اللہ کی عبادت کرتے جاؤ اور رات کا حصہ (تہجد) بھی نہ بھولو اور افراط و تفریط سے بچتے ہوئے معتدل مزاجی واعتدال سے چلتے رہو تو ضرور منزل تک پہنچ جاؤ گے۔

اے مسلمانوں ! جنھوں نے حج مکمل کر لیا ہے اور اب اللہ نے تم پر یہ انعام بھی فرمادیا ہے کہ آپ کو نبی ﷺ کے پاک وطاہر شہر مدینہ منورہ تک بھی پہنچادیا ہے۔ جب آپ مدینہ طیبہ کی ارض پاک پر چل رہے ہوں تو یہ بات آپ کے پردہ ذہن سے محو نہیں ہونی چاہئے کہ یہ وہ شہر ہے جسے بنی نوع انسان کے سب سے معزز ترین دو قدموں کو بوسہ دینے کا شرف حاصل ہے اور یہ مدینہ طیبہ وہ شہر مقدس ہے جس میں سرور کونین حضرت محمد ﷺ نے اپنی حیات طیبہ کے آخری دس سال بسر فرمائے۔ لہذا ہر ممکن کوشش کریں کہ آپ نبی ﷺ کی سنتوں کا علم حاصل کریں، آپ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کریں، آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلیں، آپ ﷺ کا طریقہ وسنت اختیار کریں اور نظام مصطفی ﷺ کی مکمل پیروی کریں۔ اور یہ ہدف یا یہ مقصد آپ اسی وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ آپ اپنے رب کریم اور اپنے معبود حقیقی سے مدد طلب نہیں کریں گے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَمَن يَعْتَصِم بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

آل عمران–101

''اور جس نے اللہ (کی ہدایت کی رسی) کو مضبوطی سے پکڑ لیا وہ سیدھے راستے پر لگ گیا''۔

حجاج کرام! آپ یہ حج آپ کی فتوحات میں سے پہلی فتح، آپ کی فجر کا سپیدہء نور، آپ کی صبح کی روشنی و چمک، آپ کی ولادت ثانیہ یا نئی زندگی کا آغاز اور آپ کے ارادوں کے صدق و سچائی کا عنوان چاہئے۔

اللہ تعالی آپ کے حج و سعی کو مبرور و مقبول فرمائے۔ اور ان ایام مبارکہ کو ہمارے لئے اور آپ سب کے لئے بار بار لوٹائے اور امت اسلامیہ کو عزت و کرامت، فتح و نصرت، اقتدار و حکومت اور سرداری و رفعت جیسی عظمتوں سے ہمکنار کرے۔ آمین۔

و صلی اللہ و سلم علی نبینا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین

سبحان ربك رب العزة عما یصفون و سلام علی المرسلین

و الحمد للہ رب العالمین

(16) جودوسخاوت کی فضیلت

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس کا فرمانِ مبارک ہے:

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى (5) وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى (6) فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى

اللیل–7/5

جس نے دیا (اللہ کی راہ میں) اور ڈرا (اپنے رب سے)۔ اور اچھی بات کو سچ سمجھا۔ تو ہم بھی اسکو آسان راستے کی سہولت دیں گے۔

میں اللہ سبحانہ وتعالی کی تعریف کرتا ہوں اور اسکی بے شمار ولاتعداد نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا

الاسراء–20

اور تمہارے پروردگار کی بخشش (کسی سے) رکی ہوئی نہیں۔

اور میں گواہی دیتاہوں کہ ہمارے نبی اور سردار محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جن سے رب نے فرمایا:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى

الضحیٰ–5

اور آپ کو پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔

اللہ ان پر اور ان کے آل پر اور تمام صحابہ پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد وثنا کے بعد:

میں آپ سب کو مجھ سمیت اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتاہوں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

مومنو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔

اللہ کے بندوں!

(اللہ کے لئے) مال خرچ کرنا ایک عبادت ہے اور اللہ کی نعمتوں کے شکر کا ایک طریقہ ہے۔

اور ہمارے پیارے رسول ﷺ نے تو (اللہ کے لئے) خرچ کرنے کی بہترین مثالیں قائم کی ہیں؛ سب کچھ دل و جان سے دے دیا، اور اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھا۔

جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ما سُئِل رسولُ الله –صلى الله عليه وسلم– شيئًا قطُّ فقال: لا، سألَه رجلٌ غنَمًا بين جبلَين فأعطاه إيَّاها"

اللہ کے رسول ﷺ سے کبھی بھی کوئی بھی چیز مانگی جاتی تو وہ کبھی بھی انکار نہ کرتے، یہاں تک کہ ایک شخص نے ان سے دو پہاڑوں کے درمیان ایک بکری مانگی تو انہوں نے وہ بھی اسے دے دی۔

و بلغ من عطائه: أنه أعطى ثوبه الذي على ظهره،

اور ان ﷺ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے اپنی پیٹھ کا کپڑا تک دے دیا۔

و من عطائه لأمَّته: أنه سخَّر حياتَه لها نذيرًا و بشيرًا قائلاً:

اور اپنی امت کے لیے آپ ﷺ کی سخاوت یہ تھی کہ آپ ﷺ نے اپنی پوری حیات طیبہ اُمت کے لئے وقف فرما دی، اور یوں فرماتے رہتے:

إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ

سبأ–46
وہ تو تمہیں ایک بڑے (سخت) عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے۔

اور امت کے لئے ان کی سخاوت کی سب سے بڑی قربانی یہ ہے کہ انہوں نے اپنی امت کو (مومنوں کو اللہ کی رضا اور جنت کی) بشارت دینے اور (نافرمان لوگوں کو اللہ کے غصہ اور عذاب سے) ڈرانے میں اپنی پوری حیاتِ طیبہ وقف کر دی اور فرماتے رہے:

إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ

سبأ–46
وہ تو تمہیں ایک بڑے (سخت) عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے۔

اور یہ بھی ان کی دریادلی کی ایک مثال ہے کہ انہوں نے اپنی امت سے ایسی محبت اور شفقت فرمائی کہ جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

اُمت پر اتنی زیادہ شفقت کی کہ آپ ﷺ اکثر فرمایا کرتے تھے: اگر مجھے اُمت کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں یہ حکم دیدیتا۔ (یعنی ہر وقت یہ خیال رہتا کہ اُمت مشقت میں نہ پڑ جائے، لہٰذا کئیں احکامات اُمت پر شفقت فرماتے ہوئے واجب نہیں فرمائے)۔

اور جب ایک شخص نے ان سے حج کے بارے میں پوچھا:

أكلَّ عامٍ يا رسول الله؟ قال: «لو قلتُ: نعم، لوجبَت ولما استطعتُم»

اللہ کے رسول ﷺ ! کیا ہر سال؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کر دیتا تو (ہر سال) حج واجب ہو جاتا اور آپ لوگ ادا نہ کر پاتے۔

اور نبی ﷺ بارہا یہ دعا فرماتے تھے:

«اللهم أمَّتي، أمَّتي»

یا اللہ میری امت، میری امت۔

یہاں تک کہ اُن ﷺ کے رب نے اُن سے فرمایا:

«إنا سنُرضِيك في أمَّتِك ولا نسوؤُك»

ہم آپ کی امت کے سلسلے میں آپ کو خوش کر دیں گے اور آپ کو غم نہیں دیں گے۔

اور یہ نبی ﷺ کی بھلائی کی ہی خیر و برکت ہے کہ ان کا پہنچایا ہوا دین قیامت تک قائم و دائم رہے گا۔ اور انکے صحابہ اور احباب انکے طریقہ پر چلے، ان کی سخاوت کے چشمہ سے فیض یاب ہو کر سخاوت کی چوٹی تک پہنچ گئے۔

نبی علیہ السلام نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

«ما نفعَني مالٌ قطُّ ما نفعَني مالُ أبي بكر»، فبكى أبو بكرٍ –رضي الله عنه– وقال: هل أنا ومالي إلا لك يا رسول الله؟!

جتنا ابو بکر کے مال نے مجھے (مسلمانوں کو) نفع دیا ہے اتنا کسی اور مال نے نہیں دیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رونا شروع کر دیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ ! میں اور میرا مال تو آپ ہی کے لئے ہیں۔

وكان المِعطاءُ عمر بن الخطاب –رضي الله عنه– يتعاهَدُ كلَّ ليلةٍ عجوزًا عمياءَ مُقعَدةً بما يُصلِحُها ويُخرِجُ الأذَى عن بيتِها.

اور سخاوت کے پیکر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہر رات ایک نابینا معذور بوڑھی خاتون کی دیکھ بھال کرتے، ان کی خدمت کرتے اور ان کے گھر سے پریشانی کو دور کرتے۔

ومُصعبُ بن عُميرٍ –رضي الله عنه– يُقدِّمُ صورةً من صُور العطاء؛ فيقدُمُ المدينة وفي غُضونِ عامٍ يدخلُ الإسلامُ أكثرَ بيوت المدينة.

اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے بھی سخاوت کی کئی مثالیں پیش کیں؛ وہ مدینہ تشریف لاتے اور سال کے دوران ہی مدینہ کے اکثر گھر اسلام میں داخل ہو جاتے۔

ووقفَ سعدُ بن معاذ مُعبِّرًا عن عطاء الأنصار بالنَّفسِ والنَّفيس فقال: "يا رسول الله! والذي بعثَك بالحقِّ، لو استعرضتَ بنا هذا البحرَ فخُضتَه لخُضناه معك، صِل من شئت، واقطَع من شئت، وخُذ من أموالِنا ما شِئت، وما نكرهُ أن نلقَى عدوَّنا غدًا، وإنا لصُبرٌ عند الحرب، صُدُقٌ عند اللقاء، لعلَّ الله يُريكَ منَّا ما تقرُّ به عينُك".

اور سعد رضی اللہ عنہ تو بنفس نفیس انصار کی سخاوت کا مظاہرہ اس انداز سے پیش کرتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے؛ اگر آپ ہمیں اس سمندر میں داخل ہونے کا حکم دیں تو ہم بھی آپ کے ساتھ داخل ہو جائیں گے، جس سے آپ چاہیں ملیں اور جس سے چاہیں قطع تعلق کریں، اور ہمارے مالوں میں سے جتنا آپ چاہیں لے لیں۔ اور ہم کل دشمن کے مقابلہ سے نہیں گھبرا رہے، ہم تو جنگ کے موقعہ پر صبر کا مظاہرہ کرنے والے ہیں، دشمن کے ساتھ مقابلے میں پکے ہیں، امید ہے کہ اللہ ہمارے ذریعہ آپ کو وہ کچھ دکھائے گا جس کی وجہ سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

أما ابنُ عباس –رضي الله عنهما– فكان عطاؤه: أنه يجلِسُ في الحرم بعد الفجر فيقول: "هيَّا، عليَّ بأهل القرآن"، فيأتي أهلُ القرآن فيقرؤون إلى طلوع الشمس فيقول: "ارتفِعوا، ائتوا بأهل الحديث"، فيسألونَه

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سخاوت کی مثال یہ ہے کہ وہ فجر کے بعد حرم میں بیٹھ جاتے اور فرماتے: آیئے، میں اہل قرآن (قاری وحافظ) کے ساتھ بیٹھنا چاہتا ہوں، اہل قرآن آتے اور سورج طلوع ہونے تک قرآن پڑھتے، وہ فرماتے آپ جائیں اور اہل حدیث (محدثین) کو لے آئیں، اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (حدیث کے بارے میں) سوالات کرتے۔

ثم إذا انتهَى منهم قال: "ارتفِعوا، ائتوا بأهل الفقهِ"، ثم أهل التفسير، ثم أهل العربية، وهكذا، ثم يُربِّي أصحابَه؛ فجمعَ في عطائِه الحُسنَيَين: بذلَ العلمِ، وكرمَ اليد.

پھر جب وہ محدثین کی مجلس سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے کہ آپ جائیں اور فقہ والوں (فقہاء) کو لے آئیں، پھر ان کے بعد تفسیر والے آتے اور پھر عربی والے، اور اس طرح تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رہتا، پھر وہ اپنے دوست احباب کی تربیت کرتے؛ اس طرح انہوں نے دونوں سخاوتوں کو جمع کر لیا: تعلیم دینا، اور مال خرچ کرنا۔

سخاوت تو ہر میدان میں رواں دواں ہے، اس کے ذریعے سلف صالحین نے (مفاد پرستی کو چھوڑ کر اپنے شب و روز امت کے لئے وقف کر کے) تاریخی واقعات کو سخاوت کے نمونہ میں بدل ڈالا اور تاریخ کو نئے انداز سے پیش کیا، اور کتنی ہی پیاری بات ہے کہ مسلمان سخاوت اور دوسروں کے لئے خیر خواہی کے جذبات رکھے۔ اور سچی سخاوت کی نہ کوئی حد ہے اور نہ ہی کوئی شرط۔ یہ تو وہ سخاوت ہے جو سب کے لئے ہے چاہے آپ انہیں جانتے ہوں یا نہیں۔

اور سخاوت کو اپنانے والے لوگ کنجوسی، لالچ اور کراہیت (ناپسندیدگی) کو نہیں جانتے۔ جب آپ دوسروں پر خرچ کرتے ہیں تو اس کے بدلے میں آپ کو بہت فائدہ ہوتا ہے، اور آپ کے اس خرچ سے کسی ایسے یتیم کے درد بھرے اور افسردہ دل میں خوشی اور امید کی لہر دوڑتی ہے جو اپنے ماں باپ کی شفقت سے محروم ہو اور وہ بیوہ جو بے سہارا ہو (اسے سہارا مل جاتا ہے)۔

دنیا بھر کے مسلمانوں اور اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرنے سے ہی یہ فضیلت حاصل ہو گی۔ اور میاں بیوی کے درمیان محبت، الفت اور رحم دلی کا تحفہ سخاوت ہے۔

سخاوت کا دروازہ بہت وسیع ہے؛ (جیسا کہ) جس نے آپ پر ظلم کیا اسے معاف کر دینا، جس نے آپ کے ساتھ برا سلوک کیا اس سے در گزر کرنا، قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کرنا، مسلم و غیر مسلم کو دعوت دینا، معذرت کرنے والوں کا عذر قبول کرنا، غلطی کرنے والوں کو معاف کر دینا، اور اپنے بعض حقوق کو چھوڑ دینا بھی سخاوت ہے۔

سخاوت ایک ایسی نفع بخش تجویز ہے جس کا تحفہ آپ اپنے عمل سے لوگوں کو دے سکتے ہیں، علم و عمل، معرفت و معلومات اور تجربہ کے ذریعہ، اکرام کے ذریعہ، وقت، عزت اور سفارش کے ذریعہ، اپنے جسمانی اعضاء کے ذریعہ لوگوں کی خدمت، (راستہ سے) تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، لوگوں کی بھلائی کے لئے بھاگ ڈور کرنا، اور اللہ کے راستہ میں جان کی قربانی دینا۔

سخاوت کا دروازہ ہر طبقہ اور گروہ کے لئے کھلا ہے، اور (اس کا طریقہ بھی) بہت ہی آسان ہے؛ مسکراہٹ، زیارت، اچھی بات، دعا، مالی تعاون، علاج وغیرہ۔ تو ہم سخاوت کو کیوں نہ اپنائیں؟! ہم سخاوت کے طریقوں کو کیوں نہ سیکھیں تاکہ لوگوں کو، اپنے وطن کو اور اپنی امت کو فائدہ دے سکیں۔

اور جب ہی تو زندگی بامقصد ہو گی؛ معاملات خوشگوار، احساسات کی برتری، اور یہ سخاوت کی سعادت سے مالا مال دل ہی ہیں جو دوسروں کی بھلائی کے لئے مشقت اٹھاتے ہیں، اور اپنی سخاوت کے بدلہ میں قیامت کے لئے مدد اور سہارا تیار کر لیتے ہیں۔

امت کا کوئی بھی فرد ایسا نہیں جو سخاوت کی طاقت نہ رکھتا ہو، بلکہ وہ اپنے آپ کو لگام دے کر نیکی کرنے سے روک دیتا ہے، اور اپنے آپ کو ہلاک کرلیتا ہے، اپنی قوت کو برباد کرلیتا ہے، اور اس کے جذبات بے جان مردار ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک سخاوت پر قادر ہے، اپنے قول و عمل سے امت کی خدمت کر سکتے ہیں۔

اور یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے آپ سے سخاوت (کے راستے) کی رکاوٹوں کو دور کریں۔ اور سب سے بڑی رکاوٹ عاجزی ہے جس سے اللہ کے رسول ﷺ نے پناہ مانگی ہے:

«اللهم إني أعوذُ بك من العَجز»

اے اللہ میں عاجزی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اور عموماً یہی (عاجزی) محتاجگی اور ناکامی کا سبب بنتی ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کا حکم ہے:

«واستعِن بالله ولا تعجِز»

اور اللہ سے مدد مانگیں اور عاجز نہ ہو جائیں۔

عاجزی ہمّت کو پست کر دیتی ہے، توقعات کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہے، سخاوت کی رغبت کو ختم کر دیتی ہے؛ پھر آپ اپنے آپ سے اور اپنی سخاوت سے بڑا فائدہ کھو دیتے ہیں، اور آپ ساری زندگی اپنی قوت و طاقت کو صحیح طریقے سے استعمال نہیں کر سکتے۔ اور عاجز انسان بے بنیاد اور فضول باتوں کی وجہ سے عاجزی کو اپنے اوپر سوار کرلیتا ہے۔

اور اسی حوصلہ شکن عاجزی کی وجہ سے بعض مسلمان ہاتھ پھیلا کر مانگنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، ہر وقت مانگتے رہتے ہیں مگر پیٹ نہیں بھرتا۔ اور زندگی بھر کے لئے گھونگھا، مفاد پرست اور لالچی بن جاتا ہے، اور اس کی ہمت کمزور ہو جاتی ہے، ہمیشہ دوسروں کے مال کی طرف جھانکتا رہتا ہے، حالات بہتر ہونے کے باوجود بھی فقیری کی زندگی گزارتا ہے اور سخاوت سے نفرت کرتا ہے۔

«استعِن باللهِ ولا تعجز»

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کھڑے ہو جائیں اور نیند سے اُٹھ جائیں اور جلدی کریں اور نکل کھڑے ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ اس (کام) کی ابتداء سے انتہاء تک اللہ سے مدد مانگیں۔آپ دیکھیں گے کہ بھلائی پھیل رہی ہے، مدد بڑھ رہی ہے،اور آپ کے رب کی توفیق آپ کی معاون و مددگار ہوگی۔

میرے مسلمان بھائی!

سخاوت کا سخی پر، لوگوں پر اور امت پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے؛ سخاوت ہی فرد وامت کی قوت کو بڑھاتی ہے، اور اسی کے ذریعہ ترقی کی راہیں کشادہ ہوتی ہیں، امت کو عزت ملتی ہے اور افراد کے درمیان اعتماد بحال ہوتا ہے، اور لوگ سخی انسان کو پسند کرتے ہیں، پوری قوم اس کا احترام کرتی ہے اور اس سے خوشی ملتی ہے اور اسکا رب بھی اس سے خوش ہوتا ہے۔اور سخی کے دروازے پر اس کی ہمیشگی کی حاضری اور بھلائی کی وجہ سے لوگوں کی رونق ہوتی ہے، اس کی سخاوت جاری رہتی ہے، اس کا نفع بڑا ہی عظیم اور دوسروں کو پہنچتا ہے۔

اور جیسے ہی آپ کے دل میں اللہ کی رضا کی خاطر سخاوت کا جذبہ جگہ لے اس کی خوشی سے آپ کا دل باغ باغ ہو جائے گا، کیونکہ سخاوت کی ایک خاص لذّت ہے جو عطاء کیے جانے والے سے زیادہ عطاء کرنے والے کو حاصل ہوتی ہے۔اور بھلائی، خرچ اور لوگوں کی مدد کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے سے انسان بہت سے ایسے غموں سے بچ جاتا ہے جو اس کی زندگی کو دشوار کر دیتے ہیں۔

تو اپنے آپ کو سخی لوگوں کی فہرست میں شمار کیجئے، اور سخاوت کے راہنما بن جائیں، اوپر ہاتھ والے (دینے والے) بنیں، جو دے گا اللہ اسے اور دے گا اور اللہ کی دین بے انتہاء بابرکت ہے اور اسکی مدد کبھی ختم نہیں ہوتی۔

اور آج ہماری امت کو بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، اور فتنوں اور جنگوں کے شعلوں سے جل رہی ہے۔اس امت کے لئے سخاوت کے مقاصد کو زندہ کرنا بہت ضروری ہے؛ تاکہ ہم برستی ہوئی جہالت کو علم کے ذریعہ دور کر سکیں، اور بڑھتی ہوئی غربت کو مال کے خرچہ اور اضافہ کے ذریعہ ختم کر سکیں، اور یتیمی کو کفالت اور سرپرستی کے ذریعہ، اور پھیلتی ہوئے خوف کو امن کے ذریعہ، جنگ کو سلامتی کے ذریعہ، اور فساد کو نگرانی اور پاک دامنی کے ذریعہ دور کر سکیں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ

الزلزال–7

تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔

اللہ مجھے اور آپ کو قرآن کریم میں برکت عطا فرمائے، اور مجھے اور آپ کو قرآنی آیات اور ذکر حکیم سے نفع پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہہ رہا ہوں اور اپنے لئے اور آپ سب کے لئے اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔ آپ سب بھی اسی سے مغفرت مانگیں۔ بیشک وہ بہت زیادہ معاف کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں اسلام کی عظیم نعمت سے مالا مال کیا، میں مسلسل نعمتوں پر اللہ سبحانہ کی تعریف اور شکر کرتا ہوں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، یہ ایسی گواہی ہے جس کے ذریعہ سلامتی والے گھر (جنت) میں مجھے امن کی امید ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور نبی محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جو لوگوں کو سلامتی والے گھر (جنت) کی دعوت دیتے رہے، اللہ ان پر اور انکی آل پر اور انکے صحابہ پر مکمل طور پر قائم و دائم رہنے والی رحمتیں بھیج دے۔

حمد وثناء اور درود وسلام کے بعد:

میں اپنے آپ کو اور آپ سب کو اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔

سخاوت کو مقبول بنانے، نفع بخش اور تسلسل سے قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ نفسانی خواہشات، ریاکاری، شہرت اور سستی سے پرہیز کی جائے، سخاوت کو جاری رکھیں اگرچہ کم ہی ہو؛ اور جاری رہنے والا تھوڑا عمل اس عمل سے بہتر ہے جو زیادہ تو ہو مگر دیرپا نہ ہو۔ مسلسل قطروں سے ہی دریا بنتا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث ہے:

«أحبّ الأعمال إلى الله أدومها وإن قلّ»

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو مسلسل ہو اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

سخاوت اگرچہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو اللہ تبارک وتعالی اس میں برکت عطا فرماتا ہے اور اسے بڑھا دیتا ہے، اور اللہ نیکی کرنے والے کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

ایک حدیث میں ہے:

«مرّ رجلٌ بغُصن شجرةٍ على ظهر طريقٍ فقال: والله لأُنحِّيَنَّ هذا عن المُسلمين لا يُؤذِيهم، فأُدخِلَ الجنة»

ایک شخص کسی راستہ میں درخت کی ٹہنی کے قریب سے گزرا تواس نے یہ قسم کھائی کہ اللہ کی قسم میں اسے ضرور کاٹ دیتاہوں تاکہ مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو،(اس عمل کی بدولت)اسے اللہ تعالی نے جنت میں داخل کردیا۔

صحیح حدیث میں ہے:

«أن امرأةً بغيًّا سقَت كلبًا يلهَث، فغفَرَ الله لها»، وقال رسولُ الله –صلى الله عليه وسلم-: «أحبُّ الناسِ إلى الله أنفعُهم للناس»

ایک سرکش خاتون نے ایک کتے کو پانی پلایا جو شدتِ پیاس سے ہانپ رہا تھاتواللہ نے اسے معاف فرمادیا۔

اوراللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

«أحبُّ الناسِ إلى الله أنفعُهم للناس»

اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ترین شخص وہ ہے جولوگوں کے لئے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو۔(یعنی جو شخص جتنا زیادہ امت کو فائدہ دے گااتناہی وہ اللہ کے نزدیک بہتر ہو گا)۔

اللہ کے بندوں!

سنیئے! رسولِ ہدایت ﷺ پر درود بھیجیں؛اللہ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں اس کا حکم دیاہے اور فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

بیشک اللہ اوراس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں پیغمبر پر پس تم بھی اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو ان پر درود بھی بھیجتے رہا کرو اور خوب خوب سلام بھی۔

یااللہ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر درود اور رحمتیں نازل فرما۔

یااللہ !اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ! ہدایت یافتہ چاروں خلفاء سیدنا ابو بکر، عمر، عثمان و علی سے راضی ہو جا،اور نبی کے عزت دار آل وصحابہ سے بھی راضی ہو جا،اور اپنی مہربانی، کرم اور احسان کے ذریعہ ان کے ساتھ ساتھ ہم سے بھی راضی ہو جا۔

یااللہ !اسلام اور مسلانوں کو عزت عطافرما۔ یااللہ !اسلام اور مسلانوں کو عزت عطافرما۔ یااللہ !اسلام اور مسلانوں کو عزت عطافرما۔اور کفر اور کافروں کو رسوا کر دے۔

یااللہ !اپنے اور اپنے دین کے دشمنوں کو نیست ونابود کر دے۔ یااللہ !اس ملک سمیت تمام مسلم ممالک کو امن کا گہوار ابنادے۔

یااللہ !تو جانتا ہے کہ شام میں ہمارے مسلمان بھائیوں پر کتنی مصیبتیں ڈالی گئی ہیں یااللہ تو ان مصیبتوں کو دور کرنے پر قادر ہے، یااللہ !اے تمام جہانوں کے رب !انہیں ان مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات عطافرما۔

یااللہ !وہ جوتیوں سے محروم ہیں انہیں جوتیاں عطافرما، وہ لباس سے محروم ہیں انہیں لباس عطافرما۔وہ بھوک میں مبتلا ہیں انہیں کھانا مہیا فرما۔وہ مظلوم ہیں انکا بدلہ لے۔وہ مظلوم ہیں ان کی حفاظت فرما۔وہ مظلوم ہیں ان کی مدد فرما۔

اے اللہ !کتاب کو نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے !لشکروں کو شکست دینے والے !اہل شام کے دشمنوں کو شکست دیدے۔

اے تمام جہانوں کے پروردگار !تو ہی دشمنوں کے مقابلے میں اہل شام کی مدد فرما۔

یااللہ !ہمارے شامی بھائیوں کی فوری مدد فرما۔

یااللہ !یارب العالمین !اے نہایت رحم کرنے والے !اے طاقتور !اے قوت والے اے غالب رہنے والے !ان کی صفوں میں اتحاد پیدا فرما۔اور ان کے دلوں کو مضبوط کر دے۔ان کو ایک بات پر متفق کر دے۔انکی مدد فرمااور ان کے نشانوں کو سیدھا کر دے۔بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ !ہم تجھ سے ہدایت، عفت (ناجائز کاموں سے بچنے کی توفیق)اور غنٰی (لوگوں کی محتاجگی سے محفوظ رہنے کی توفیق)مانگتے ہیں۔

یااللہ !ہم تجھ سے جنت کا اور اس قول و عمل کا سوال کرتے ہیں جو جنت میں جانے کا وسیلہ بنے۔اور آگ سے اور ہر اس قول و عمل سے تیری پناہ مانگتے ہیں جو آگ میں جانے کا سبب بنے۔

یااللہ! ہمارے دین کی اصلاح فرماجو ہمارے معاملات میں عصمت (گناہوں سے بچنے) کا باعث ہے۔اور ہماری دنیا کو بھی سنوار دے جو ہمارے لئے ذریعہ ءمعاش ہے۔اور ہماری آخرت بھی بہتر فرما جس میں ہماراانجام ہے۔

اے اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! ہماری زندگی کو ہر بھلائی میں اضافے کا ذریعہ بنادے،اور موت کو ہر برائی سے راحت کا سبب بنادے۔

یااللہ! ہماری معاونت فرما، ہمارے مخالفین کی معاونت نہ کرنا۔ یااللہ ہماری مدد فرما، ہمارے مد مقابل کی مدد نہ فرمانا۔اپنا مکر ہمارے حق میں فرمانا، ہمارے خلاف نہ کرنا۔ ہمیں ہدایت عطافرمااور ہدایت کو ہمارے لئے آسان فرما۔ حد سے گزر جانے والوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

یااللہ! ہمیں اپنا(تیرا) ذکراور شکر کرنے والا بنادے۔اپنے سامنے عاجزی وانکساری کرنے والا بنادے۔اپنے سامنے گڑ گڑا کر دعائیں کرنے والااور اپنی ہی طرف لوٹ کر آنے والا بنادے۔

یااللہ! ہماری توبہ قبول فرمالے۔ہمارے گناہوں کو دھودے۔ہماری معذرت کو مقبول فرمادے۔ہماری زبانیں سیدھی فرمادے۔

اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رضااور جنت مانگتے ہیں،اور تیرے غصہ اور آگ سے تیری ہی پناہ مانگتے ہیں۔

یااللہ! اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اپنی رحمت کے ذریعہ تمام پریشان حال مسلمانوں کی پریشانی دور فرما۔اور انکی مصیبتوں کو ٹال دے۔اور قرض داروں کو قرضہ سے نجات دے۔اور ہمارے اور تمام مسلمانوں کے مریضوں کو شفاء عطافرما۔اے اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! ہمارے امام کو ہر اس کام کی توفیق عطافرما جس سے تو خوش اور راضی ہوتا ہے۔اور اسے صحت وسلامتی کا لباس پہنادے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! تمام مسلمانوں کے اُمراء (امیر المومنین) کو اپنی کتاب پر عمل کرنے اور شریعت کو نافذ کرنے کی توفیق عطا فرما۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف–23

دونوں نے کہااے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیااور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گااور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرۃ–201

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور عذاب جہنم سے نجات دے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

الحشر–10

اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے اور ایمانداروں کی طرف ہمارے دل میں کہیں (اور دشمنی) نہ ڈال اے ہمارے رب بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اللہ کا ذکر کرو وہ تمہارا ذکر کرے گا اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں مزید نعمتوں سے نوازے گا۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

(17) اہلِ شام کی دردمندانہ آہ و بُکا

فضیلۃ الشیخ جسٹس صلاح بن محمد البدیر حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو مظلوموں کی مدد کرنے والا ہے، اور سرکش ظالموں کو نیست و نابود کرنے والا ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں۔

اور اُسی کا مبارک فرمان ہے:

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ

القصص–5

پھر ہماری چاہت ہوئی کہ ہم ان پر کرم فرمائیں جنہیں زمین میں بیحد کمزور کر دیا گیا تھا، اور ہم انہیں کو پیشوا اور (زمین) کا وارث بنائیں۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سردار محمد ﷺ اس کے بندے اور سچے امانت دار رسول ہیں۔ اللہ ان پر اور ان کے صحابہ پر قیامت تک رہنے والی رحمتیں اور سلامتی بھیجے۔

أمابعد:

اے مسلمانوں!

اللہ سے ڈرو؛اللہ کا ڈر ہی سب سے بڑا مدد گار ہے،اور سب سے زیادہ نبھانے والا حمایتی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! اللہ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیے،دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔

اہل شام پر ٹوٹتی ہوئی مصیبتیں

اے مسلمانوں!

اس روئے زمین پر ٹھوکریں کھانے والے (مسلمان) ظلم و ستم کا شکار ہونے کی (واضح) تصویر ہیں، سختیاں جھیلنے کی کھُلی کتاب ہیں،انہیں (اپنے گھروں اور ملکوں سے) نکال کر بھگادیا گیا، جنگی تباہی، لڑائیوں، سختیوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنے سے جان بچا کر بھاگتے ہوئے پناہ گاہوں کی تلاش میں دربدر پھر رہے ہیں۔

باعزت و کرم والے اور ظلم و ستم کا انکار کرنے والے ملکِ شام اور دیگر ممالک میں خیانت کرنے والے ظالموں کی طرف سے ظلم کی انتہاء، قتل، ہلاکت اور اچانک خوف و حراس پھیلانے والے جرائم کی وجہ سے (وہ لوگ) اپنے گھروں اور شہروں کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔

ملک بدر اہل شام کی حالتِ زار:

ان کی حالت یہ ہوگئی کہ کھلے میدان میں رہ رہیں ہیں،نہ رہنے کے لئے ان کے پاس گھر ہیں،اور نہ ہی پہننے کو کپڑے، سوائے ایسے خیموں کے جنہیں ہوا پھاڑ دے اور تیز ہوائیں اُکھاڑ پھینکیں اور سیلاب بہالے جائیں۔ سختی، تکلیف، خوف، ہلاکت اور موت کی بو سے غبار آلود اس وقت میں بھوک کی شدت، سخت سردی اور موت کے خطروں سے بچنے کی تدبیریں کر رہے ہیں۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ان کی مصیبتوں کو دور فرمائے، ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ان کی مصیبتوں کو دور فرمائے، ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ان کی مصیبتوں کو دور فرمائے،اوران کے دشمن کو نیست ونابود کرے۔

ہماری ذمہ داریاں

اے مسلمانوں!

اگر طاقت ہو تو (مظلوموں کی) مدد ضروری ہے، تو آپ سب ان کے معاون، مددگار اور غم خوار بن جائیں۔(مظلوموں پر) خرچ کرنے والے اور دینے والے بنیں۔اور الگ رہنے والے، پیچھے ہٹنے والے اور دیر کرنے والوں میں شامل نہ ہوں۔

شفقت، صدقہ اور نیکی کرنے والے بنیں۔ان لوگوں میں سے نہ ہو جائیں جو سخاوت کو ناپسند کرتے ہیں اور (مظلوموں کی) پکار کو بوجھ سمجھتے ہیں اور (مظلوموں کی)امیدوں پر پانی پھیر دیتے ہیں۔

ان کو امداد دیجئے اوران کی معاونت کیجئے اوران کی مدد کریں اوران کو مال دار کردیں۔اورانہیں بے یارو مددگار نہ چھوڑیں اورانہیں رسوانہ کیجئے۔

ہمیشہ کی خوش نصیبی:

ابوداود کی حدیث ہے:

عن أبي هريرة –رضي الله عنه– عن النبي –صلى الله عليه و سلم– قال: «من نفَّسَ عن مُسلمٍ كُربةً من كُرَب الدنيا نفَّسَ الله عنه كُربةً من كُرَب يوم القيامة، ومن يسَّرَ على مُعسِرٍ يسَّرَ الله عليه في الدنيا والآخرة، ومن سترَ على مُسلمٍ ستَرَه الله في الدنيا والآخرة، والله في عون العبدِ ما كان العبدُ في عون أخيهِ».

اخرجہ أبوداؤد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی کسی ایک مصیبت کو دور کرے گا تو اللہ اس سے قیامت کی ایک مصیبت کو دور فرمائے گا۔اور جو شخص کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کرے گا تو اللہ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں آسانی فراہم کرے گا۔اور جو شخص کسی مسلمان (کے گناہ) پر پردہ ڈالے گا تو اللہ دنیا اور آخرت میں اس (کے گناہوں) پر پردہ ڈال دے گا۔اور اللہ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرتا ہے۔

بخاری ومسلم کی حدیث ہے:

وعن ابن عمر –رضي الله عنهما– أن النبي –صلى الله عليه وسلم– قال: «من كان في حاجةِ أخيه كان الله في حاجته»

ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کی حاجت (کو پورا کرنے) میں لگا ہوتا ہے اللہ اس کی حاجت (کو پورا کرنے) میں ہوتا ہے۔

خوشخبری:

اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو ملک سے دربدر ہو کر پناہ تلاش کرنے والوں اور ٹھوکریں کھانے والوں کو (رہنے کے لئے) رہائش، (پہننے کے لئے) کپڑے، (اوڑھنے کے لئے) چادر، غذا، دوا یا پانی پہنچا کر اللہ کی رضا کے لئے مدد کرے، کسی دنیاوی وقتی فائدے اور لالچ کی نیت نہ ہو۔

بدبخت انسان:

اس سے زیادہ سخت دل اور کنجوس (بخیل) کوئی نہیں ہو سکتا جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو، اور وہ اپنے گھر میں رہے اور اس کا (مسلمان) بھائی دربدر پھر رہا ہو۔

حدیث میں آتا ہے:

فعن ابن عباس –رضي الله عنها– قال: قال رسول الله – صلى الله عليه وسلم -: «ليس المُؤمنُ الذي يشبَعُ وجارُه جائعٌ إلى جنبه»؛ أخرجه الحاكمُ

ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص مومن نہیں جو پیٹ بھرلے اور پڑوس میں اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔ اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔

ہماری کوتاہیاں

فضول خرچ کرنے والو!

اے لوگوں! تم نے کھیل کود، بے جا فخر (تکبر)، فضول خرچی، فجور (گناہ کے کاموں) اور خوشیوں (یا غموں) کے موقعوں پر بہت سارا مال لُٹا دیا ہے! عزت وجلال والے اللہ سے ڈرو، اور اس کی ناراضگی واقع ہونے اور عافیت کے پلٹ کر چلے جانے سے بچو، اور ہوش میں آؤ تمہارے بھائی دشمن کے گھیرے میں پریشان ہیں، ہلاکت نے انہیں لپٹا ہوا ہے، ان کے (باعزت) بزرگ مدد مانگ رہے ہیں اور بچے چیخ رہے ہیں۔

تو ان کی مدد کے لئے تیار ہو جائیں اور ان کی غم کساری کے لئے مال خرچ کریں تاکہ ان کی مصیبت ختم ہو اور سختی دور ہو۔

جامع ترمذی کی حدیث ہے:

عن أنسٍ –رضي الله عنه– أن رسول الله –صلى الله عليه وسلم– قال: «الصدقةُ تُطفِئُ غضبَ الرَّبِّ»

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: صدقہ رب کے غصہ کو بجھا دیتا ہے۔ ترمذی

جو میں کہہ رہا وہ آپ سن رہے ہیں۔ اور میں اللہ سے اپنے لئے اور آپ کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہر گناہ اور خطا کی مغفرت مانگتا ہوں۔ اور آپ بھی اس سے مغفرت مانگیں، مغفرت مانگنے والے تو کامیاب ہو گئے اور توبہ کرنے والوں نے ہی فائدہ حاصل کیا۔

دوسرا خطبہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے اس کی بھلائی پر، اور اسی کا شکر اس کی توفیق اور احسان پر، اور اللہ کی شان کی تعظیم کرتے ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سردار محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جو اس کی رضامندی کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ اللہ ان پر اور ان کے آل پر اور ان کے صحابہ پر اور ان کے بھائیوں پر بے شمار رحمتیں اور بہت ہی زیادہ سلامتی نازل فرمائے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

التوبة–119

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

ظالموں کی حقیقت:

اے مسلمانوں!

پردہ ہٹ چکا ہے اور نقاب گر چکا ہے، زہریلے سانپ باہمی معاہدہ کر چکے ہیں اور دشمن ایک ہو چکے ہیں۔اور چتکبرے (مختلف رنگ والے) سانپ سے سلامتی اور حل کی امید نہیں کی جاسکتی،اور خبیث مذہب والے کی خواہش (رجحان) بدبُودار ہوتی ہے،اس کے پاس کوئی پناہ اور کسی وعدے کی پاسداری نہیں۔

اور جو خون بہانے والا قاتل ہے اسے تو اس کے ظلم کی سزا اور اس کے کیۓ (ستم) کا بدلہ مل کر ہی رہے گا۔اور آپ کا رب اس سے غافل نہیں جو ظالم کر رہے ہیں۔

ظالموں پر بددعائیں:

اللہ اس کے ایک بال پر (ذرہ برابر) بھی رحم نہ کرے،اور نہ ہی اس کی کسی رگ کو چھوڑے،اور اس کو جلد ہی ہلاک کرے،اور اس کا کندھا (موت) مجاہدوں کے ہاتھوں دے،اور اسکی بادشاہت،اسکی جماعت اور اس کے لشکر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔اللہ کی مدد قریب ہے اور مشرکوں کی امیدیں خاک میں ملنے والی ہیں۔

نبی کریم ﷺ پر درود و سلام:

سب سے بہترین مخلوق پر درود و سلام بھیجیں؛اور جو شخص نبی ﷺ پر ایک درود بھیجتا ہے تو اللہ اس پر اس (ایک درود) کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

یااللہ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر رحمتیں اور سلامتی نازل فرما، یااللہ! سنت نبوی پر عمل کرنے والے چاروں خلفاء ''ابو بکر، عمر، عثمان، علی'' اور دیگر تمام صحابہ سے بھی راضی ہو جا۔اور جو لوگ ان کی پیروی کریں قیامت تک ان سے بھی راضی ہو جا۔اور ان کے ساتھ ساتھ اپنے احسان، کرم، سخاوت اور بھلائی سے ہم سے بھی راضی ہو جا۔

یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔

یااللہ! اے تمام جہانوں کے رب! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔اور شرک اور مشرکوں کو رسوا کر دے۔اور شام کے مجاہدوں کی مدد فرما۔

یااللہ! اے تمام جہانوں کے پروردگار! شام کے مجاہدوں کی مدد فرما۔

یااللہ !ان کے مقتولین کی شہادت قبول فرما۔اے دعا کو ہر وقت سننے والے !ان کے زخمیوں کو شفاعطا فرما۔

یااللہ !اے تمام جہانوں کے پروردگار !کمزوروں، مصیبت زدگان اور ٹھکرائے ہوئے لوگوں کا مددگار بن جا۔

یااللہ !ان قاتلوں اور مجرموں کو (اپنے عذاب میں) پکڑ لے۔

یااللہ ! یارب العالمین !ان کو شکست دے اور ان پر لرزہ طاری فرما۔اور انہیں خطرناک طریقہ سے ہلادے۔

اے اللہ !اے تمام جہانوں کے رب !ان (ظالموں) کو انہی کے اسلحہ سے ہلاک کردے۔اور انہی کی آگ میں انہیں جلادے۔

اے طاقتور !اے غالب !اے تمام جہانوں کے رب !ان (ظالموں) کی گردنیں (موت) مجاہدوں کے ہاتھوں میں دیدے۔

اے اللہ ! برما میں ٹھوکریں کھاتے ہوئے ہمارے بھائیوں کے لئے مددگار بن جا۔

اے اللہ ! برما میں ٹھوکریں کھاتے ہوئے ہمارے بھائیوں کے لئے کافی ہو جا۔

یااللہ !ان کے کمزوروں پر رحم فرما۔ یااللہ !ان کے کمزوروں پر رحم فرما۔

اے اللہ !اے تمام جہانوں کے پروردگار !(آج) جس دن مددگار کم ہو گئے ہیں تو انکی مدد فرما۔

یااللہ ! یارب العالمین ! حرمین شریفین (دوعزت والے حرم: جہاں بہت سے جائز کام بھی ممنوع ہوتے ہیں، خاص طور پر احرام کی حالت میں) کے ملک میں امن، فراخی، عزت وسکون ہمیشہ قائم فرما۔

یااللہ ! ہمارے امام اور امیر خادم حرمین شریفین کو ان اعمال کی توفیق عطا فرما جن سے تو راضی اور خوش ہوتا ہے۔اور ان کی پیشانی پکڑ کر نیکی اور تقوی کی طرف لے جا۔

اے رب العالمین !انہیں صحت وعافیت کا لباس پہنادے۔اور انکی اور انکے وزیر کی حفاظت فرما۔

اے تمام جہانوں کے رب !ان کے ذریعہ دین کو عزت عطا فرما۔

یااللہ! یارب العالمین! تمام مسلم ممالک میں امن وسکون اور کشادگی عطا فرما۔اے اللہ! اے تماجہانوں کے رب! ہمارے مریضوں کو شفاعطا فرما۔اورآزمائش میں مبتلاء لوگوں کو سلامتی عطافرما۔اور ہمارے فوت شدگان پر رحم فرما۔اور ہمارے قیدیوں کو رہائی نصیب فرما۔اور ہمارے دشمنوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرواور سچوں کے ساتھ رہو۔

اوراللہ کاذکر کرو جو عظمت وجلال والا ہے وہ تمہارا ذکر کرے گا۔اوراسکی نعمتوں کاشکراداکروو وہ تمہیں مزید(نعمتوں سے)نوازے گا۔اوراللہ کاذکر بہت بڑاہے۔اورجو تم کرتے ہواللہ اسے جانتاہے۔

(18) ’’اپنی زندگی کو آخرت کےلئے سنہری موقعہ سمجھیں‘‘

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبدالرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

تمام تعریفیں للہ کے لئے ہیں جس نے ہر چیز کو بہترین انداز سے بنایا۔

يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ

الزمر–5

وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اس نے سورج چاند کو کام پر لگا رکھا ہے۔ ہر ایک مقررہ مدت تک چل رہا ہے یقین مانو کہ وہی زبردست اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔

میں اپنے رب کی تعریف اور اس کا شکر ادا کرتا ہوں، اور میں اسی کی طرف توبہ (رجوع) کرتا ہوں اور مغفرت مانگتا ہوں، اور میں گوائی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ واحد ہے اور زبردست طاقت والا ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سردار محمد ﷺ اس کے بندے اور منتخب کئے ہوئے رسول ہیں۔

یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ اور ان کی آل اور نیک و متقی صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین پر رحمتیں اور سلامتی نازل فرما۔

اَمابعد!

اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے، اور اسلام کے مضبوط کڑے کو تھام لو؛ اور جو اللہ سے ڈر جاتا ہے تو اللہ اسے برائیوں اور ہلاکتوں سے بچاتا ہے، اور سزاؤں کی رسوائی سے محفوظ کر لیتا ہے، اور وہ (شخص) آخرت میں اپنے رب کی رضا اور جنتوں کو حاصل کر کے کامیاب ہو جاتا ہے۔

اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے، اور اسلام کے مضبوط کڑے کو تھام لو؛ اور جو اللہ سے ڈر جاتا ہے تو اللہ اسے برائیوں اور ہلاکتوں سے بچاتا ہے، اور سزاؤں کی رسوائی سے محفوظ کر لیتا ہے، اور وہ (شخص) آخرت میں اپنے رب کی رضا اور جنتوں کو حاصل کر کے کامیاب ہو جاتا ہے۔

اللہ کے بندوں!

بیشک تمھارے رب نے اس دنیا کو عمل (آخرت کی تیاری) کے لئے بنایا ہے، جس میں سب کا ایک وقت مقرر ہے،اور آخرت کو دنیاوی زندگی کے اعمال کا بدلہ دینے کے لئے بنایا ہے، اگر اعمال اچھے ہوں گے تو نتیجہ (بدلہ) بھی اچھا ہوگا،اور اگر برے ہوں گے تو نتیجہ بھی برا۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے تاکہ اللہ تعالیٰ برے عمل کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے اور نیک کام کرنے والوں کو اچھا بدلہ عنایت فرمائے۔

اور فرمایا:

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا

الکھف—7

جو چیز زمین پر ہے ہم نے اس کو زمین کے لیے آرائش بنایا ہے تاکہ لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں کون اچھے عمل کرنے والا ہے۔

اللہ تعالی نے اپنی مخلوقات کو لوگوں کے لئے مسخر (تابع وفرماں بردار) کرکے انکے لئے آسانیاں فراہم کیں،اور انہیں بہترین اسباب مہیا کئے۔

اللہ کا فرمان ہے:

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً

لقمان—20

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کی ہر چیز کو ہمارے کام میں لگا رکھا ہے اور تمہیں اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں بھرپور دے رکھی ہیں۔

اور فرمایا:

اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (12) وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِنْهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ

الجاثیۃ–13/12
اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا کو تابع بنا دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر بجالاؤ۔اور آسمان وزمین کی ہر ہر چیز کو بھی اس نے اپنی طرف سے تمہارے لئے تابع کر دیا ہے جو غور کریں یقیناً وہ اس میں بہت سی نشانیاں پالیں گے۔

اور فرمایا:

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ (32) وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَ سَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ (33) وَ آتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ

ابراھیم–34/32
اور اسی نے نہریں تمہارے اختیار میں کر دی ہیں۔اسی نے تمہارے لئے سورج چاند کو مسخر کر دیا ہے کہ برابر ہی چل رہے ہیں اور رات دن کو بھی تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔اسی نے تمہیں تمہاری منہ مانگی کل چیزوں میں سے دے رکھا ہے اگر تم اللہ کے احسان گننا چاہو تو انہیں پورے گن بھی نہیں سکتے یقیناً انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے۔

غور وفکر اور اس کا فائدہ:

اور جب انسان غور وفکر کرتا ہے اور یہ جان لیتا ہے کہ اللہ نے اسے اتنی نعمتوں اور انعامات سے نوازا ہے،اور اسے کتنی پیاری اور خوبصورت صفات و عادات سے مالا مال کیا ہے،اور اسے نیکیاں کرنے اور برائیوں اور حرام چیزوں سے بچنے کی توفیق دی ہے۔اور یہ بات بھی جان لیتا ہے کہ ہمیشہ کی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے؛ یا تو ہمیشہ کی نعمتیں یا دردناک عذاب۔یہ تمام باتیں جان کر ہی انسان اپنے وقت کو (دنیا کے فضول کاموں سے) بچانے کی جستجو میں لگ جاتا ہے اور اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو نیک کاموں میں مصروف رکھتا ہے،اور ایک اللہ کی طرف دعوت دینے والی شریعت کے ذریعہ اپنی دنیا کو سنوار لیتا ہے؛ تاکہ اس کی دنیا اس کے لئے اور اس کی اولاد کے لئے بہتر ہو جائے،اور اس کا بہترین نتیجہ نکلے۔

اور کسی بھی شخص کی دنیا اس وقت تک بہتر نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ قیمتی اور سیدھے دین پر عمل نہ کرے،اور اس دنیوی زندگی میں کوئی برکت نہیں جس پر دین اسلام کی نگرانی نہ ہو۔

دنیا اور آخرت کا موازنہ:

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

مَّن كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَن نُّرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَّدْحُورًا ﴿١٨﴾ وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَـٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُم مَّشْكُورًا ﴿١٩﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هَـٰؤُلَاءِ وَهَـٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا

الاسراء–20/18

جو کوئی (صرف) دنیا ہی چاہتا ہے، ہم اس کو یہیں دے دیتے ہیں جو کچھ ہمیں دینا ہوتا ہے، جس کو دینا ہوتا ہے، پھر جہنم ہی کو اس کا مقسوم بنا دیتے ہیں، جس میں اسے داخل ہونا ہوگا بدحال اور خوار ہو کر۔ اور (اس کے برعکس) جو کوئی آخرت کا طلب گار ہوگا، اور اس کے لئے وہ ایسی کوشش بھی کرے گا جیسی کوشش کہ اس کے لئے کرنی چاہیے، بشرطیکہ وہ ایماندار بھی ہو، تو ایسے لوگوں کی کوشش مقبول ہوگی۔ ہر ایک کو ہم بہم پہنچائے جاتے ہیں انہیں بھی اور انہیں بھی تیرے پروردگار کے انعامات میں سے۔ تیرے پروردگار کی بخشش رکی ہوئی نہیں ہے۔

اور فرمایا:

فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ

التوبۃ–55

پس آپ کو ان کے مال و اولاد تعجب میں نہ ڈال دیں اللہ کی چاہت یہی ہے کہ اس سے انہیں دنیا کی زندگی میں ہی سزا دے اور ان کے کفر ہی کی حالت میں ان کی جانیں نکل جائیں۔

اور فرمایا:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

الاعراف–32

آپ فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے اسباب زینت کو جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء اس طور پر کہ قیامت کے روز خالص ہونگی اہل ایمان کے لئے، دینوی زندگی میں مومنوں کے بھی ہیں۔

اے عقلمند:

کیا آپ کو شک ہے کہ دنیا فناء ہونے والا سامان ہے،اور (ہمیشگی کی نہیں بلکہ) وقتی نعمتیں ہیں؟!اگر آپ اس کے بارے میں غفلت میں ہیں گزر جانے والے لوگوں سے عبرت حاصل کریں،اوراسی میں عقلمندوں کے لئے عبرت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا (16) وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى

الاعلیٰ–17/16
لیکن تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔اور آخرت بہت بہتر اور بہت بقاوالی ہے۔

توہمیشہ رہنے والی آخرت کے لئے تیاری کریں،اور محنت کریں تاکہ وہ نعمتیں حاصل ہو جائیں جو نہ ختم ہوں گی اور نہ ہی زائل ہوں گی،اوراس آگ سے بھی بچ جائیں جسکی گرمی بہت سخت ہے،اوراس کی گہرائی بہت زیادہ ہے،اوراس میں جانے والوں کی غذا 'زقوم' ہے،اوران کے پینے کی چیز گرم پانی اورپیپ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ (19) يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ (20) وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ (21) كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ

الحج–22/19
پس کافروں کے لئے توآگ کے کپڑے ناپ کر کاٹے جائیں گے،اوران کے سروں کے اوپر سے سخت کھولتاہوا پانی بہایا جائے گا۔جس سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں اور کھالیں گلادی جائیں گی۔اوران کی سزا کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہیں۔یہ جب بھی وہاں کے غم سے نکل بھاگنے کا ارادہ کریں گے وہیں لوٹادیئے جائیں گے اور (کہا جائے گا) جلنے کا عذاب چکھو۔

صحیح مسلم کی حدیث ہے:

وعن أنسٍ –رضي الله عنه– قال: قال رسول الله ﷺ: «يُؤتَى بأنعَم أهل الدنيا من أهل النار فيُصبَغُ في النار صبغَةً، ثم يُقال له: يا ابنَ آدم! هل رأيتَ خيرًا قط؟ هل مرّ بك من نعيمٍ قط؟ فيقول: لا والله يا ربِّ، ما رأيتُ نعيمًا قط، ويُؤتَى بأشدِّ الناس بُؤسًا من أهل الجنة، فيُصبَغُ صبغةً في الجنة، فيُقال له: يا ابنَ آدم! هل رأيتَ بُؤسًا قط؟ هل مرّ بك من شدّةٍ قط؟ فيقول: لا والله يا ربِّ، ما مرَّ بي بُؤسٌ قط، ولا رأيتُ شدّةً قط»

رواہ مسلم

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جھنمی لوگوں میں سے دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں والے شخص کو (قیامت کے دن) لایا جائے گا اور اسے آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا، پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! کیا آپ نے کسی نعمت کو دیکھا ہے؟ یا آپ کو کبھی کوئی نعمت ملی ہے؟ تو وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں، اللہ کی قسم، میں نے تو کسی نعمت کو دیکھا ہی نہیں، اور جنتیوں میں سب سے زیادہ دنیا میں تنگدست کو لایا جائے گا، اور اسے جنت کا ایک نظارہ دکھایا جائے گا، پھر اس سے کہا جائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! کیا آپ نے کبھی کوئی پریشانی دیکھی؟ یا آپ کو کبھی کوئی پریشانی آئی؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں، اللہ کی قسم مجھے کبھی کوئی تکلیف نہیں آئی، اور نہ ہی میں نے کسی تکلیف کو دیکھا۔ (مسلم)۔

اللہ کے بندوں!

اللہ کے پاس جو بھلائی ہے وہ اسی کی فرماں برداری سے حاصل ہو سکتی ہے، خبردار! اللہ کا سامان بہت مہنگا ہے، خبردار! اللہ کا سامان جنت ہے۔

اصل تجارت:

اور ذمہ دار کی عمر کا زمانہ ہی اصل تجارت ہے، اگر اسے نیکیوں میں صرف کرے تو کامیاب ہو جائے گا اور اگر اسے فضول اور گناہوں میں ضائع کر دے تو بدبخت گا، اور پاکیزہ، مبارت اور نفع دینے والی زندگی کا مست ﷺق وہ ہے جو اپنی زندگی میں اللہ کے رسول ﷺ کے طور طریقوں کو اپناتا ہے۔

اور ذمہ دار کی عمر کا زمانہ ہی اصل تجارت ہے، اگر اسے نیکیوں میں صرف کرے تو کامیاب ہو جائے گا اور اگر اسے فضول اور گناہوں میں ضائع کر دے تو بدبخت گا، اور پاکیزہ، مبارک اور نفع دینے والی زندگی کا مستحق وہ ہے جو اپنی زندگی میں اللہ کے رسول ﷺ کے طور طریقوں کو اپناتا ہے۔

اور ہمارے نبی ﷺ کا طریقہ سب سے زیادہ مکمل ہے، جیسا کہ رسول ﷺ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

إن أحسنَ الحديث كتابُ الله، وخيرَ الهديِ هديُ محمدٍ ﷺ، وكلَّ بدعةٍ ضلالةٌ

بیشک سب سے اچھی بات اللہ کی کتاب ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد ﷺ کا ہے، اور ہر بدعت (دین میں نیا کام) گمرائی ہے۔ یہ روایت صحیح مسلم میں جابر رضي اللہ عنہ سے مروی ہے۔

نبی ﷺ کا طریقہ ایک معیارِ زندگی ہے:

اور جس نے اپنی زندگی میں ہمارے سردار اللہ کے رسول ﷺ کے طریقے کو اپنایا تو یقینا اس نے مکمل بھلائی کو حاصل کر لیا، اور کامیابی کے ساتھ نعمتوں والے باغات اس کا مقدر بن گئے، اور جس نے ان (اللہ کے رسول ﷺ) کے طریقہ کو چھوڑا تو اس سے بھلائی بھی مکمل طور پر چھوٹ گئی، اور جس نے ان (اللہ کے رسول ﷺ) کے کچھ طریقوں (سنتوں یا حدیثوں) کو چھوڑا، تو وہ اتنی ہی بھلائی سے محروم ہو گیا جس قدر اس نے نبی ﷺ کی باتوں کو چھوڑا۔

بعض صحابہ رضی اللہ عنھم کا یہ قول ہے:

"کنا نُعلِّمُ أولادَنا سیرۃَ النبي –صلی اللہ علیہ وسلم– کما نُعلِّمُھم القرآنَ الکریمَ".

ہم اپنے بچوں کو نبی ﷺ کی سیرت کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جسطرح قرآن کریم کی تعلیم دیتے۔ اور انکی اس بات کا مطلب یہ ہے کہ نبی علیہ السلام کی اقتداء کرنا، اور جو انہوں نے چاہا وہ پورا ہوا؛ اور وہ بہترین امت بن گئے جسے لوگوں (کی رہنمائی) کے لئے نکالا گیا۔

جائزہ لیجئے:

اگر ہر مسلمان اپنا جائزہ لے کہ وہ نبی ﷺ کی سنت پر کتنا عمل کرتا ہے اور اپنی عبادت، معاملات، اخلاص، دین کی مدد اور تمام احوال کی استقامت میں وہ ان (نبی ﷺ) کے طریقوں کو اپناتا بھی ہے یا نہیں؛ تو اسے اندازہ ہو جائے گا کہ اسکے عمل میں کتنی کمزوری ہے، اور اللہ تعالی کی مدد سے جتنا ممکن ہو سکے وہ اپنی کوتاہیوں کو دور کر سکے گا، اور اس کے معاملات سیدھے راستے پر گامزن ہو جائیں گے۔

بری عادتوں میں وقت ضائع کرنے سے بچیں:

اور ہر مسلمان کو غفلت، علم نافع اور نیک عمل سے منہ موڑنے اور ایسے کاموں میں اپنی عمر ضائع کرنے سے بچنا چاہئے جو دین و دنیا میں کوئی فائدہ و نفع نہیں دیتے، خاص طور پر نوجوان جو ہر اس چیز کے بہت زیادہ ضرورت مند ہیں جو ان کے دین، اخلاق اور براءت کی حفاظت کرے اور انکے مستقبل کی زندگی اور سعادت کی حفاظت کر سکے۔

اور انسانی زندگی کا ہر مرحلہ پچھلی زندگی سے متاثر ہوتا ہے، اور مسلمان کے لئے اور خاص طور پر نوجوانوں کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ چیز یہ ہے کہ انٹرنیٹ پر نقصان دہ سائٹس کو دیکھنا اور ان سے متاثر ہونا جو اسلامی اخلاق کو برباد کر دیتی ہیں، اور الحاد و فساد والی کتابوں کو پڑھنا، اور خواہشات کی پیروی کرنے والے اور ہلاکت والے کام کرنے والے برے لوگوں کی صحبت، اور ایسے کھلے سیریل (سلسلہ وار پراگرام) میں وقت ضائع کرنا جو بھلائی سے روکتے ہیں اور برائی اور حرام چیزوں کو خوبصورت (لطف اندوز) بنا کر پیش کرتے ہیں۔

مزید بری عادتیں:

رات کو جاگنے کی عادت اور رات کی بجائے دن میں سونا؛ یہ ایسی نقصان دہ عادت ہے جو اگر کسی کو لگ جائے تو اس کی طبیعت (فطرت)۔۔۔۔ کو بدل دیتی ہے، اور زیادہ تر یہ عادت فارغ رہنے کی وجہ سے ہوتی ہے، اور کس نے یہ عادت اپنائی اسکا کام کم ہو جاتا ہے، اور پڑھائی پر برا اثر پڑتا ہے، اور اسی وجہ سے اکثر نوجوان اپنی پڑھائی چھوڑ دیتے ہیں، اور ایسے شخص کو جسمانی اور نفسیاتی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں، اور ان عادات کو خوشگوار سمجھنے والوں کا اخلاق بگڑ جاتا ہے، اور صبر و تحمل کم ہو جاتا ہے، اور ڈیوٹی دینے میں بھی خلل واقع (ظاہر) ہوتا ہے، اور شیطانوں کا تسلط (غلبہ) ان پر مضبوط ہو جاتا ہے؛ کیونکہ شیطان رات کے وقت انسان سے وہ کچھ کروا سکتا ہے جو دن میں نہیں کروا سکتا۔

رات کی بجائے دن کو سونے سے عمر اور نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں، اور کبھی کبھار انسان جاگنے کی وجہ سے نشہ آور اشیاء اور ٹیڑھ پن کا شکار ہو جاتا ہے، اور نمازوں کو چھوڑنے لگتا ہے۔

نوجوانوں کی تربیت:

نوجوانوں کے مسائل تو بہت زیادہ ہیں، اور ان کا علاج ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ کے طریقہ یا راستہ کو مضبوطی سے تھامنا ہے، اور یہ بھی ضروری ہے کہ والدین، اساتذہ اور امت کے عقلمند افراد نوجوانوں کے لئے اور خاص طور پر کم عمر (لڑکوں اور لڑکیوں) کے لئے بہترین نمونہ (مثال) بنیں، کیونکہ وہ (لڑکے اور لڑکیاں) جو کچھ (معاشرے اور گھر میں) دیکھتے ہیں وہی سب کچھ کرتے ہیں۔

اور استقامت پر ہر ایک کے ساتھ تعاون کرنے کا اللہ نے بھی حکم دیا ہے اور نبی ﷺ نے بھی اسی کی ترغیب دلائی ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

«مثَلُ المؤمنينَ في توادِّهم وتراحُمهم وتعاطُفهم كمَثَلِ الجسَدِ الواحدِ إذا اشتكَى منه عضوٌ تداعَى له سائرُ الجسَدِ بالسَّهَرِ والحُمَّى»

مومنوں کی باہم محبت، رحم دلی اور ہمدردی کی مثال ایک جسم کی مانند ہے کہ جب جسم کا ایک حصہ تکلیف میں ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے پورا جسم رات کو جاگ کر بخار میں گزارتا ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (18) وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (19) لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ

الحشر–20/18

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ (بھال) لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے (اعمال کا) کیا (ذخیرہ) بھیجا ہے اور (ہر وقت) اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔ اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے اللہ (کے احکام) کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا اور ایسے ہی لوگ نافرمان (فاسق) ہوتے ہیں۔ اہل نار اور اہل جنت (باہم) برابر نہیں (ا) جو اہل جنت میں ہیں وہی کامیاب ہیں (جو اہل نار ہیں وہ ناکام) ہیں۔

اللہ مجھے اور آپ کو قرآن عظیم میں برکت عطا فرمائے، اور قرآنی آیات اور حکمت والے ذکر اور رسولوں کے سردار کے طریقہ اور ان کے سیدھے فرمان کے ذریعہ مجھے اور آپ کو نفع پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہہ رہا ہوں اور اپنے، آپ کے اور تمام مسلمانوں کے لئے اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔

دوسرا خطبہ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو بلند اور عظمت والا ہے، جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے، صرف ہمارے رب کے لئے ہی نعمت اور فضیلت ہے اور صرف اسی کے لئے بہترین تعریف ہے، جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسکی توبہ قبول کر لیتا ہے، اور وہ بہت بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں، وہ بہت غالب اور حکمت والا ہے۔

اور میں (یہ بھی) گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سردار محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے، اے اللہ اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ اور ان کی آل اور متقی صحابہ پر رحمتیں اور سلامتی نازل فرما۔

اس کے بعد:

سب کے سامنے اور علیحدگی میں اللہ سے ڈرو، وہ تمھارے اعمال کو سنوار دے گا، اور تمہارے انجام اور (اللہ کی طرف) لوٹ کر جانے کو بہتر بنا دے گا۔

اے مسلمانوں!

اللہ کی ظاہری اور پوشیدہ نعمتوں کو یاد کرو، اور جتنا ممکن ہو فرائض و نوافل کے ذریعہ ان (نعمتوں) کا شکر ادا کرو؛ اور اللہ کا شکر صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ اس کی فرماں برداری کی جائے اور اسکی نافرمانی سے بچا جائے۔

مسلمانوں کی جماعت:

صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث ہے: نبی ﷺ نے خبر دی ہے کہ اس امت کی عافیت (سلامتی) ابتدائی لوگوں میں ہے، اور اس امت کے آخری افراد کو مصیبت آئے گی۔ اور اللہ نے تمہاری عافیت ابتدائی لوگوں میں اس لئے رکھی ہے کیوں کہ انہوں نے سنت کو تھام لیا؛ اور ان کے سنت کو تھامنے کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالی نے انہیں ہر مصیبت سے محفوظ رکھا، اور امت کے آخری لوگوں پر ان کے اعمال (سنت کو چھوڑنے) کی وجہ سے مصیبتیں آئیں گی۔

اور یقیناً اللہ کے رسول ﷺ نے محرمات اور بدعات سے بچنے اور بلند درجات کے ساتھ کامیاب ہونے کا راستہ دکھایا ہے۔

اور فرمایا:

«أوصِيكم بتقوى الله، والسمعِ والطاعةِ وإن تأمَّرَ عليكم عبدٌ، فإنه من يعِش منكم فسيرَى اختلافًا كثيرًا، فعليكم بسُنَّتي وسُنَّة الخلفاء الراشدين المهديِّين، عضُّوا عليها بالنواجِذ، وإياكم ومُحدثات الأمور، فإن كل بدعةٍ ضلالة»، رواه الترمذي من حديث العِرباض بن سارِية -رضي الله عنه-.

میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں اور سننے اور اطاعت کرنے کی (بھی) اگرچہ تم پر ایک غلام ہی حاکم بن جائے، اور تم میں سے جو شخص (دیر تک) زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا؛ تو (تمہارے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ) میری اور ہدایت یافتہ نیک خلفاء کی سنت کو تھام لو، اور اسے اپنی داڑھوں سے پکڑ لو، اور (دین میں) نئے کام سے بچو؛ کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ یہ حدیث ترمذی میں عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

نبی علیہ السلام پر درود و سلام:

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اور اللہ نے تمہیں بھی اس کا حکم دیا ہے؛ اللہ عزوجل کا مذکورہ آیت میں یہی فرمان ہے۔

اس کا اتنا عظیم اجر ہے کی جس کا اندازہ اللہ کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا۔

اور نبی علیہ السلام کا فرمان ہے:

«من صلّى عليّ صلاةً واحدةً صلّى الله عليه بها عشرًا».

جو مجھ پر ایک درود بھیجتا ہے اللہ اس پر اس (ایک درود) کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

تو آپ سب پہلے اور آخری لوگوں کے سردار پر درود و سلام بھیجیں۔

یا اللہ! ہمارے نبی محمد ﷺ اور انکی آل و ازواج اور اولاد پر رحمتیں نازل فرما۔

اے اللہ! تمام صحابہ سے راضی ہو جا اور تابعین سے اور ان لوگوں سے جو قیامت تک ان (صحابہ) کے نقش قدم پر چلیں۔ اے اللہ! اور ہدایت یافتہ ائمہ اور خلفائے راشدین: ابو بکر، عمر، عثمان و علی اور تمام صحابہ سے راضی ہو جا۔

اے اللہ! ان کے ساتھ ساتھ اپنے احسان، کرم اور رحمت کے ذریعہ ہم سب سے بھی راضی ہو جا۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، کفر اور کافروں کو ذلیل کر دے، یا اللہ! شرک اور مشرکوں کو رسوا کر دے اور اپنے اور دین کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دے اے تمام جہانوں کے پروردگار۔

یا اللہ! اے تمام جہانوں کے پروردگار! ہمارے اور تمام مسلم ممالک کو امن و سکون کا گہوارہ بنادے، فیاضی و کشادگی کی مثال بنادے۔

یا اللہ! ہمارے ممالک کو ہر برائی اور ناپسندیدہ چیز سے محفوظ فرمادے۔

یا اللہ! اے تمام جہانوں کے رب! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو ایسے کام سے محفوظ فرما جو تیرے غصہ کا سبب بنے۔

اے اللہ! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اپنے رسول ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے تمام جہانوں کے رب ! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو بدعات سے بچاوہ تو دین کو تباہ کر دیتی ہیں، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہمیں ہمارے وطنوں میں امن عطا فرما، یااللہ ہمارے امیر کی اصلاح فرما۔

یااللہ ! ہمارے امیر خادم حرمین شریفین کو اس کام کی توفیق دے جسے تو پسند فرماتااور اس سے راضی ہوتا ہے۔

یااللہ ! یارب العالمین ! انہیں (امیر کو) اپنی ہدایت کی توفیق دے، اور اور اسکے عمل کو اپنی رضا کا باعث بنادے

یااللہ ! ہر اس کام کی اسے توفیق دے اور اسکی مدد فرما جس میں عوم، وطن اور مسلمانوں کی بھلائی ہو۔

اے تمام جہانوں کے رب ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔

یااللہ ! اس کے وزیر کو بھی ان کاموں کی توفیق دے جن سے تو خوش اور راضی ہو۔

یااللہ ! ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے اور تمام مسلمانوں کے فوت شدگان کو بخش دے،

یااللہ ! اے تمام جہانوں کے رب ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے فوت شدگان کو بخش دے،

یااللہ ! ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم پر بارش نازل فرما۔

یااللہ ! اے تمام جہانوں کے رب ! ہم پر بارش نازل فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے

یااللہ ! ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ مصیبتوں کو دور فرما، اور اس تنگی کو دور فرما جو شام میں ہمارے مسلمان بھائیوں پر آپڑی ہے۔

یااللہ ! اے تمام جہانوں کے پروردگار ! ان سے (مصیبتوں کو) دور فرما۔

یااللہ ! اے تمام جہانوں کے پروردگار ! اسلام کے دشمنوں کے شر کے مقابلے میں توان (مسلمانوں) کے لئے کافی ہو جا۔

اے اللہ ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کی اس پریشانی کو دور فرما۔ یااللہ ! ان کے رنج و غم کو دور فرما۔

یااللہ ! اے تمام جہانوں کے پروردگار ! ان کو ایسی مصیبت، پریشانی اور غم آئے ہیں جنہیں تیرے علاوہ کوئی نہیں ہٹا سکتا، (یااللہ ! تو ہی ان کی مدد فرما)۔

ظالموں کے لئے بددعا:

۱-یااللہ ! اے تمام جہانوں کے پروردگار ! جنہوں نے ان پر ظلم و ستم کئے اور تسلط قائم کیا تو انہیں سزا دے۔

۲—اے تمام جہانوں کے پروردگار ! جنہوں نے ان پر ظلم و ستم کئے اور تسلط قائم کیا تو انہیں عذاب دے۔ ۳—یااللہ ! ان (ظالموں) پر اپنا وہ عذاب نازل فرما جو جلد آنے والا ہو نہ کہ دیر سے آنے والا، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اسے عبرت حاصل والوں کے لئے عبرت بنادے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

القرۃ—201

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور عذاب جہنم سے نجات دے۔

اللہ کے بندوں !

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (90) وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ

النحل—91/90

اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کررہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم آپس میں قول و قرار کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد مت توڑو، حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کو بخوبی جان رہا ہے۔

آخری نصیحت:

اللہ کا ذکر کرو جو عظمت والا جلال والا ہے وہ تمہارا ذکر کرے گا، اور اسکی نعمتوں کا شکریہ ادا کرو وہ تمہیں مزید عطا فرمائے گا۔ اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے، اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

و آخرُ دعوانا ان الحمدُ للہ رب العالمین

(19) کینہ! ایک زہر قاتل

فضیلۃ الشیخ جسٹس صلاح بن محمد البدیر حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اس نے مخلوقات میں سے جسے چاہا چنیدہ بنالیا، اور انہیں کینہ، حقد، گناہوں، اور خباثتوں سے پاک رکھا، اور اپنے فضل کے ذریعے اہل دانش کو سیدھے راستے پر گامزن کیا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی نے ہم پر وافر نعمتیں اور رحمتیں نازل فرمائیں، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی نے آپ کے ذریعے بتوں کی پوجا کا خاتمہ فرمایا، اور آپ ہی کے ذریعے کفر، بت پرستی کے اندھیرے چھٹ دیے، اللہ تعالی ان پر، ان کی اولاد، اور صحابہ کرام پر ابدی و سرمدی سلامتی اور رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

مسلمانوں!

اللہ سے ڈرو، کہ تقویٰ الٰہی افضل ترین نیکی ہے، اور اس کا ی اطاعت سے ہی قدر و منزلت بڑھتی ہے، اللہ تعالی نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (70) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

الاحزاب–71/70

ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سچی سیدھی بات کیا کرو۔ تو وہ تمہارے اعمال کی اصلاح کردے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرمادے گا، اور جو کوئی بھی اللہ اور اس کاے رسول کی اطاعت کرے گا، وہی بڑی کامیابی پائے گا۔

ایسی قوم میں محبت عام نہیں ہوسکتی جو کینہ سے بھرپور ہو، جو دشمنی مول لے، اور انتقام کے لئے موقع کی تلاش میں رہے وہ ہمیشہ عذاب میں مبتلا، اور پریشانیوں میں اوندھے منہ پڑے رہیں گے۔

لوگوں کے تعلقات کو کینے سے زیادہ کوئی چیز نے خراب نہیں کرتی، یہی مخفی بیماری، پھیلنے والا شر ہے؛ جو کہ آبادیوں کو منہدم اور خزانوں کو خالی کر سکتاہے، قربت اور دوستی کو ختم کرکے لڑائی کی وجہ بنتاہے۔

إِنَّ الضَغِينَةَ تَلقَاهَا، وَإِنْ قدُمتْ

كَالعَرِّ، يَكْمُنُ حِيناً، ثمَ يَنتشِرُ

کینہ کو تم ایسے پاؤ گے کہ یہ وبائی خارش کی مانند چھپنے کے بعد اچانک منتشر ہو جاتاہے۔

کتنی جلدی کینہ لوگوں میں پیدا ہو جاتاہے! پھر کتنا نزدیک آجاتاہے! کتنی جلدی ظاہر ہوتاہے! اور پھر کس قدر پھیل جاتاہے!۔

بد ترین افسردگی؛ ہے کینہ پروری! جو بچوں کے دلوں میں تیزی کے ساتھ گھر کرتاہے، جو نسلوں کے سینوں میں جاگزین ہوتاہے، اور دائمی و سرمدی باقی رہتاہے۔

پہلے کہا گیاہے کہ:

أَحْيَا الضَغَائِنَ آبَاءٌ لَنَا سَلَفُوا

وَلَنْ تَبِيدَ وَلِلْآبَاءِ أَبْنَاءُ

ہمارے آباؤاجداد نے کینوں کو جلا بخشی، اوران کی نسل کی موجودگی میں اب یہ کینے کبھی بجھ نہیں پائیں گے۔

کینہ جس کی علامت ہو، انتقام جس کا ہدف ہو، دل کی بھڑاس نکالنا جس کی عادت ہو، اس کا ی[عزت کا] چاند گرہن ہو جائے گا، اس کا ے در و دیوار گر جائیں گے، قدر و منزلت مٹ جائے گی، اور سینہ جلنے لگے گا۔

اور جو شخص حقد و کینہ چھوڑ دے، صحیح سلامت زندگی گزارتا ہے، اپنے دوستوں میں اضافہ کرتا ہے، لوگوں کے جھرمٹ میں رہتا ہے، زیادتی سے پرہیز کرتا ہے، اور تباہ ہونے سے بچ جاتا ہے۔

اور جس وقت دردِ دل، دشمنی، اور لڑائی جھگڑے کا قلب پر تسلط ہو جائے تو ضمیر مردہ ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے دل میلا، صحت فنا، دائمی پریشاں، اور دوا رائیگاں ہو جاتی ہے۔

اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اختلاف رائے کی بنا پر تعلق توڑ دیتے ہیں، لڑائی میں گالم گلوچ اور تہمت بازی سے کام لیتے ہیں، اور انتقام لینے کا سوچتے ہیں، اور ایذا رسانی اور دشمنی قائم کرتے ہیں۔

مفید ترین وصیت، اور جامع حکمت سید الحکماء محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص بھی یہ چاہتا ہے کہ جنت میں داخل ہو جائے اور جہنم سے بچ جائے تو وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے اور اسے چاہیے کہ موت ایسی حالت میں آئے کہ وہ لوگوں سے ایسے پیش آتا ہو جیسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے) اس حدیث کو مسلم نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔

یعنی لوگوں کے ساتھ وہی کچھ کرے جس کی اُسے لوگوں سے امید ہوتی ہے، اس طرح معاملات سدھر جائیں گے، اختلافات و نفرتیں مٹ جائیں گی، اور سینوں سے کینے زائل ہو جائیں گے۔

کینہ اور حقد کی آگ دل میں اٹھائے پھرنے والے!

کینہ رکھنے کی وجہ سے کسی بلند مقام کو نہیں پا سکتے، شان و شوکت نہیں بنا سکتے، اچھا نام پیدا نہیں کر سکتے، اور کبھی خوشحال نہیں ہو سکتے۔

وَدَعُوا الضَّغِينَةَ لاتَكُنْ مِن شأْنِكمْ

إنَّ الضَّغائنَ لِلْقَرَابَةَ توضع

کینہ چھوڑ دو، تمہیں کینے سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ کینہ تعلق داری کے خاتمے کا باعث ہے۔

وَاعْصُوا الَّذِي يُزْجِي النَّمائِمَ بيْنَكم

مُتَنَصِّحاً، ذَاكَ السِّمامُ المُنْقَعُ

تم اپنے اندر نصیحت کے نام پر چغل خوری کرنے والے کی ایک نہ مانو، کیونکہ چغلی خالص زہر قاتل ہے۔

يُزْجِي عَقَارِبَهُ لِيَبْعَثَ بيْنَكم

حَرْباً كمابَعَثَ العُرُوقَ الأَخْدَعُ

وہ اپنے بچھو تمہارے اندر لڑائی ڈالنے کے لئے ایسے چھوڑتا ہے، جیسے شہ رگ میں خون چلتا ہے۔

کسی نے کہا:

أَبُنَيَّ لاتُكُ مَاحَيِيْتَ مُمَارِيًا

وَدَعِ السَّفَاهَةَ إِنَّهَا لاتَنْفَعُ

میرے بیٹے! مرتے دم تک کسی سے مت لڑنا، بیوقوفی والے کام چھوڑ دو کیونکہ ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

لاتَحْمِلَنَّ ضَغِيْنَةً لِقَرَابَةٍ

إنَّ الضَّغِيْنَةَ لِلْقَرَابَةِ تَقْطَعُ

کسی عزیز کے لئے کینہ مت رکھنا، بے شک کینہ قرابت داری کو ختم کر دیتا ہے۔

لاتَحْسَبَنَّ الْحِلْمَ مِنْكَ مَذَلَّةً

إِنَّ الْحَلِيمَ هُوَ الأَعَزُّ الأَمْنَعُ

اپنی بردباری کو باعث ذلت مت سمجھنا، کیونکہ بردبار ہی صاحب عزت وو قار ہوتا ہے۔

اس لئے دشمنی چھوڑ دو، عفو ودر گزر کو پلے باندھ لو، جہالت کا حلم اور وقار کیساتھ مقابلہ کرو، اور تمہیں گرانے یا لڑ کھڑانے کی کوشش کرنے والے کو مزید برانگیخت نہ کرو، اور نہ ہی اسے مزید بھڑکاؤ۔

فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ

فصلت–34

نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی، برائی کا خاتمہ بھلائی سے کرو، تو تمہارا دشمن بھی ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست ہو۔

برے شخص کے ساتھ احسان قرابت کا باعث ہے، اس کے ساتھ نرمی اُسے تمہاری طرف مائل کر دے گی، اور شائستگی اُسے اپنی آغوش میں لے لے گی۔

وَمَا قَتَلَ السَّفَاهَةَ مِثْلُ حِلْمٍ

يَعُودُ بِهِ عَلَى الجَهْلِ الحَلِيمُ

بیوقوفی کا خاتمہ حلم سے بڑھ کر کوئی نہیں کر سکتا، اسی کے ذریعے بردبار شخص جہالت کو بدلتا ہے۔

وَلَا تَقْطَعْ أَخَاً لَكَ عِنْدَ ذَنْبٍ

فَإِنَّ الذَنْبَ يَعْفُوهُ الْكَرِيمُ

اپنے بھائی سے غلطی ہونے پر قطع تعلقی مت کرو، کیونکہ اچھے لوگ غلطی معاف کر دیا کرتے ہیں نرم گفتگو کرو، لڑائی مت کرو، نیکی کرو، جھگڑا مت کرو، قرابت پیدا کرو، دشمنی سے بچو، تعلقات بڑھاؤ، عداوت سے پرہیز کرو۔

یہ بھی کہا گیاہے کہ :اعلی ترین ادب، غصہ پی جانے کو کہتے ہیں،اور اچھے لوگوں کی صفات میں حلم، عفو، در گزر، احسان اور انعام واکرام کرنا شامل ہیں۔

غصہ پینا، زیادتی کرنے والے کو معاف کرنا، جاہل سے در گزر کرنا،اور تکلیف برداشت کرنا، صرف بڑے معزز، دانا، عقل مند، مہذب، صاحب علم،اور دانشور لوگوں کا کام ہے۔

محبت والفت؛غضبناک وآتشی مزاج کے ساتھ زیادہ دیر نہیں رہتی،اسی طرح غصہ وتصادم کی فضا میں احترام باقی نہیں رہتا،ایسے ہی مقابلہ بازی اور انتقامی ماحول میں سلامتی نہیں ہوسکتی۔

انتقام کا متمنی اپنا وقت ضائع کرتا ہے،اپنے بھائیوں سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے،اور اس کے ساتھی اسے تنہا چھوڑ دیتے ہیں۔اور جو شخص ہر وقت تیوری چڑھائے رکھے، خالی ہاتھ ہونے کے باوجود دشمنی رکھے، معاف نہ کرے، وہ ہلاک وبرباد ہوگیا،اور برائی میں اوندھے منہ گر گیا۔

لڑائی، بد کلامی، کسی کو عمداً تکلیف پہنچانا،اور غضبناک کرنا مذموم اعمال ہیں، جو سینے کی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں،ان سے غصہ پروان چڑھتا ہے،اور کینہ پیدا ہوتا ہے،اور پیار ومحبت کا ناطہ ٹوٹ جاتا ہے۔

کینہ چھوڑدو،اور اس سے بچو۔

وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا

الاسراء–53

اور میرے بندوں سے فرمادیں وہ اچھی بات کیا کریں بے شک شیطان ان کے درمیان جھگڑا ڈالتا ہے، بلاشبہ شیطان ہمیشہ سے انسان کا کھلا دشمن ہے۔

یااللہ ! ہماری صحیح سمت کی جانب رہنمائی فرما،اور ہمیں بھلائی عطا فرما، یااللہ ! دنیا وآخرت کا تو ہی مالک ہے،اور تیری جانب ہی لوٹ کر واپس آنا ہے۔

دوسرا خطبہ:

کامل اور بلیغ ترین تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں،اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، وصحابہ کرام،اور آپ کے نقش قدم پر چلنے والوں پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد وثناء کے بعد:

مسلمانوں!

تقوی الٰہی اختیار کرو، اور اسی کو اپنا نگہبان جانو، اسی کی اطاعت کرو، اور نافرمانی مت کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! اللہ سے ایسے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہیں موت صرف اسلام کی حالت میں آئے۔

مسلمانوں!

کچھ لوگ منصب و مرتبہ پانے کے بعد، بڑا اور اونچا ہو جانے کے بعد، کرسی ملنے اور وڈیرا بننے کے بعد اپنے ساتھیوں سے چپقلش رکھنے لگ جاتے ہیں، اپنے ہی بھائیوں کے بارے میں کینہ رکھتے ہیں، وہ کسی کی تعریف اور خوبی سننا بھی گوارا نہیں کرتے، اس کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ ان کے عیوب اور نقائص لوگوں میں پھیلائے جائیں، اور اگر کوئی عیب نہ ملے تو الزام تراشی و تہمت زنی کرتے ہیں۔

اللہ کی قسم! یہ بہت ہی بری عادت ہے، لوگوں نے اسے معمولی سمجھ لیا ہے، جس کی وجہ سے [اچھے لوگ] بھی گھٹیا لوگوں سے جا ملے، پست لوگوں کی مماثلت کی، اور نہایت ہی پتلی حالت کے ساتھ گمراہی و کمینگی کے جال میں جا پھنسے۔

حُبّ الرِيَاسةِ دَاءٌ يَحْلِقُ الدُّنْيا

وَيَجْعَلُ الْحُبّ حَرْباً لِلْمُحِبِّينَا

جاہ و جلال کی محبت دنیا برباد کر دیتی ہے، اور محبت کرنے والوں کے مابین محبت کو بھی جنگ کا باعث بنا دیتی ہے۔

يَفْرِيْ الحَلاقِيمَ وَالْأَرْحامَ يَقْطَعُهَا

فَلَا مَرُوءَةَ يُبْقِي وَلَا دِيناً

اس کی وجہ سے گردنیں کٹتی ہیں، اور رشتہ داریاں ٹوٹتی ہیں، آخر نہ مروّت باقی رہتی ہے اور نہ ہی دین اس لئے حسد اور حقد سے دور رہو، گھٹیا صفات سے الگ ہو جاؤ، مخلوق میں سے کسی کو بھی تکلیف مت دو، اور اپنی زبان یا ہاتھ سے کسی کو تکلیف مت دو۔

احمد الہادی، شفیع الوری، نبی رحمت پر بار بار درود و سلام بھیجو، جس نے ایک بار درود پڑھا اللہ تعالی اس کے بدلے میں دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

یا اللہ ! اپنے بندے اور رسول محمد پر رحمتیں و سلامتی نازل فرما، یا اللہ ! اہل بیت، صحابہ کرام، تابعین کے ساتھ ساتھ اپنے فضل کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا۔

یا اللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ ! شرک اور مشرکین کو ذلیل و رسوا فرما، یا اللہ ! دشمنان دین کو تباہ و برباد فرما، یا اللہ ! اس ملک اور سارے اسلامی ممالک کو پر امن اور اطمینان والا بنا، یا رب العالمین !

یا اللہ ! ہمارے ملک مملکت عربیہ سعودیہ کی حفاظت فرما، یا اللہ ! ہمارے ملک کی مکاروں کی مکاریوں اور چالبازیوں سے حفاظت فرما، حاسدین کی منصوبہ بندیوں سے حفاظت فرما، یا رب العالمین !

یا اللہ ! ہمارے ملک کو ہمارے لئے محفوظ بنا، ہمارے استحکام کی حفاظت فرما، ہمارے اتحاد، اتفاق، اور اجتماعیت اور حکمرانوں کی حفاظت فرما، یا رب العالمین !

یا اللہ ! ہماری سرزمین پر فتنہ انگیزی کی کاوشیں کرنے والوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یا اللہ ! ہماری سرزمین پر فتنہ انگیزی کی کاوشیں کرنے والوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، ہمارے علاقوں میں بے چینی پیدا کرنے والوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یا اللہ ! انہیں سب کے لئے عیاں کر دے، ان کے راز فاش فرما دے، اور انہیں ذلیل و رسوا فرما دے۔

یا اللہ ! ہماری نوجوان نسل کی حفاظت فرما، یا اللہ ! تکفیری نظریات سے انہیں محفوظ فرما، فرقہ واریت کے افکار سے بچا، اور کینہ پرور خارجیوں کی مکاریوں سے دور رکھ، یا رب العالمین !

یا اللہ ! ہماری سکیورٹی فورسز کے جوانوں کی حفاظت فرما، یا اللہ ! ہمارے سکیورٹی فورسز کے جوانوں کی حفاظت فرما، یا اللہ ! ان کے حوصلے بلند فرما، یا رب العالمین !

یا اللہ ! جاں بحق ہونے والے جوانوں کو شہداء میں قبول فرما، یا اللہ ! جاں بحق ہونے والے جوانوں کو شہداء میں قبول فرما، یا اللہ ! ان کے درجات بلند فرما، یا سمیع الدعاء !

یااللہ! بیوقوفوں کے کرتوتوں کے باعث ہمارا مؤاخذہ نہ فرمانا، اور اپنی نعمتوں کو ہم مت چھیننا۔

یااللہ! تو ہم پر نعمتیں کرتا ہے، لیکن ہم تیری نافرمانی کرتے ہیں! یااللہ! تو ہم پر نعمتیں کرتا ہے، لیکن ہم تیری نافرمانی کرتے ہیں! یااللہ! تو ہمیں وافر رزق عنائت فرماتا ہے، لیکن ہم تیرا شکرادا نہیں کرتے، یااللہ! ہم پر رحم فرما، یااللہ! ہم پر اپنا رحم فرما، یارب العالمین!

یااللہ! ہمارے گناہوں کے بدلے میں ہمیں عذاب سے دوچار مت فرما، یااللہ! ہماری لاعلمی کی وجہ سے ہمیں سے عذاب مت دینا۔

یااللہ! تیری نعمتوں کے زوال سے تیری پناہ مانگتے ہیں، یااللہ! رحمت کو زحمت سے مت بدلنا، تیری طرف سے اچانک پکڑ سے پناہ مانگتے ہیں، اور تیری ہمہ قسم کی ناراضگی سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یارب العالمین!

یااللہ! فوت شدگان پر رحم فرما، قیدیوں کو رہائی نصیب فرما، بیماروں کو شفایاب فرما، مصیبت میں گھرے لوگوں کو عافیت سے نواز، اور ہم پر ظلم کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما، یارب العالمین!

یااللہ! ہمارے کمزور مسلمانوں کے لئے حامی وناصر، اور ان کا مددگار بن جا، یارب العالمین! یااللہ! شام میں ہمارے بھائیوں کی مدد فرما، یااللہ! یہودیوں سے مسجد اقصی کو پاک فرما، یااللہ! غاصب یہودیوں، دھوکے باز صیہونیوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ! ان پر اپنی پکڑ نازل فرما، بیشک وہ تجھے عاجز نہیں کر سکتے۔

یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ! ہمیں بارش عطا فرما، اور ہمیں مایوس ہونے والوں میں سے مت بنا، یااللہ! ہم پر بارش نازل فرما، اور ہمیں مایوس ہونے والوں میں سے مت بنا۔

یااللہ! ہم تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں بیشک تو ہی گناہ بخشنے والا ہے، یااللہ! ہم پر موسلا دھار بارش نازل فرما، یارب العالمین! یااللہ! ہماری دعاؤں کو قبول فرما، یااللہ! ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت سے نواز، یا سمیع! یا قریب! یا مجیب!

(20) بیت اللہ ! اتحاد امت کی علامت

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جس نے ہمیں ہدایت دی، اور کعبہ کو مسلمانوں کے لئے قبلہ بنایا، تمام نعمتوں، بھلائیوں اور فضل و کرم پر میں اسی کی حمد بیان کرتا ہوں، اور شکر بجالاتا ہوں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ بر حق نہیں، وہ یکتا ہے، ہم اس کی الوہیت اور ربوبیت کا بلا شک و شبہ اقرار کرتے ہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، انہوں نے ہمیں روزِ روشن کی طرح واضح دین پر چھوڑا، اللہ تعالی ہماری نبی ﷺ پر، ان کی آل پر اور صحابہ کرام پر رحمتیں نازل فرمائے جنہوں نے دین کا ہر قسم کے غلط پراپیگنڈوں سے دفاع کیا۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی کی نصیحت کرتا ہوں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! تقوی الہی ایسے اختیار کرو جیسے تقوی اختیار کرنے کا حق ہے، اور تمہیں موت آئے تو صرف اسلام کی حالت میں۔

کعبہ شریف مسلمانوں کا قبلہ ہے، جو کہ دور دراز کے علاقوں سے رخت سفر باندھنے کے لئے سب سے پہلا گھر ہے، اسے ابراہیم علیہ السلام نے حکم الہی کی تعمیل کرتے ہوئے تعمیر کیا، جس کا تذکرہ اللہ تعالی نے یوں فرمایا:

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ

البقرة–127

اور جس وقت ابراہیم، اور اسماعیل علیہما السلام بیت اللہ کی بنیادیں کھڑی کر رہے تھے۔

تو اللہ کی جانب گڑگڑا کر اور کامل خشوع وخضوع کیساتھ اس عمل کے لئے قبولیت کی دعا فرمائی:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

البقرة–127

ہمارے رب! ہماری کاوش قبول فرما، بیشک تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

ابراہیم علیہ السلام کی کیفیت پر غور کیجیئے؛ ایک نبی کعبہ بناتے ہوئے بھی اللہ تعالی سے عاجزی کیساتھ قبولیت کے لئے دعا فرماتا ہے، اس لئے ہمارے سارے نیک اعمال بارگاہِ الہی میں قبولیت کے لئے حضور قلبی، اور دعائے خالص کے محتاج ہیں۔

جَعَلَ اللهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ

المائدة–97

اللہ تعالی نے کعبہ کو حرمت والا گھر، اور لوگوں کے لئے قیام کی جگہ بنایا ہے۔

کعبہ مسلمانوں کے لئے ہر حالت وعبادت کا قبلہ ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "بیت الحرام زندگی وموت ہر حالت میں تمہارا قبلہ ہے"۔

مقدس سرزمین کی چاہت ہر مسلمان کے دل کی تمنا ہے، محبت سے تمام لوگ بلد الامین کی طرف کھچتے چلے آتے ہیں، کسی کا اس شہر سے دل نہیں بھرتا، آکر چلے جاتے ہیں، اور پھر دوبارہ آنے کے لئے تیار رہتے ہیں، ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی:

فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ

ابراھیم–37
[اے اللہ!] لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکنے والا بنا دے۔
کعبہ عبادت کرنے اور بار بار آنے کی جگہ ہے؛ جو شخص گناہ کا مرتکب ہو جائے، یا کسی لغزش کا شکار ہو جائے تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے، اور قبلہ رخ ہو کر نماز ادا کرے یا حج کرے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اس کے راستے کو درست کر دیا جائے گا اور اپنے گناہوں سے صاف ہو کر ایسے واپس لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے اسے گناہوں سے پاک جنم دیا تھا۔

ابراہیم علیہ السلام نے اُسی وقت امن وامان کے لئے دعا مانگی، اور امن کے بغیر زندگی میں خوشحالی ممکن نہیں ہے، امان نہ ہو تو ایک گھونٹ پانی نیچے نہیں اترتا، خوف کے پھیلنے سے دنیا میں فساد اور زندگی میں کساد آجاتا ہے، اور لوگوں میں دہشت و گھبراہٹ سرائیت کر جاتی ہے، فرمان الٰہی ہے:

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ

قریش–3/4
اس گھر کے رب کی عبادات کرو، جس نے انہیں بھوک میں کھلایا، اور خوف سے امن بخشا۔

کعبہ اخوت کے لئے سنگم، اور سلامتی کا سرچشمہ ہے، فرمانِ الٰہی ہے:

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ

العنکبوت–67
کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو امن والا بنایا، حالانکہ ان کے آس پاس سے لوگ اُچک لئے جاتے ہیں!۔

اتحاد امت کعبہ کے ارد گرد طواف کرتے ہوئے عیاں ہوتا ہے، تمام لوگوں کے الفاظ، افعال، اور جذبات عبادات کے لئے متحد نظر آتے ہیں، کہ بیت اللہ کے ارد گرد سب کے دل یکجا ہونے کے بعد بدن بھی قریب ہو جاتے ہیں، حالانکہ سب کی شہریت مختلف، زبانیں الگ، رنگ جدا جدا؛ اس کے باوجود سب ایک ہی قبلہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، تاکہ ان کی بات میں یکسانیت، دلوں میں پاکیزگی، صفوں میں اتحاد، اور آپس میں اتفاق نظر آئے، یہ منظر آپ کے ذہن میں اتحاد و یکجہتی کا مفہوم نقش کر دے گا، اور ایک ایسی قوم کی حقیقت آشکار کر دے گا جو متذبذب آراء، متضاد افکار، اور بے راہ روی کا شکار ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (میرے بعد کافر مت ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو) بہت ہی امید ہے کہ کعبہ سے لپٹ جانے والے بابرکت مجمعے کے افراد فرقہ واریت، تنازعات، اور اختلافات کو مسترد کر دیں۔

صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میرے رب نے فرمایا: اے محمد! میں جب فیصلہ کر دوں تو اسے رد نہیں کیا جا سکتا، اور میں نے آپ کو آپ کی امت کے بارے میں یہ عنائت کر دی ہے کہ میں اُنہیں یکبار قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا، نہ ہی ان پر ان کی گردنوں کو حلال جاننے والا بیرونی دشمن مسلط کروں گا، چاہے ان کے خلاف سب اتحادی جمع ہو جائیں، یہاں تک کہ وہ خود ہی ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے، اور قیدی بنائیں گے)۔

چنانچہ یہ امت بیرونی دشمنوں کے غلبے سے اس وقت تک محفوظ رہے گی جب تک اس میں اتحاد ہو گا، یہاں تک کہ خانہ جنگی میں مبتلا ہو کر ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے گی، پھر بیرونی دشمن ان پر مسلط ہو کر اس کی حرمت پامال کر دے گا۔

تاریخ بتلاتی ہے کہ جب بھی امت صراط مستقیم سے روگرداں ہوئی تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل اور ظلم کا نشانہ بنانے لگے، اور امت داخلی قتل و غارت میں جکڑ گئی؛ تو امت کا رعب جاتا رہا، دشمن اس پر غالب ہو گیا، امت کی بنیادیں کھوکھلی ہو گئیں، اور ذلت، پستی، اور برے نتائج کا اسے سامنا کرنا پڑا، فرمانِ الٰہی ہے:

وَأَطِيعُوا اللهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

الانفال–46
اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، آپس میں تنازعات مت ڈالو، وگرنہ تمہاری ہوا تک اکھڑ جائے گی۔

اسلامی بھائیوں!

کعبہ زمین کا مرکز ہے، اللہ نے فرمایا:

لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَى وَمَنْ حَوْلَهَا

الشوریٰ–7
تاکہ آپ ام القری [مکہ] والوں اور اس کے ارد گرد رہنے والوں کو ڈرائیں۔

چنانچہ روئے زمین پر تمام لوگ کعبہ کے ارد گرد ہیں، تاکہ امت اس محکم مرکز کو اپنی زندگی کے لئے محور بنائیں، اسی جگہ سے یہ سیکھیں کہ ان کا منہج مضبوط ہے، ان کے اصول وضوابط ٹھوس ہیں، ان کا سرچشمہ خالص ہے، اور ان کے اہداف بھی واضح ہیں، یہ تمام مفاہیم پوری امت ہر روز اپنے ذہن میں تازہ کرے، بلکہ ہر نماز کے وقت جب بھی بیت اللہ رخ ہونے لگیں تو یہ مفاہیم اپنے ذہن میں بٹھائیں۔

کعبہ مسلمانوں کا قبلہ ہے یہ نظریہ اس امت کے لئے غلبہ، عزت، اور بلند ہمتی کا باعث ہے؛ کیونکہ اس امت میں قیادت وسیادت کی صلاحیت ہے، اس امت کے اپنے نظریات، اصول وضوابط، اور منہج ہے، لیکن جس وقت اس کے تشخص میں مذکورہ اشیاء کا فقدان ہو گا تو یہ غلام بن کر زندگی گزارتی ہے؛ آقا بن کر نہیں، اس کی راہنمائی لوگ کرتے ہیں، یہ لوگوں کی راہنمائی نہیں کرتی۔

کعبہ اللہ کی طرف سے بابرکت جگہ ہے، فرمانِ الٰہی ہے:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ

آل عمران–96

بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مکہ شہر میں بنایا گیا وہ بابرکت، اور جہان والوں کے لئے باعث ہدایت ہے۔

اس کی برکت ہی کی وجہ سے اللہ نے فرمایا:

يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا

القصص–57

اسی مکہ کی جانب ہر قسم کے پھل کھینچ کر لائے جاتے ہیں، جو ہماری طرف سے عنایت کردہ رزق ہے۔

اس کی برکت ہی کی وجہ سے یہاں ہمیشہ عبادت ہوتی ہے، نیکیوں کی مقدار بڑھ جاتی ہے، بھلائی بڑھتی جاتی ہے، اور گناہ دھلتے چلے جاتے ہیں، اللہ تعالی نے فرمایا:

وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ

الحج–29

انہیں بیت عتیق کا طواف کرنا چاہیے۔

بیت اللہ کو "عتیق" اس لئے کہا گیا ہے کہ اللہ تعالی نے قیامت تک کے لئے بیت اللہ کو کفار، اور جابروں کے تسلط سے آزاد فرمادیا ہے۔

کعبہ میں حجر اسود بھی ہے جو کہ جنت سے نازل ہوا، یہ پتھر کسی قسم کا نفع ونقصان نہیں دے سکتا، اور لوگ اس بات سے آگاہ ہیں کہ حجر اسود کو بوسہ نبی ﷺ کی اتباع میں دیا جاتا ہے، آپ ہی نے اس پتھر کے بارے میں فرمایا: (اللہ تعالی قیامت کے دن اس پتھر کو دیکھنے کے لئے دو آنکھوں اور بولنے والی زبان کی ساتھ اٹھائے گا، جن سے وہ حق کیساتھ استلام کرنے والوں کی گواہی دے گا)

رسول اللہ ﷺ نے آخری زمانہ کے بارے میں خبر دی ہے کہ: (ایک لشکر کعبہ پر لشکر کشی کرے گا، چنانچہ جب وہ "بیدا" جگہ پر ہوں گے تو اول تا آخر سب کو زمین بوس کر دیا جائے گا) عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: میں نے کہا: اللہ کے رسول! اول تا آخر سب کو زمین بوس کیوں کیا جائے گا! ؟ان میں زبردستی لائے جانے والے، اور نظریات میں ان کے مخالفین بھی ہوں گے ؟آپ نے فرمایا: "اول تا آخر سب کو زمین بوس کیا جائے گا، پھر انہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔" (بخاری)

اللہ تعالی میرے لئے اور آپ سب کے لئے قرآن مجید کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس سے مستفید ہونیکی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے، وہی بدلے کے دن کا مالک ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا اور یکتا ہے، وہی اول و آخر سب مخلوقات کا معبود ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول، اور متقی لوگوں کے ولی ہیں، اللہ تعالی ہمارے نبی ﷺ پر اور ان کی آل پر، تمام صحابہ کرام پر رحمت نازل فرمائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی الہی کی وصیت کرتا ہوں۔

جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "دنیا میں افضل ترین ایام عشرہ ذوالحجہ کے دن ہیں" کہا گیا: [جہاد] فی سبیل اللہ میں بھی ایسے دن نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ([جہاد] فی سبیل اللہ میں بھی ایسے دن نہیں ہیں، الا کہ کوئی شخص اپنے چہرے کو خاک آلود کر لے [یعنی: شہید ہو جائے] (بزّار، ابن حبان)

آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ: "کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں نیک عمل ذوالحجہ کے ان دس دنوں میں کئے ہوئے اعمال سے بھی افضل ہو" کہا گیا: جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: "جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں، الا کہ کوئی شخص اپنی جان و مال لیکر نکلا اور ان میں سے کچھ بھی واپس نہ آیا"۔ (بخاری)

آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ: "اللہ کے ہاں کوئی دن ایسا نہیں ہے جو ذوالحجہ کے ان دس دنوں سے زیادہ عظیم ہو اور کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو ان دس دنوں میں کئے ہوئے اعمال سے زیادہ محبوب ہو، اس لئے ان دنوں میں کثرت سے لاالہ الااللہ، اللہ اکبر، اور الحمد للہ کا ورد کرو۔" (احمد)

اللہ کے بندوں!

رسولِ ہدیٰ پر درود و سلام پڑھو، اللہ تعالی نے اپنی کتابِ عزیز میں اسی کا تمہیں حکم دیا ہے:

إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

الاحزاب–56
اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔

یااللہ! محمد ﷺ پر ان کی اولاد اور ازواج مطہرات پر رحمت و سلامتی بھیج، جیسے کہ تو نے ابراہیم کی آل پر رحمتیں بھیجیں، اور محمد ﷺ پر آپ کی اولاد اور ازواج مطہرات پر برکتیں نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں، بیشک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے۔

یااللہ! چاروں خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی، اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یااللہ! اپنے رحم و کرم اور احسان کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یاا کرم الاکرمین!

یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، اور کافروں کیساتھ کفر کو بھی ذلیل و رسوا فرما، یااللہ! اپنے اور دین کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دے، یااللہ! اس ملک کو اور سارے اسلامی ممالک کو امن کا گہوارہ بنادے۔

یااللہ! ہمیں اپنے اپنے ممالک میں امن و امان نصیب فرما، اور ہمارے ساتھ ہمارے حکمرانوں کی بھی اصلاح فرما۔

یااللہ! جو بھی ہمارے یا اسلام کے بارے میں برے عزائم رکھے یااللہ! اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، یااللہ! اس کی چالوں کو اسی کی تباہی کا باعث بنادے، یااللہ! جو بھی ہمارے یا اسلام کے بارے میں برے عزائم رکھے یااللہ! اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، یااللہ! اس کی چالوں کو اسی کی تباہی کا باعث بنادے، یا سمیع الدعا!

یااللہ! ہم تجھ سے جنت مانگتے ہیں، اور ہمیں ہر ایسے قول وفعل کی توفیق دے جو ہمیں جنت کے قریب کردے، یااللہ ہم جہنم کی آگ سے تیری پناہ چاہتے ہیں، اور ہر ایسے قول وفعل سے بھی جو ہمیں جہنم کے قریب کرے۔

یااللہ! ہمارے دینی معاملات کی اصلاح فرما، اسی میں ہماری نجات ہے، یااللہ! ہماری دنیا بھی درست فرمادے اسی میں ہمارا معاش ہے، اور ہماری آخرت بھی اچھی بنادے ہم نے وہیں لوٹ کر جانا ہے، اور ہمارے لئے زندگی کو ہر خیر کا ذریعہ بنا، اور موت کو ہر شر سے بچنے کا وسیلہ بنادے، یارب العالمین!

یااللہ! ہم تجھ سے ابتدا سے انتہا تک، اول سے آخر تک، ہر قسم کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں، اور جنت میں بلند درجات کے سوالی ہیں، یارب العالمین!

یااللہ! ہم تجھے سے ہدایت، تقوی، پاکدامنی، اور تونگری کا سوال کرتے ہیں۔

یااللہ! ہماری مدد فرما، ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ کر، یااللہ! ہمیں غلبہ عطا فرما، ہم پر کسی کو غلبہ نہ دے، یااللہ! ہمارے حق میں تدبیر فرما، ہمارے خلاف کوئی تدبیر نہ ہو، یااللہ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے لئے ہدایت آسان بھی بنادے، یااللہ! ظالموں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

یااللہ ہمیں تیرا ذکر کرنے والا بنا، تیرا شکر گزار بنا، تیرے لئے مٹنے والا بنا، تیری ہی جانب لوٹنے والا اور رجوع کرنے والا بنا۔

یااللہ! ہماری توبہ قبول فرما، ہمارے گناہوں کو دھوڈال، ہماری حجت ثابت کردے، ہماری زبان کی حفاظت فرما، اور ہمارے سینے کی تمام بیماریاں ختم کردے۔

یااللہ! فوت شدگان پر رحم فرما، اور تمام مریضوں کو شفایاب فرما، ہمارے دکھ درد، اور تکالیف کو دھوڈال، یارب العالمین۔

یااللہ! ہمارے حکمران کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے، اور اسکو اپنی راہنمائی کے مطابق توفیق دے، اس کے تمام کام اپنی رضا کے لئے بنا لے، یااللہ! ان کے نائب کو بھی اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے۔

یااللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو نفاذِ شریعت کو توفیق عطا فرما۔

یااللہ! اپنے گھر کے حجاج کرام کی حفاظت فرما، یااللہ! اپنے گھر کے حجاج کرام کی حفاظت فرما، یااللہ! اپنے گھر کے حجاج کرام کی حفاظت فرما، یااللہ! انہیں ہر قسم کے شر اور گناہوں سے محفوظ فرما، یااللہ! انہیں اپنے اپنے علاقوں میں سلامتی، نیکیوں، اور مقبول حج کیساتھ واپس لوٹا، یاارحم الراحمین!

یااللہ ! تمام حجاج کاحج مبرور بنا،ان کی جدوجہد کو قبول فرما،اوران کے گناہوں کو معاف فرما،اوران کے تمام نیک اعمال کو مقبول،اور مبرور بنانا، یاارحم الراحمین !

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف–23

ہمارے پروردگار ! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیااور اگر تونے ہمیں معاف نہ کیااور ہم پر رحم نہ کیاتو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے ۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

الحشر–10

اے ہمارے پروردگار ! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھےاور جو لوگ ایمان لائے ہیں ,ان کے لیے ہمارے دلوں میں کدورت نہ رہنے دے ,اے ہمارے پروردگار ! تو بڑامہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرۃ–201

ہمارے رب ! ہمیں دنیااور آخرت میں بھلائی عطافرما،اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالیٰ تمہیں عدل،احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتاہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتاہے کہ تم اسے (قبول کرو)اور یادرکھو۔

تم اللہ کاذکر کرو وہ تمہیں یادرکھے گا،اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا،اللہ کی یاد بہت ہی بڑی چیز ہے،اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے تمام اعمال کابخوبی علم ہے۔

:آپ سب سے گزارش ہے کہ مولف کودعاوں میں یادرکھیں۔شکریہ

فہرست

مقدمہ 1
مختصر تعارف 2
تالیفات 3
(1) مایوس کن حالات میں امید کا دامن کبھی نہ چھوٹے 4
(2) انسانیت کے تین دشمن! تحفظ اور تدابیر 14
(3) مساجد کی فضیلت، احکام اور ہماری ذمہ داریاں 29
إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ 30
(4) نوجوانوں کو قیمتی سرمایہ کیسے بنائیں؟ 42
(5) غفلت کے خطرات، اسباب اور تدابیر 49
(6) حالات سنوارنے کے لیے حکام اور عوام کی ذمہ داریاں 62
(7) فلاح و بہبود کے ایمانی ذرائع 73
(8) نوجوانوں کے لئے نصیحتیں اور در پیش مسائل کا حل 83
(9) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ 94
(10) فضائل و حقوق سرکارِ دو عالم ﷺ 105
(11)لوگوں میں صلح کروانا، اور سانحہ پشاور کی مذمت 117
(12)غریب اور غربت! آداب اور حکمت الٰہی 128
(13) بشارت (خوشخبری) کا تصورقرآن و سنت کی روشنی میں 138
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ 138
(14) ماہِ صفر اور بد فالی 150
(15) فریضۂ حج اور حاجی کے کردار میں حسین انقلاب 156
(16) جودوسخاوت کی فضیلت 166
(17) اہلِ شام کی دردمندانہ آہ و بُکا 179
(18) ''اپنی زندگی کو آخرت کےلئے سنہری موقعہ سمجھیں'' 186
(19) کینہ! ایک زہر قاتل 200
(20) بیت اللہ ! اتحاد امت کی علامت 209

مؤلف کی مزید کتب
کا مطالعہ بھی کریں۔

مکتبہ دارالرحیل کراچی 03172134743